ان الله وملئكته يصلون على النبي يا ايها الذين امنو صلو عليه وسلمو تسليما

الحمد لله الذي اذاقنا طعم الايمان فاز به المومنون ٭ وسقانا شرابا من عين يشرب بها المقربون ٭ والصلوات على من الله علينا به اطعمة الجنان ٭ وفرنا به نعيم الجنة في قرب الرحمن ٭ واله الذين انعم الله علينا بهم بالرحمة والغفران ٭ واصحابه الذين افاضو علينا موايد الاحسان ٭ ——— اما بعد

محمد مسیح الدین خان فقد صنف العالم النبیل والفاضل الجلیل

بمسیح الاستقام فی فضائل اعراس سید الانام واولیاء الکرام

لقد تمت بطبع هذا الکتاب بامر المصنف

فی مطبع البرہانیہ فی سنہ ۱۳۰۹ ہجری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سید
الانبیاء والمرسلین سیما علی ولدہ الشریف غوث الاعظم
وبارک وسلم اما بعد العبد الراجی من فضل الملک المنان خادم الشرع
الشریف المدعو بہ محمد مسیح الدین خان مفتی اول عـ ابن حضرت محمد وجیہ الدین
خان علیہ الرحمۃ والغفران ناظرین کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ سب
علما و خلفا بنہ اور صلحا اور اکابر اولیاء خلفا عن سلف عرس آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا اور اعراس بزرگان دین اولیاء اللہ کا کرتے چلے آئے
اور اکابر صلحا اور علما اور مشائخین جو مرجع وقت اور اہل سفد رت
تھے طعام اعراس کو تبرک جانتے چنانچہ زمانہ عنقریب مین مولانا عبد العلی
صاحب بحر العلوم ملک العلما اور شاہ عبد العزیز صاحب اور قاضی رتضا علیخان
کہ مرجع خلایق تھے اور ہر شخص اونکے قول و فعل سے استدلال کرتا ہے
دعوت اعراس مین جاتے اور ہمارے شہر مین مولوی شجاع الدین صاحب
علیہ الرحمۃ اور مولوی حیدر صاحب مغفور مبرور سے آجتک تقاریب
دعوت اعراس اونکے خاندان مین جاری ہے اور کبار مشائخین اس بلدہ کے

جو علم ظاہر بے قطع نظر علوم باطن مین بہرۂ تام رکھتے تھے مثل خاندان حضرت سید شاہ موسیٰ قادری علیہ الرحمہ اور خاندان حضرت سید شاہ عبد القادر الیقادری قدس سرہ اور خاندان حضرت شاہ خاموش صاحب علیہ الرحمہ یہہ سب بتقریب اعراس کرتے ہین اور بڑے بڑے صلحاء اور علماء اور امراء اپنی سعادت سمجھکر تقریب اعراس مین آتے رہے اور حضور پرنور اور اراکین سلطنت قدیم الایام سے تقریب نیازات کرتے چلے آئے اور اونکی دعوت مین کبار علماء اور صلحاء اور مشایخین اہل مقدرت اور غیر اہل مقدرت سب بلا انکار و بے تامل آتے رہے ایسا ہی اس شہر مین علیٰ سے اونیٰ تک اور ادنیٰ سے اعلیٰ تک اپنی حسب مقدرت عرس شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اعراس اولیاء اللہ کا کرتا ہے اور ہر ایک کی دعوت مین غنی غیر غنی صلحاء علماء سے بلا تامل آتے ہین خصوصًا بہ باعث کثرت خیرات و نیازات کے یہہ بلدہ شہرۂ آفاق ہے اور بباعث برکت نیازات و دعاء مسلمین کے قیام ریاست ہے حضور آصف جاہ بہادر سے آجتک ہر کوئی رئیس اولیاء اللہ سے عقیدت تامہ رکھتے چلے آئے اور ہر امورات سنگین و صعب مین استمداد اولیاء اللہ سے کرتے رہے اور تائید و استمداد اولیاء اللہ سے بڑے بڑے امور مالاینحل حل ہوئے حضور ناصر الدولہ غفرانمنزل اکثر مرتوا صاحب علیہ الرحمہ سے جو سالک ومجذوب تھے عقیدت رکھتے اور کوئی مشکل صعب درپیش ہوتی اونسے استمداد کرتے اور تائید چاہتے بہت سے مشکلات حضرت کی تائید سے حل ہوتے چنانچہ بعض معتبرین کے زبانی مسموع ہوا کہ ایک وقت حضور غفران منزل کو امور ریاست مین ایک نہایت امر صعب پیش ہوا کہ اوسکا حل

نہایت دشوار معلوم ہوتا تہا حضور غفرانمنزل نے کسی اپنے عماید کے
ہمراہ ایک کشتی دیکر حضرت میر نوابصاحب علیہ الرحمہ کے نزدیک
بہیجے اوس کشتی مین غفرانمنزل نے اپنی دستار سر کی بندہی ہوی
اور شمشیر دہوپ رکہی ہوی تہی اور جو شخص کہ اونکو کشتی کے ہمراہ گئے
تہے تخلیہ مین بلاکے کہ کسیکو اس سے اطلاع نہووے اور خفیہ ونکو
فرماتے کہ تم اس کشتی کو حضرت میر نوابصاحب قبلہ کے روبرو رکہکر دست
بستہ میری طرف سے عرض کرو کہ حضرت یہہ عزت اور ریاست آپکی ہی عنایت
فرمائی ہوی ہے موافق ارشاد بندگانعالی غفرانمنزل کے انہون نے
وہ کشتی ہمراہ لیکر میر نوابصاحب علیہ الرحمہ کے پاس چلے جبکہ
حضرت میر نوابصاحب کے پاس وہ کشتی لیکر پہنچے اونہون نے ابہی
کچہہ پیام بندگان عالی کا ہنوز میر نوابصاحب کو پہنچائے نہین تہے کہ حضرت
دور سے جب وہ کشتی کو دیکہے خود بخود فرماتے کہ وہ کشتی کو سامنے
لاؤ اسواسطے کہ اوسمین ناصر الدولہ نے اپنی دہوپ اور دستار رکہکر
ہمارے پاس بہیجے ہین اور ہمارے پاس یہہ پیام کئے ہین پہر وہ کشتی
کشادہ ہوکر حضرت کے روبرو رکہے گئے حضرت شمشیر دہوپ پر اور دستار
پر اپنا ہات پہیرکر فرماتے کہ جا کہو تیری ریاست تجہے مبارک ہے پہر
وہ کشتی بندگانعالی غفرانمنزل کے نزدیک آئی اور یہہ ارشاد حضرت
بندگان عالی نے سنکے نہایت خوش ہوکر وہ دستار اپنے
سر پر رکہے اور دہوپ اپنے ہات مین لئے پس جو امر صعب کہ
درپیش تہا مثل کافور کان لم یکن تہا اور ایک وقت بندگانعالی
غفرانمنزل کو کوئی ایک اور امر صعب پیش ہوا بندگانعالی نے

سواری کا حکم دیئے اور درگاہ مین حضرت سید احمد پیادہ جو قریب آصف نگر
کے ہے تشریف لاکر حضرتکی زیارت کئے اور حضرت سے استمداد اپنے
امور مین کئے اوسیوقت ایک پہول حضرتکی مزار شریف سے روبرو حضور
غفرانمنزل کے آکر گرا حضور کے قلب پر حضرتکے جانب سے کیا تسکین اور کیا ہے
اشارہ دیا گیا واللہ اعلم حضور نے اوس پہول کو اوٹھا کر اپنی دستار پر رکہے اور فرمایا
کہ حضرتکی عنایت میرے حال پر ہوگئی اور بہت خوشحال ہوکر ویسا ہی پہول رکہا
ہوا دستار مین مراجعت فرمائے اور دیوڑہی مین داخل ہوے اور حصول
مقصود بندگان عالی کا ہوا حضور غفران منزل نے بہت سے اعراس
اولیاء اللہ کے جاری فرمائے چنانچہ حضرت سید احمد پیادہ اور حضرت
شاہ یوسف صاحب شریف صاحب علیہم الرحمہ والرضوان اور راجالہ شاہ صاحب اور
حضرت احمد علی شاہ دولہ قدس سرہما کا عرس جاری کیا ہوا حضور غفرانمنزل
کا ہے اور حضور مغفرت مکان افضل الدولہ مرحوم و مغفور عقیدت اولیاء اللہ
مین منتشی خاندان آصفیہ تہے مرامر مین جو بات مشکل اور صعب درپیش
ہوتی نیازات اولیاء اللہ کے کرتے اور بہ تائید اولیاء اللہ کے وہ
امور صعب آسانیسے مبدل ہوتے چونکہ اعراس اولیاء اللہ باعث خوشنودی
اور تائیدات ارواح طیبہ اولیاء اللہ ہے اور ایک توجہ سے اولیاء اللہ کے
وہ برمدکار ہوتا ہے جو ہماری سو برس کی عبادت خالص سے نہو سکے جیسا کہ
مولانا روم مثنوی شریف مین فرماتے ہین سے یک زمانے صحبتے با اولیا بہتر از صد
سالہ طاعت بیریا گر کسے خواہد نشیند با خدا گو نشیند در حضور اولیا پس
بنظر خیرخواہی مسلمین کے یہہ رسالہ فضایل عرس مین لکھا گیا اور نام
اس رسالہ کا مسیح الاستقام فی فضایل عرس سید الانام و اولیاء اللہ الکرام رکھا گیا

اور رسالہ کو تین فصل پر اور ایک خاتمہ پر مرتب کیا گیا فصل اول بیان مین فضائل مولود شریف اور اعراس انحضرت اور اولیاء اللہ مین فصل دوم بیان وجہ تعیین اعراس مین فصل سوم بیان مین فوائد مولود اور اعراس کے خاتمہ درباب اصل مذہب کے ثابت اور ذکر علامات دنا ہونیکے بطور اختصار فصل اول ذکر فضائل اعراس سید الانام و اولیاء اللہ الکرام صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ

و اولیاء امتہ صلواۃ دائمہ متکرر تہ ماتکررت الدہور و الایام بسم اللہ الرحمن الرحیم ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنو صلو علیہ و سلمو تسلیما حق تعالیٰ اس آیہ کریمہ مین اظہار شان اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا فرماتا ہے کہ ارشاد الہی ہے کہ ہمارے حبیب کی شان اور مرتبہ ہمارے پاس ایسا ہے کہ ہم اور ہمارے فرشتے ہمارے حبیب پر رحمت کاملہ نازل کرتے ہین اور تربیت امت مرحومہ کو کرتا ہے کہ ای ہمارے حبیب کی امت تم بہی ہمارے حبیب پر درود بہیجنے مین مصروف اور مشغول رہو اس ایت کریمہ سے مفاد اور مقصود یہی درود بہیجنے کا معلوم ہوا کہ فایدہ درود بہیجنے کا واسطے طلب رضامندی انحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہے تاکہ حضرت کی رضامندی کے حاصل ہونیمین استحقاق شفاعت حضرت کا امت مرحومہ کو زیادہ تر ہووے نہ اسواسطے کہ معاذ اللہ کچھ حضرتکو ہمارے درود بہیجنیکی احتیاج ہے اسواسطے کہ جب خود حق سبحانہ تعالیٰ اپنی رحمت نازل کرنیمین حضرتکے جانب متوجہ ہے پس بندونکی دعا نزول رحمت کی کہ معنی درود ہے حضرت کو کیا احتیاج ہے پس حضرت کے واسطے ہر آن نزول رحمت الہی اور ترقیات مراتب حق تعالیٰ کے جانب سے عنایت

ہین حضرت کا تو بڑا مرتبہ ہے حال امت مرحومہ کا حضرت کے بیان کیا
جاتا ہے عقد الثمین نے فضایل بلد الامین مین لکہا ہے قال المرجانی
سمعت والدی رحمۃ اللہ علیہ یقول سمعت ابا عبد اللہ
الدلاصی یقول سمعنا الشیخ عبد اللہ الدلیسی یقول کشف
لی عن اہل المعلی فقلت لہم اتجدون نفعا بما نہدی الیکم
من قراۃ ونحوہا قالوا لیس نحن محتاجین الی ذالک
فقلت لہم مامنکم احد واقف الحال قالوا ما تقف حال احد
فی ہذا المکان ترجمہ کہا مرجانی نے کہ مین نے اپنے والد سے سنا کہ وہ
کہتے تہے کہ مین نے ابو عبد اللہ دلاصی سے سنا ہون وہ کہتے ہین کہ مجہے اہل
معلی کا حال کشف ہوا پس مین نے اہل معلی سے کہا کہ جو تمہارے پاس ہدیہ از قسم
قراۃ قران وغیرہ بہیجا جاتا ہے کچہہ اس سے تمکو نفع حاصل ہوتا ہے انہون
نے کہا کہ ہم اسکے کچہہ محتاج نہین ہین پہر مین اونسے کہا کہ کوی تملے ایسا بہی ہے
کہ جسکا ایک حال ہے اور اوسکو ترقی نہین اونہون نے کہا کہ اس مقام
مین کوی ایسا نہین کہ واقف الحال ہو یعنے اوسکو ترقی نہو جبکہ امت
مرحومہ مین جو اولیا اللہ ہین اونکو صدقہ اور ایصال ثواب سے
کچہہ پروا نہین حضرت تو سید الامت بلکہ سید الانبیاء ہین حضرت کو کیا
حاجت ہے بلکہ حضرت ہر وقت رحمت الہی مین مستغرق ہین اور
رحمت الہی حضرت کو کافی اور وافی ہے پس امت مرحومہ کو چاہئے کہ
خواہ حضرت پر درود عرض کرین خواہ ایصال ثواب از قسم نیاز
وغیرہ کرین بکمال آداب و خشوع او خضوع سے کرین اور یہہ تصور
اور یقین کرین کہ اگر درود یا ایصال ثواب ہمارا حضرتکی جناب مین

مقبول ہووے اور حضرتکی خوشنودی اور رضامندی ہمارے حال پر سرفراز
ہووے باعث سعادت اور فلاح ونجاح دارین ہمارا ہے سعدی
علیہ الرحمہ فرماتے ہین ؎ منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنم
منت شناس ازو کہ بخدمت گذاشتت ۔ اور یہہ بہی جاننا چاہیے کہ
خوشنودی حضرتکی کچہہ منحصر ایصال ثواب پر ہی نہین بلکہ حضرتکی اولاد امجاد کے
ساتہہ رہ ورسم رکہنا بہی بڑا خوشنودی حضرتکا باعث ہے اسواسطے کہ
خود حق تعالی فرماتا ہے قل لا اسالکم علیہ اجرا الا المودۃ فی
القربی اب خیال کیا جاوے کہ اگر محض ہدایا حضرت کو گذراننا بس
اور کافی ہوتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نوبت حضرت عایشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا کو کیون تخصیص کرتے اور معرفت دوسرے ازواج
مطہرات کا دربارہ عدم تخصیص ہدایا نوبت صدیقہ مین کیون نہ مقبول
ہوتا اور خلفاء راشدین اہل بیت اور ازواج مطہرات کے واسطے بلکہ
واسطے انصار اور مہاجرین کے جو جان نثار حضرت کے تہے قدر بیش قرار
وجہ کفاف کیون مقرر کرتے بلکہ خدمت گذاری اہل بیت اور ازواج مطہرات
اور مہاجرین وانصار کے واسطے خوشنودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی تہی چنانچہ ارشاد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ ہے
من اصل قرابتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احب
الی من اصل قرابتی اسیواسطے ارشاد نبوی ہوا کہ جو شخص
کہ بعد اذان کے دعاء اللہم رب ہذہ الدعوت الخ کہ اسمین واسطے
عطا مقام محمود کے حضرت کے واسطے دعا ہے پڑہے اوسکے
واسطے میری شفاعت حلال ہے اور احادیث مین

وارد ہے کہ حضرت نے فرمائے کہ جو کوئی میری قبر شریف کی زیارت
کرے اوسکے واسطے میری شفاعت واجب ہے پس یہہ امور محض
واسطے استرضاء نبوی کے ترتیب ہوے دیکھا جاوے کہ دنیا مین
عادت سلاطین کی ہے کہ جب کوئی شخص سلطانکے حق مین دعا کرتا
رہے اور اوسکو سلام کرنا عادت اپنی اختیار کرے اور نذر گذرانتا
جاوے ہر چند کہ سلطان اوسکی دعا یا سلام یا نذر سے مستغنی اور بے پروا
ہے مگر عادت سلاطین کی جاری ہے کہ بہ تفضلات شاہانہ سلطان اوسکے
طرف نظر شفقت اور مرحمت سے دیکھتا ہے چنانچہ سعدی علیہ الرحمہ
نے فرمائی ہین ؎ دو بامداد گر آید کسے بخدمت شاہ ؎ سوم ہر آئینہ بروے
کند بلطف نگاہ ؎ اسی باعث سے درود وسلام عرض کرنا عین عبادت
الہی نماز مین ہمپر حکم ہوا تاکہ نماز ہماری کہ سراسر از نقصانات ہے حضرتکی
شفاعت اور سرفرازی سے مقبول جناب الٰہی ہووے اور زیارت
کو حضرتکے حاضر ہونیکا بھی اسیواسطے ارشاد ہوا کہ سرفرازی اور عنایت
حضرتکی ہمپر سرفراز رہے اور کیون نہ ہم بندے حضرتکی رضاجوی کرین
اور طالب رضائے نبوی رہین کہ حق تعالی طالب رضای آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہے جیساکہ حدیث بخاری مین قول حضرت عایشہ صدیقہ مطہرہ
رضی اللہ تعالی عنہا سے ثابت ہے ما اری ربک الا یسارع فی ہواٰئک
یعنے حضرت صدیقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کئے
کہ مین نہین دیکھتے ہون آپکے پروردگار کو مگر آپکی خواہش کیطرف جلدی
کرتا ہے اور حدیث قدسی ہے کل شیء یطلب رضائی وانا اطلب
رضاک یا حبیبی یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہر چند کہ

موافق شروط علماء ظاہر کے اسناد اس حدیث کے نہیں ہے مگر مضمون اس حدیث
کا صحیح ہے اسواسطے کہ حدیث مشکوٰۃ انا حبیب اللہ حضرت نے
فرمایا ہے اور معنی حبیب اللہ کی علماء نے یہی فرمائے ہیں کہ حق تعالے
طالب رضامے آنحضرت ہے الحاصل رضاجوئی آنحضرت کی ہم
پر کئی وجوہ سے ضرور ہوی اول یہ کہ ہم جنکے بندہ ہیں وہ خود رضا
جوے حضرت ہے دوم یہ کہ ہمارے پروردگار نے خود رضاجوئی حضرت
کی ہمکو تعلیم فرمایا جیسا کہ بیان اوسکا اوپر گذرا سیوم یہ ہے کہ ہر شخص چاہتا ہے
کہ خدا ہمسے راضی رہے اور رضامندی خدا کی بے رضامندی آپکے
ممکن نہیں چنانچہ ارشاد الٰہی ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ دیکھنا چاہیے ہرچند کوئی آدمی لا الٰہ الا اللہ کہا کرے
اور محمد الرسول اللہ نکہے وہ کافر دوزخی ہے چوتھا امر یہ ہے کہ ہر شخص
اپنے منافع چاہتا ہے پس سعادت دارین اور منافع کونین آپکی عنایت
اور شفاعت پر منوط اور منحصر ہیں پس ان وجوہات سے ہمپر واجب
ہے کہ ہم ہمیشہ رضاجوئی اور استرضا میں حضرت کے ہمہ تن مصروف
رہیں اور اس محبوب الٰہی کی محبت میں اپنے جان و مال کو نثار کریں
سوط الرحمن میں تفسیر عزیزی متعلق سورہ الم نشرح سے نقل کرتے
ہیں محبوب نازنینی ماہ جبینی بلکہ کعبہ مثالی کہ تجلی الٰہی بدن اورا آستانہ
خود ساختہ و طور تمثالی کہ انوار حسن ازلی بران تافتہ شان محبوبیت الٰہی
در جلوہ گرشدہ صید دلہا بہ جاذبہ محبت می کند و ہزاران ہزار عاشق
حسن ازلی دیوانہ وار از بے توقع منفعت و استفادہ کمالی از دور
دست بجاذبہ کمند او دیدہ می آیند و بر آستانہ او سجدات می کنند مشتاقی

لمعہ از جمال او بیند ایں مرتبہ از ان مراتب است کہ ہیچکس را از بشر دست نداده مگر بطفیل این محبوب مقبول برخے از اولیاء امت را شمۂ از ان محبوبیت نصیب شده و مسجود خلایق و محبوب دلہا گشتہ اند مثل حضرت غوث الاعظم و سلطان المشائخ نظام الدین اولیا قدس سرہما انتہا پانچواں وجہ یہ ہے کہ حضرتکی شفقت اور رحمت اپنی سب امت پر کس طور سے مبذول ہے کہ ابتداء تولد شریف سے وصال تک آپکو اپنی امت کی فکر رہی اور آپ اپنی امت کے واسطے بہبودی اور شفاعت چاہتے رہے اور عالم برزخ مین بھی جیسے آپ تشریف فرما ہین اپنی امت کے واسطے شفاعت فرماتے ہین اور قیامت مین بھی اپنی امت کے واسطے شفاعت اپنی امتکی اختیار فرما دینگے دیکھا چاہیئے کہ دنیا مین حضرت نے واسطے ہدایت اور ایمان اپنی امت مرحومہ کے کس کس طور سے سعی فرماتے ہین اور کس طور کی فکر ہدایت اور رعایت امت آپکے قلب مبارک مین تھے یہانتک کہ ارشاد الٰہی ہوا لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ اَنْ لَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ یعنے حق تعالے حضرتکو فرماتا ہے کہ شاید اپنے تئین آپ ہلاک کر لوگے بسبب اونکے ایمان نہ لانیکے اور حدیث مین وارد ہے کہ لَنْ تَصَابُوْا بِمِثْلِیْ یعنے میری امت کو اپنے انجام اور مآل کی فکر نہین جیسا کہ مجھے اونکے انجام اور مآل کار کی فکر اور مصیبت ہے دیکھئے کسقدر شفقت اور مرحمت آپکی امت مرحومہ پر ہے حضرت کا ارشاد مبارک تھا کہ جو کوئی مال چھوڑ کر مرے وہ اوسکے وارثونکے واسطے ہے اور جو کوئی قرض اور وارثونکو مفلس چھوڑ مرے ادائی قرض اور پرورش اونکے میرے ذمہ ہے پرورش امت کا حضرتکو کسقدر خیال تھا کہ اغنیا اور فقراء امت پر باجمعہم

عنایت آپکی شامل حال تھی اسواسطے آپنے حکم زکوٰۃ اور صدقات نفل اور صلۂ رحمی اور ضیافت مسلمین اور اطعام طعام کا فرمائے تاکہ زکوٰۃ سے فقراء کو اور ضیافت سے اغنیا کو اور صدقات نفل اور صلۂ رحمی سے سب فقراء اور اغنیا کو عموماً آرام اور راحت ہو اس باب میں جو احادیث وارد ہیں عرض کئے جاتے ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یقول اعبدوا الرحمٰن واطعموا الطعام وافشوا السلام وصلوا باللیل والناس نیام تدخلوا الجنۃ بسلام وقال ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ قلت یا رسول اللہ انی اذا رأیتک طابت نفسی فانبئنی عن کل شیٔ قال کل شیٔ خلق من الماء فقلت یا رسول اللہ اخبرنی بشیٔ اذا عملتہ دخلت الجنۃ قال اطعم الطعام وافش السلام وصل الارحام تدخل الجنۃ بسلام ٭ وکان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یقول خیارکم من اطعم الطعام وکان صلی اللہ علیہ وسلم یقول الکفارات اطعام الطعام وافشاء السلام والصلوٰۃ باللیل والناس نیام ٭ وکان صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عزوجل یباھی ملائکتہ بالذین یطعمون الطعام من عبیدہ ٭ وکان علی رضی اللہ عنہ یقول لان اجمع نفرا من اخوانی علی صاع او صاعین من طعام احب الی من ان اشتری رقبۃ واعتقہا ٭ وکان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یقول من اعطی نارا فکانما تصدق بجمیع ما انضجت تلک النار ومن اعطی ملحا فکانما تصدق بجمیع

ما الحیث تذکت الملح ومن سقی مسلما شربۃ من الماء حیث یوجد الماء
فکانما اعتق رقبۃ ومن سقی مسلما شربۃ من ماء حیث لا یوجد الماء
فکانما احیی نفسا ۵ کذا فی کشف الغمہ للقطب الشعرانی رحمہ اللہ علیہ ترجمہ
حدیث اول کا عبادت کرو تم حق تعالی کی اور کہلاؤ تم کھانے کو اور شایع کرو تم
سلام کو اور نماز پڑہو رات کو درحالیکہ آدمی سوتے ہوویں ترجمہ حدیث ثانی کہے
ابوہریرہ نے عرض کیا مین یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین جو وقت آپکو دیکھتا
ہون خوش ہوتا ہون پس ہمے مجھے خبر دیجئے ہر شئے سے حضرت نے فرمائے کہ ہر
شئے پیدا کی گئی ہے پانی سے پہر عرض کیا مین یا رسول اللہ مجھے خبر دیجئے اوس
کام سے کہ جب مین وہ کام کرون جنت مین داخل ہون حضرت نے فرمایا کہ کھانا
کہلا اور سلام شایع کرا اور صلہ رحمی کر جنت مین سلامتی سے داخل ہوگے ترجمہ تیسری حدیث
کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ بہتر تمہارا وہ شخص ہے کہ جو کھانا کہلاوے
ترجمہ چوتہی حدیث کا مٹانے والی گناہو نکی کھلانا کہانیکا اور شایع کرنا سلام کا اور
نماز راتکے وقتین جو سب سوتے ہون ترجمہ پانچوین حدیث کا حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم فرماتے تہے کہ حق تعالی اپنے فرشتونکے روبرو فخر کرتا ہے اون لوگون
سے جو اوسکے بندون کو کہانا کہلاتے ہین ترجمہ چھٹی حدیث کا اور تہے علی رضی اللہ تعالی
عنہ کہ فرماتے تہے کہ مین اپنے بہائیون کو ایک صاع یا دو صاع طعام پر جمع کردن خوش
ہے میرے نزدیک اس بات سے کہ ایک غلام خرید کرون اور آزاد کرون ترجمہ ساتوین
حدیث کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تہے جو شخص کہ آگ کسیکو دیوے
پس جسقدر اوس آگ سے کہانا پکا ہے اوسکا ثواب اوس شخص کو
حاصل ہے اور جو شخص نمک دیا پس جسقدر نمک سے کہانا درست ہوا سب
کہانیکا ثواب اوس شخص کو حاصل ہوے اور جو شخص کسیکو پانی پلاوے اوس جائے کہ پانی

میسر آتا ہے پس گویا کہ اوسنے غلام آزاد کیا اگر کوئی شخص پانی پلاوے اوس
جاسے کہ وہان پانی نہین ملتا ہے تو گویا کہ اوسنے ایک جان کو زندہ کیا مسلم
مین روایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم قال رجل لا تصدقن اللیلۃ بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا
فی ید زانیۃ فاصبحو یتحدثون تصدق اللیلۃ فی ید زانیۃ
قال اللہم لک الحمد علی زانیۃ لا تصدقن بصدقۃ فوضعہا فی
ید غنی فاصبحو یتحدثون تصدق علی غنی قال اللہم لک الحمد
غنی لا تصدقن بصدقۃ فخرج بصدقۃ فوضعہا فی ید سارق
فاصبحو یتحدثون تصدق علی سارق فقال اللہم لک الحمد
علی زانیۃ وعلی غنی وعلی سارق فاتی فقیل لہ اما صدقتک
فقد قبلت اما الزانیۃ فلعلہا تستعف بہا عن زناہا ولعل
الغنی یعتبر فینفق مما اعطاہ اللہ ولعل السارق یستعف
بہا عن سرقتہ ترجمہ حدیث روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے فرمایا حضرت نے کہ ایک شخص نے کہا کہ مین آجکی رات
خیرات کرونگا پس نکالا اوسنے اپنی خیرات کو اور رکھا اوسکو ایک زن
فاحشہ کے ہات مین پس صبحکو لوگ بیان کئے کہ آج شبکو ایک زن فاحشہ
پر خیرات کی گئی اوس شخص نے کہا کہ اے پروردگار تیرا حمد ہے کہ خیرات
میری زن فاحشہ پر ہوئی پھر اوسنے ارادہ خیرات کا کیا اور خیرات
کو غنی کے ہاتھ مین رکھا پس صبحکو لوگو مین ذکر ہوا کہ خیرات غنی کو گئی
اوس شخص نے کہا کہ اے حق تعالے تیرا حمد ہے کہ خیرات میری
غنی کو ہوئی پھر اوسنے خیرات کا ارادہ کیا اور خیرات کو سارق کے ہاتھ

مین رکھا صبح لوگون نین ذکر ہوا کہ خیرات سارق کو ہوی پھر اوس شخص
نے کہا کہ اے پروردگار تیرا احمد ہے کہ خیرات میری زن فاحشہ اور
غنی اور سارق پر ہوی پھر اوس شخص کے خواب مین ایک مرد آیا
اور کہا کہ تیری خیرات قبول ہوی لیکن زن فاحشہ پس شاید اپنے فعل بد
سے باز رہے اور لیکن غنی پس شاید کہ وہ عبرت اختیار کرے اور وہ بھی
خیرات کرے اور لیکن سارق پس شاید کہ وہ سرقہ سے باز رہے
امام نووی اس حدیث کی شرح مین لکھتے ہین فیہ ثبوت الثواب فی
الصدقۃ وان کان الاخذ فاسقا وغنیا ففی کل کبد حری
اجر ہذا فی الصدقۃ التطوع واما الزکوۃ فلا یجزی دفعہا
الی غنی ترجمہ اس حدیث مین ثبوت ثواب ہے خیرات کا اگرچہ لینے
والا فاسق یا غنی ہو پس ہر جگر تر یعنے جاندار مین ثواب ہے باب
ضیافت مشکوۃ المصابیح مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الخیر اسرع الی
البیت الذی یوکل فیہ طعام من الشفرۃ الی سنام البعیر ترجمہ
یعنے نیکی پہنچنے والی ہی طرف اوس مکان کے جسمین کھانا کھایا جاتا ہے
چھری سے طرف کوہان شتر کے یعنے کوہان شتر نہایت نرم ہوتا ہے کہ اوسمین
چھری جلد کام کرتی ہے اوس سے بھی نیکی جلد پہنچتی ہے جس مکان مین کہ کھانا کھلایا
جاتا ہے دوسری حدیث ابی سعد الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال مثل المومن ومثل
الایمان کمثل الفرس فی اخیتہ یجول ثم یرجع الی اخیتہ
وان المومن یسہو ثم یرجع الی الایمان فاطعموا طعامکم

الا اتقیاء و اولوا مجرو فیکم المومنین ترجمہ حال مومن کا اور حال ایماندار کا مانند حال گھوڑیکے ہے اپنے رسیون اور طویلہ مین کہ جولان کرتا ہے
پھر پلٹتا ہے اپنے طویلہ اور رسیونمین اور تحقیق کہ مومن سہو اور خطا کرتا ہے
پھر ایمانکے طرف پلٹتا ہے پس کھلاؤ تم اپنے کھانیکو متقیونکو اور دیو تم عطا
مومنین کو اس حدیث مین کھلانا متقیونکو اور عطا مومنین کو حکم ہوا اور
مومنین یا متقین مین تخصیص فقرا نہین ہوی تیسری حدیث مشکاۃ مین
یہہ ہے عن ابی شریح الکعبی رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال من کان یومن باللہ والیوم
الآخر فلیکرم ضیفہ جائزتہ یوم ولیلۃ والضیافۃ ثلثۃ ایام
فما بعد ذالک فھو صدقۃ ترجمہ مروی ہے ابی شریح الکعبی
سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان
اللہ اور حشر کے ساتھ لاتا ہے پس وہ اپنے مہمانکی خاطرداری کرے
تحایف اور خوش اخلاقی سے ایک رات اور ایک دن اور ضیافت تین
دن ہے پھر بعد اوسکے صدقہ ہے دیکھا چاہئی کہ حضرت نے خاطرداری
اور ضیافت کیواسطے کسقدر تاکید بلیغ فرمائے اور فرق درمیان غنی اور
فقیر کے نہین فرمائے بلکہ ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مورد اس
حدیث کا اغنیاء ہین اسواسطے کہ ضیافت واسطے اغنیاء کے ہوتی ہے
عقد ثمین مین کتاب روضۃ العلماء اندولسی سے یہہ حدیث نقل کرتے
ہین عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم من سقا مومنا شربۃ ماء فکانما احیی سبعین
سبعین نبیا قیل کیف یا رسول اللہ قال وجد الک لا تخرج

سبعون نبی من بنی اسرائیل فی المفازۃ ومعہم قربۃ من ماء فناموا جمیعا فجاءت فارۃ وعرضت القربۃ فسال ماءہا فاستیقظوا فماتوا عطشا۔ ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہا انہون نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مومن کو پانی پلاوے پس گویا کہ وہ شخص ستر نبی کو زندہ کیا کہا گیا کس طور سے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرمایا حضرت نے اور یہ بات اسواسطے ہے کہ ستر نبی بنی اسرائیل سے صحرا مین نکلے اور اونکے ساتھ ایک مشک پانی کی تھی پس وہ سب کے سب سو رہے پس ایک چوہا آیا او مشک کو کتر ڈالا پس پانی اوسکا بہگیا پھر وہ بیدار ہوے اور پیاسے انتقال کئے پس ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ضیافت اغنیاء اور صدقات فقراء اور صلہ رحمی اور پلانا پانیکا اور مواسات مسلمین اور انفاق مال فی حب اللہ وحب رسولہ سب باعث خوشنودی خدا اور رسول ہے اور سب مین اجر ہے اس باعث سے مشائخ کرام رحمۃ اللہ علیہم رحمۃ واسعۃ کہ مجمع علوم ظاہر و باطن اور متادب بآداب رسول اکرم اور متخلق باخلاق حق ذو المنن مین طریقہ عرس سید الانام اور اولیاء کرام جاری فرمائے کہ اسمین ہر قسم کے ثواب اور اجر کے امور ہوتے ہین اور اسمین ہر طور سے رضامندی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیاء اللہ کی ہوتی ہے چنانچہ ولی اللہ صاحب اپنے والد کا حال لکھتے ہین کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عرس ہر سال کیا کرتے تھے ایک سال بوقت عرس مبارک حضرت کے مجھے کچھ میسر نہ آیا سوائے نخود بریان کے کہ انہون نے بروز عرس شریف حضرت کے

نحو دیریان کو تقسیم گئے پھر اوسی شبکو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و
الہ وسلم سے خواب مین مشرف ہوے اور وہی نحو دیریان حضرتکے
روبرو تھے اور اعتراض اس مین پھر امر ثہرا اور ربط قلبی کا ساتھ حضرتکے
ظاہر ہوتا ہے کہ بدل مال حضرت کی خوشنودیمین ہوتا ھے اور عزیز
کرنیوالے مشربہ ایمان کامل اور مورد اس حدیث کے ہوتے ہین
لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من مالہ وولدہ والناس
اجمعین ترجمہ نہین مومن کامل ہوگا کوئی شخص تم مین یہان تک کہ
مین اوسکے نزدیک اوسکے مال اور فرزند اور تمام آدمیون سے دوست
زیادہ ہون اسواسطے کہ جب بذل مال حضرتکی محبت مین ہوا
پس متحقق ہوا کہ حضرتکی محبت اوس شخص کے دل مین مال سے
زاید ہے اور جبکہ حضرت کی محبت اوسکے دلمین قرار پکڑی انشاء
اللہ تعالی حضرت کی معیت اوس شخص کو نصیب ہے اگرچہ وہ اعمال
مین ناقص ہو اسواسطے کہ حدیث مین وارد ہے کہ ایک شخص حضرت
کی خدمت مبارک مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ حضرت قیامت کب ہے حضرت
نے ارشاد فرمایا کہ تو نے قیامتکے واسطے کیا اسباب مہیا کیا اوسنے
عرض کیا کہ حضرت میرے پاس کوئی ایسے اعمال صالحہ نہین ہین کہ مین
اونپر اعتماد اور بھروسا کرون سوائے اس امر کے کہ مین اللہ اور اوسکے
رسول سے محبت رکھتا ہون پس حضرت کا ارشاد ہوا کہ المرء مع من
احب یعنی ہر شخص اونکے ساتھ ہوگا جنکو وہ دوست رکھا پس وہ مرد
یہہ حضرت کا ارشاد سنکر بہت خوش ہوے اور کہے کہ مین حضرت
صلعم کے اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ ہونگا اگرچہ اونکے

اعمال کو نہین ہونچا جانا چاہئیے کہ محبت نبوی ربط قلبی آنحضرت کا نام ہے اور اتباع سنت منجملہ آثار اسی ربط قلبی کے ہے اگر کسکو حضرت کے ساتھ ربط قلبی حاصل ہو وہ شخص فایز المطلوب ہے ہر چند آثار اوسکے جو اتباع سنت اور اعمال صالحہ ہے ظاہر مین کم نمایان ہون دیکھا جاتا ہے کہ حضرت نے اون شخص سے اعمال صالحہ سکے سوال فرمائے تھے کہ کیا اعمال تیری پاس ہین انہون نے کوئی اعمال صالحہ اپنا سوا محبت نبوی کے نہین بتاے پس اس سے ظاہر ہوا کہ حب نبوی ماورا اس اعمال صالحہ کے ہے کہ بدولت اوسکے بشارت معیت نبوی صلعم اونکو سر فراز ہے بخلاف فریق ضالہ وہابیہ کے کہ اونکو زبانی دعوی اتباع سنت ہے اور آثار حب نبوی کے اونسے کوی ظاہر نہین بلکہ خلاف اوسکا کہ تنقیص شان اور بے ادبی حضرتکے جناب مین کرتے مین اور دعوت مین نیاز مبارک حضرتکے نہین جاتے اور حیلہ یہہ درپیش کرتے مین کہ یہہ حق فقیر ونکا ہے ہم لوگ اغنیا مین ہمکو کھانا نیاز شریف کا حرام ہے اور آپ ایک حبہ بھی حضرتکی محبت مین صرف نہین کرتے بھلا اغنیا نہین تو فقرا کو بھی اطعام طعام حضرتکے نام مبارک سے نہین کرتے اور صورت حال اونکا مصداق مابین کلام ہے کہ من نکردم شما حذر بکنید یعنے ہم بھی اس کام کو نہین کرتے اور تم بھی اس کام سے حذر کرو اور بالفرض قول اونکا یہہ ہے کہ طعام نیاز کا کھانا کھانا غنی پر یا جو کہ کسب پر طاقت رکھے ناجایز اور حرام ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ فقرا کو بھی عموما طعام فاتحہ کھانا جایز نہین بلکہ وہ فقرا جو مریض ہون یا بسبب پیری

کسب پر طاقت رکہین اونکو کھانا طعام نیاز کا جایز ہے اور دلیل اسپر
پھر حدیث بیان کرتے ہین کہ سعد بن عبادہ حضرتکی خدمت مین عرض
کرگئے کہ میری مان وفات پائی پس کونسا صدقہ افضل ہے حضرت
نے فرمایا کہ پانی کا صدقہ افضل ہے پس باولی کہودی گئی اور اشتہار
ہوا کہ یہ سعد بن عبادہ کے ماںکے جانب سے ہے اس سے معلوم ہوا
کہ جو بات کہ ایصال ثواب میت کے واسطے کیا جاوے وہ صدقہ
ہے اور صدقات کا کھانا غنی اور صاحب قوت کو جایز نہین اسواسطے
کہ حدیث مین وارد ہے لا یحل الصدقۃ لغنی ولا لذی
مرۃ سوی یعنی صدقہ لینا غنی اور صاحب قوت اور تندرست کو جایز
نہین ہے اس جلسے مین اونکی بڑی غلطی ہے اسواسطے کہ تتبع کتب
احادیث سے معلوم ہوا کہ حضرتکے زمانے سے آجتک ظاہر الفاظ اس
حدیث پر عمل نہین ہوا دیکھا چاہئے کہ حضرت اموال زکوٰۃ مسلمین کو
محض فقراء پر تقسیم فرماتے تھے اور فقراء مین مریض اور بیطاقت کو
تخصیص نہین فرماتے ایسا ہی صحابہ اور تابعین سے آجتک اور نہ
کوئی علماء حنفیہ کتاب زکوٰۃ مین اسطور کی تخصیص کی بلکہ ایک
حدیث مین تو استثنا بعض اغنیاء کا بھی وارد ہے جیسا کہ کشف الغمہ
مین وارد ہے کان صلی اللہ علیہ والہ وسلم یعطی العاشر
وابن السبیل من الصدقۃ وان کانا غنیین ویقول
لا تحل الصدقۃ لغنی الا فی سبیل اللہ وابن السبیل
ترجمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم مجاہد اور مسافر کو زکوٰۃ
دیتے اگرچہ وہ غنی ہون اور فرماتے کہ حلال نہین ہے زکوٰۃ

واسطے غنی کی گمر راہ خدا مین اور مسافر کو میزان شعرانی مین تحریر ہے
کہ من ذالک قول ابی حنیفہ و مالک شرح انہ یجوز دفع الزکواۃ
الی من یقدر علی الکسب لصحتہ و قوتہ ترجمہ یعنی اسی باب
سے ہے قول ابی حنیفہ اور مالک رح کا تحقیق کہ جایز ہے زکواۃ دینا
اوس شخص کو وہ کہ قادر ہے کسب پر بسبب قوت کے اور صحت کے
پس تعجب ہے قول بعضے علماء وقت سے کہ بعضے فتوے پر دیکھا گیا
جمیع الصدقات من المفروضات والکفارات والتطوعات
لا یحل للاغنیاء وللقوی المکتسب والہاشمی والہبہ بخلافہ
کذا فی الطحاوی عند ابی حنیفہ وابی یوسف ومحمد
رحمہم اللہ ترجمہ جمیع صدقات فرض اور کفارات اور تطوعات
سے حلال نہین واسطے اغنیاء کے اور واسطے صاحب قوت کے
کسب والیکے اور ہدیہ اور ہبہ بخلاف اوسکے ہے ایسا ہی بیچ طحاوی
کے نزدیک ابی حنیفہ اور ابی یوسف اور محمد رحمہم اللہ کے اور تشریح
مقام یہہ ہے کہ صدقات مفروضات اور تطوع کا اغنیاء اور بنی
ہاشم پر حرام ہونا برابر ایک قول امام اور صاحبین کے
البتہ صحیح ہے کہ یہہ طحاوی مین تحریر ہے ہر چند کہ قول امام اور
صاحبین اور عند امام اور صاحبین مین فرق ہے کہ طحاوی مین
لفظ عند نہین بلکہ لفظ قول ہے چنانچہ عبارت طحاوی کی تحریر کیئے
جاتی ہے و ذالک اما رأینا غیر بنی ہاشم من الاغنیاء و الفقراء
فی الصدقات المفروضات والتطوع سواء من حرم
علیہ اخذ صدقۃ مفروضۃ حرم علیہ اخذ صدقۃ غیر مفروضۃ

فلما حرم علی بنی هاشم اخذ الصدقات المفروضات حرم علیهم اخذ الصدقات غیر المفروضات فهذا هو النظر فی هذا الباب وهو قول ابی حنیفة وابی یوسف ومحمد رحمہم اللہ

پس دیکھا چاہئے کہ طحاوی مین صدقات تطوعات کا لینا اغنیاء کو عند امام وصاحبین کہان ہے بلکہ قول امام وصاحبین ہے خیر بمقتضے ما مضے الخبر فیما وقع اب ہمکو بحث اور گفتگو اس بات مین ہے کہ قوی اور مکتسب کو صدقات مفروضات اور تطوعات کا لینا طحاوی مین نظر نہین آیا بلکہ جو لوگ کہ فقیر مکتسب کو صدقات لینا جائز کہتے ہین اونکو امام طحاوی نے بشدومد رد کئے ہین بلکہ اسکو غلط لکھے ہین عبارت طحاوی کی نقل کئے جاتی ہے فذهب قوم الی ان الصدقة لا تحل لذی مرة سوی وجعلوه فیها کالغنی واحتجوا بهذه الآثار وخالفهم فی ذالک آخرون فقالوا کل فقیر من قوی وزمن فالصدقة فله حلال وذهبوا فی تاویل هذه الآثار المتقدمة الی ان قول النبی صلی اللہ علیه وسلم لا تحل الصدقة لذی مرة سوی ای انها لا تحل له کما تحل للفقیر الزمن الذی لا یقدر علی غیرها فیاخذها علی الضرورة وعلی الحاجة من جمیع الجهات الیها فلیس مثله ذو المرة السوی القادر علی الاکتساب غیرها فی حلها له لان الزمن الفقیر یحل له من قبل الزمانة ومن قبل عدم قدرة علی غیرها وذو المرة السوی انما تحل له من جهة الفقیر حاجته وان کان جمیعا قد یحل لهما اخذها فان الافضل

لذی المرۃ السوی تمکنہا والاکل من الاکتساب بالعمل ابی یکیا
جاہیئے کہ اس عبارت سے صاف و صریح ظاہر ہے کہ جو لوگ صاحب
قوت کو صدقات لینا جائز رکھتے ہیں تو وہ لوگ حدیث لا یحل الصدقۃ
لذی مرۃ سوی کی یہ توجیہ کرتے ہیں کہ فقیر لنجہ کو بہمہ وجوہ یعنی
بوجہ لنج ہونیکے او بوجہ فقیر ہونیکے جائز ہے تو فقیر قوی کو بیک وجہ یعنی
بوجہ فقیری کے جائز ہے ہر چند کہ مطلق جواز میں فقیر لونجہ اور فقیر قوی تشریک
ہیں مگر فقیر لونجہ کو بطریق اولویت اور افضلیت کے جائز ہے اور فقیر
قوی کو بطریق غیر اولویت کے جائز ہے پھر دیکھیے امام طحاوی من بعد
کیا فرماتے ہیں وقد یغلط من ہذا انیقال لا یحل او لا یکون
کذا علی انہ غیر متکامل الاسباب التی بہا یحل ذالک
المعنی وان کان ذالک المعنی قد یحل بما دون تکامل
تلک الاسباب من ذالک ما روی عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ والہ وسلم انہ قال لیس المسکین الذی
بالطواف ولا بالذی تردہ التمرۃ والتمرتان واللقمۃ
واللقمتان ولکن المسکین الذی لا یسئال ولا یفطن
بہ فیتصدق علیہ فلم یکن المسکین الذی یسئال خارجا
من اسباب المسکنۃ واحکامہا حتی لا تحل لہ اخذ
الصدقۃ وحتی لا یجزی من اعطاہ منہا شیئا مما اعطا
من ذالک ولکن ذالک علی انہ لیس بمسکین متکامل
اسباب المسکنۃ فکذالک قولہ لا تحل الصدقۃ لذی
مرۃ سوی انہا لا تحل لہ من جمیع الاسباب التی بہا

تحل الصدقہ فرزان کان قد تحل لہ بمعض تلک الاسباب

یعنی امام طحاوی فرماتے ہین کہ بعضی لوگ اس مقام مین غلطی کرتے ہین اور کہا جاتا ہے کہ صاحب قوت فقیر کو صدقہ لینا جایز نہین ہے اور ایسا نہین ہے بلکہ معنی یہہ ہین کہ فقیر قوی مین اسباب کاملہ صدقہ لینے کے جمع نہین ہین ہر چند کہ صدقہ لینا بغیر کامل ہونے اسباب حلت صدقہ کے بھی جایز ہے مثال اوسکی یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسکین وہ شخص نہین ہے جو گھومتا پھرے اور نہ اوسکو ایک یا دو کھجور یا لقمین گردش دلاوین بلکہ مسکین وہ ہے کہ سوال نکرے اور اوسکے حال کو بھی لوگ نہ جانین پس جو مسکین کہ در بدر گھومے اور سوال کرے وہ اسباب اور احکام مسکنت سے خارج ہے تاکہ اونکو صدقہ لینا جایز نہو یا اونکو جو صدقہ دیوین سو صدقہ دینے والونکو صدقہ دینا کافی نہو بلکہ ارشاد حضرت کا یہہ ہے کہ جو مسکین کہ گھومتا پھرے وہ مسکین کامل اسباب مسکنت نہین پس ایسا ہی ہے ارشاد حضرت کا جو لاتحل الصدقہ لغنی ولا لذی مرۃ سوی ہے یعنی صدقہ لینا قوی تندرست کو جمیع اسباب مسکنت کے ساتھہ نہین ہے اگرچہ صدقہ بعضے اسباب مسکنت یعنی محض فقیر ہیکے ساتھہ بھی جایز ہے من بعد جو احادیث کہ استدلال وہ لوگونکے ہے جو کہتے ہین فقیر قوی کو صدقہ لینا جایز نہین بیان کرتے ہین وہ یہہ ہے کہ امام طحاوی اپنے اسانید متصل سے عدی بن الخیار سے روایت کرتے ہین عدی ابن الخیار کہتے ہین حدثنی

رجلان من قومی فهما اتیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقسم الصدقة فسالاہ منھا فرفع البصر وخفضہ فراٰھما جلدین قویین فقال ان شئتما فعلت ولا حق فیھا لغنی ولا لقوی مکتسب یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو شخص حاضر ہوے اوس حالت مین کہ حضرت تقسیم صدقہ فرماتے تھے پس وہ دو شخص اوس صدقہ سے سوال کئے پس حضرت نے اونکو زیر و بالا ملاحظہ فرمائے کہ وہ دو شخص صاحب طاقت اور قوی ہین پھر ارشاد ہوا کہ اگر تم چاہو تو مین کرتا ہون یعنے صدقہ مین سے تمکو دیتا ہون اور حال یہ ہے کہ صدقہ مین حق غنی کا اور صاحب قوت کا جو کسب کرتا ہے نہین ہے پھر امام طحاوی جواب اون لوگونکا جو فقیر قوی کو دینا جایز کہتے ہین اور کرتے ہین ای ان غناکما یخفی علی فان کنتما غنیین فلا حق لکما فیھا وان شئتما فعلت لانی لم اعلم بغناکما فمباح لی اعطائکما وحرام علیکما اخذ ما اعطیتکما ان کنتما تعلمان من حقیقة امورکما فی الغنی معنی حدیث کے یہ ہین کہ اگر تم غنی ہو تو تمھارا حق صدقات مین نہین ہے اگر تم لینا چاہتے ہو تو مین تمکو دیتا ہون کہ اسواسطے مین تمھارے غنی ہونیکو نہین جانتا ہون پس مجھے تمھارا دینا جایز ہے مگر تم لوگون کو اپنا غنی ہونا معلوم ہے تو لینا جایز نہین پھر امام طحاوی اپنے جانب سے فیصلہ فرماتے ہین اور اہل مذہب اولی کو جو فقیر قوی کو دینا ناجایز کہتے ہین اوسکو رد کرتے ہین وھذا

اولی ما حملت علیہ ھذہ الآثار لانہا ان حملت علی ما
حملہا علیہ اہل المقالۃ الاولی ضادت سواہما قد روی
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی امام
طحاوی فرماتے ہین کہ یہہ معنی حدیث کے جو ذکر ہوے اولیت
رکھتے ہین کہ حمل کیا جاوین اون احادیث کے معانی مین اسواسطے
کہ اگر اہل مذہب اول جو معنے حدیث کے حمل کئے یعنے حرام ہونا
صدقہ کا فقیر قوی پر جو اور روایتین جو حضرت سے مروی ہین اونکے
یہہ احادیث مخالف ہوجاوینگے پھر امام طحاوی نے کہین احادیث
ردمین اہل مقالہ اولی کے جو فقیر قوی کو صدقہ لینا ناجایز کہتے ہین
لائے اور خلاصہ سب جواب امام طحاوی کا یہہ ہے کہ انحضرت
صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فقرا اقویا کو اور صحیح البدن کو صدقہ
دینے سے انکار نہین فرمائے اور فقراء اقویاء کو بھی صدقہ دئیے
اور جہان حضرت نے انکار فرمائے ہین تو اصل غرض حضرت
کی اور انکار حضرت کا باعث غنی ہونیکے تھا نہ باعث قوی
اور صحیح ہونیکے پھر سہ بارہ امام طحاوی بطریق فیصلہ اور رد اہل
مقالہ اولی جو قایل بعدم جواز اخذ صدقات بہ فقیر قوی ہین فرماتے ہین
وکان اولی الاشیاء بنا فی الآثار التی روینا ہا عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فی الفصل الاول
من قولہ لا تحل الصدقۃ لذی مرۃ سوی لئلا یخرج
معناہا من الآیۃ المحکمۃ ولا من الاحادیث الاخر التی
رفینا ویکون معنی ذلک معنی واحد الصدق بعضہ بعضا

یعنی امام طحاوی فرماتے ہین کہ وہ جو ہمنے حدیث کے معنے بیان کیا یہی معنے کرنا اون احادیث کے جو فصل اول مین مذکور ہین قول سے حضرت کے جو لا تحل الصدقہ کے معنے ہے تاکہ نہ خارج ہو جاوین معنے حدیث کے آیت محکمہ قرآنی سے اور نہ دوسری احادیث سے جو ہمنے روایت کیا اور ہو جاوین معنے سبکے ایکہی معنے کہ ایک کو ایک تصدیق کرین یعنے جو آیت قرآنی ہے کہ انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیہا حق تعالے نے صدقات فقراء اور مساکین وغیرہ کو دینے کا ارشاد فرمایا اور یہہ نہین فرمایا کہ للفقراء والمساکین المرضی یعنے جو فقیر اور مسکین بیمار ہین اونکو زکواۃ دی جاوے نہ قوی اور صحیح کو اور حضرت نے بہی صحیح اقویاء فقراء کو صدقات عنایت فرمایا اگر حدیث مذکورہ در فصل اول جو لا تحل الصدقہ لذی مرۃ سوی ہے اپنے ظاہر معنے پر رکھا جاوے اور اسکی تاویل حسب صدر نکیا جاوے یعنے حکم حرمت اخذ صدقات فقیر قوی صحیح پر کیا جاوے تو یہہ حکم مخالف آیت قرآنی کے اور اس احادیث کے ہونا لازم آتا ہے کہ جن احادیث مین یہہ وارد ہوا کہ حضرت نے فقیر صحیح قوی کو صدقات عنایت فرمایا ہے پھر امام طحاوی نے بہت احادیث اور آثار مسئلہ جواز اخذ صدقات فقیر قوی کی روایت کرکے اوس سے استنباط مسئلہ مذکورہ کئے اور جواب اون لوگونکا دئے جو فقیر قوی پر حرمت اخذ صدقات کے قایل ہین بالاخر یہہ لکھے ہین وھذا المعنے الذی حملنا علیہ وجوہ ھذہ الاثار وھو قول ابی حنیفہ وابی یوسف ومحمد رحمہم اللہ

یعنے یہہ تاویل احادیث درباب جواز اخذ صدقات فقیر قوی کے
جو احادیث سے کہ یہین آئے ہی قول امام اور صاحبین کا ہے
من بعد امام طحاوی نے جو سوالات اس مذہب اور اوسکے متعلقات
پر یہہ ہو نے تھے وہ سوالات کر کے اوسکے جوابات ادا کئے اور اوسپر
ختم باب ذی المرۃ السوی الفقیر ہل یحل لہ الصدقۃ کا فرمائے خیال
کیا جاوے کہ مجیب فتوی نے جو فقیر قوی صحیح کا عدم جواز اخذ
صدقات فتوے مین لکھکر داخلہ طحاوی کا دئیے تو ہرچند کہ قول ہے ا
ایک قوم کا طحاوی مین مذکور ہے مگر یہہ مذہب نا مرضی طحاوی ہے
اور طحاوی نے اس مذہب کو رد کیا اور خلاف اوسکا یعنے جواز اخذ
صدقات فقیر صحیح کو لکھا ہے پس ایسا داخلہ دینا مفید مدعا مجیب کو نہیں
ہے جیسا کہ اکثر اقوال قران مین نقل ہین کہ قرآن اون اقوال کا
رد کیا پس اگر ویسے اقوال کا جو کوئی شخص دعوی کرے کہ کذا فی القرآن
کہے پس ویسا داخلہ قران کا کیا اوسکو مفید مدعا ہے اور دوسرا یہہ
ہے کہ مجیب صاحب نے لکھے ہین کہ امام اور صاحبین کا یہہ مذہب ہے
پس طحاویمین خلاف اوسکا ہے یعنے امام اور صاحبین کے نزدیک
جواز اخذ صدقات فقیر قوی کو طحاوی نے ذکر کیا کتاب فتح المبین
مین صحیح ترمذی سے منقول ہے واذا کان الرجل قویا محتاجا
ولم یکن عندہٗ شئ فتصدق علیہ اجزئی من المتصدق
عند اہل العلم و وجہ ہذا الحدیث عند بعض اہل
العلم المسئلۃ ترجمہ اور جسوقت مرد قوی اور محتاج ہو اور اوسکے
نزدیک کچہ چیز نہو اور اوسکے اوپر صدقہ کیا جاوے کفایت

کرتا ہے صدقہ دینے والیکو اہل علم کے نزدیک لمعات
مین شرح اس حدیث لا یحل الصدقہ لغنی الخ کی یہہ لکھتے ہین کہ اس
حدیث کو بعضے علما منسوخ کہتے ہین یا مراد لا یحل سے لا ینبغی ہے
یعنے بتقدیر عدم نسخ لفظ لا یحل جو اس حدیث مین وارد ہے اپنے
معنی حقیقی جو عدم حلت ہین مستعمل نہین بلکہ اس مقام پر معنے اوسکے
عدم اولویت کے ہین یعنے صدقہ لینا غنی کو اولی نہین اگر لیوے
تو جائز ہے حرام نہین محدثین کو اس حدیث مین ایسے توجیہات
کے اسواسطے احتیاج اور ضرورت پڑی کہ اس باب مین احادیث
مختلف وارد ہین مشکواۃ مین ترمذی اور نسائی وغیرہ سے بروایت
عبد اللہ بن مسعود وارد ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے نزدیک
پچاس درھم ہون اوسکو سوال کرنا حلال نہین اور دوسری
حدیث عطائے سے روایت ہے کہ جس شخص کے نزدیک چالیس
درہم ہون اوسکو سوال حلال نہین بنا بر حدیث اول کے جسکے نزدیک
پچاس درہم سے کم ہون اور بنا بر حدیث دوم کے جسکے نزدیک
کم چالیس درہم سے ہون اوسکو سوال جائز ہے پس صدقہ لینا
بے سوال بطریق اولے اور ایک مقام پر شیخ عبد الحق سے حاشیہ
مشکواۃ مین منقول ہے کہ امام ابو حنیفہ اور اونکے اصحابکے پاس
یہہ حکم ہے کہ جس شخص کے نزدیک دو سو درہم ہون وہ سوال
نکرے اور ایک حدیث مرسل موافق مذہب امام کے نقل کیئے
ہین کہ یہہ حدیث ناسخ اون تمام احادیث کی جو اس باب مین
وارد ہین پس موافق مذہب حنیفہ کے جسکے نزدیک دو سو درہم

ے کم ہون اوسکو صدقہ فرض یعنے زکواۃ لینا بھی جایز ہے صدقہ نفل بطریق
اولیٰ فتاوی غرایب مین مرقوم ہے وروی ابو عصمۃ عن
ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ یجوز دفع الزکواۃ الی الہاشمی
فی زماننا وانما کان لایجوز فی ذالک الوقت ویجوز
النفل بالاجماع وکذا یجوز النفل للغنی ممن لایحل لہ
الصدقۃ یعنے روایت کیا ابو عصمہ ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے
کہ جایز ہے دینا زکواۃ کا ہاشمی کو ہمارے زمانہ مین کہ سواے
اوسکے نہین ہے کہ اوسوقت مین جایز نہین تھا اور ایسا ہی جایز ہے
صدقہ نفل اوس غنی کو کہ اوسکے واسطے صدقہ فرض یعنے زکواۃ لینا
حلال نہین اور فتاوے سراجیہ مین مرقوم ہے لو تصدق
علی غنیین جاز فی روایۃ عن ابیحنیفۃ رحمۃ اللہ
وھو قولھما ترجمہ اگر صدقہ کرے دو غنی پر جایز ہے ایک روایت
مین ابو حنیفہ رحمۃ اللہ سے اور وہی ہے قول صاحبین کا یعنے
ہبہ دو شخصون پر بسبب مشاع ہونیکے جایز نہین بخلاف صدقہ نفل
کے کہ اگر دو غنی پر کرے جایز ہے صاحب مائۃ مسائل بحر الرائق
سے نقل کرتے ہین وقید بالزکوۃ لان النفل یجوز للغنی کما
للہاشمی واما الصدقات المفروضۃ والواجبۃ والنذر
وصدقۃ الفطر لایجوز صرفھا للغنی لعموم قولہ علیہ السلام
لاتحل الصدقۃ لغنی ترجمہ پس اس روایاتسے صاف وصریح
ظاہر ہوا کہ مراد صدقہ سے کہ حدیث لاتحل الصدقۃ لغنی الخ
مین مذکور ہے صدقہ فرض یعنے زکواۃ ہے غنی کو لینا حلال نہین نہ

صدقہ نفل اور در مختار مین تحریر ہے ان طالب العلم یجوز لہ اخذ الزکوٰۃ ولو غنیا اذا فرغ نفسہ لافادت العلم واستفادتہ لعجزہ عن الکسب والحاجتہ داعیتہ الی مالابد منہ یعنے طالب العلم کو زکواۃ لینا جایز ہے اگرچہ وہ غنی ہو جسوقت کہ وہ اپنے تین خالی کیا واسطے سکہانے علم کے اور سیکہنے اوسکے واسطے عاجز ہونے اوسکے کسب سے اور حاجت چاہتے ہے ضروریات کو پس اس روایت سے معلوم ہوا کہ معلمین اور مدرسین اور طالب علمونکو زکوات لینا باوجود غنی ہونیکے جایز ہے پس صدقات نوافل اور طعام نیازات اونکو کیونکر نہ جایز ہوگا اور وجہ اوسکی یہہ ہے کہ معاش مدرسین کی جو ہوتی ہے یا تو سرکار سے مقرر ہوتی ہے یا بطور چندہ کے مسلمان جمع کرکے دیتے ہین یا کوئی امیر اونکو مشاہرہ دیتا ہے اگر سرکار سے اونکو مشاہرہ ملتا ہے وہ بیت المال مصرف زکواۃ ہے اگر بطریق چندہ ہے یا کوئی امیر انکو مشاہرہ دیتا ہے تو یہہ خیرات اور صدقات نوافل سے ہے پس مدرسین اور معلمین کو صدقات باوجود غنی ہونیکے مفروضہ اور صدقات نوافل سب کچھ جایز ہے اور اوسکو وہ لوگ بخوشی قبول فرماتے ہین پہر طعام فاتحہ اونکو جایز کیون نہ ہواتا ان مگر فاتحہ مین کھانا ہوتا ہے نقدی نہین ہوتی شعر وللناس فیما یعشقون مذاہب مظاہر حق مین شرح حدیث لاتحل الصدقہ لغنی الحکی لکھتے ہین کہ مراد صدقہ سے اس حدیث مین زکواۃ ہے اور غنی کے تین قسم ہین ایک وہ غنی کہ زکوات اوسپر واجب ہو دوسرا وہ

کہ صدقہ فطر اور قربانی اوسپر آوے نہ زکوات سوم وہ کہ سوال
اوسپر حرام ہووے نہ صدقہ جس شخص کے پاس قوت یکروزہ ہے
زکواۃ لینا عمل بظاہر اس حدیث کے ممنوع ہے اور نزدیک
حنفیہ کے عمل اون احادیث پر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم صحابہ کرام کو باآنکہ صاحب قوت اور کسب قادر تھے
مگر صاحب نصاب نہیں تھے تا رحلت شریف زکواۃ عنایت فرماتے
رہے پس حدیث لاتحل الصدقۃ ان احادیث سے منسوخ ہے
یا ماول اب حدیث سعد بن عبادہ کا حال بیان کیا جاتا ہے کہ انہون نے
اپنے والدہ مرحومہ کے جانب سے براہ صدقہ باولی کہدا ئے کہ ایا وہ
باولی کا پانی خاص فقیرون کا ہی حق تھا یا اغنیاء بھی اوسمین
شامل تھے تخصیص فقرا کی حدیث سے مفہوم نہیں اور الی الان بھی
یہہ عادت جاری ہے کہ جو کوئی للہ باولی کھداتے ہین تخصیص
فقرا کی نہین کرتے بلکہ فقرا اور اغنیاء سب اوس سے مستفیض
ہوتے ہین علے الخصوص جو باولی یا حوض تحت مسجد ہوتے ہین
سب اسی قبیل کے صدقات ہین اور سبوچہ وغیرہ مین پانی
مسجد یا آبدار خانو مین رہتا ہے یہہ سب از قبیل صدقات ہوتا ہے
پس اس قسم کے اغنیاء اغلبکہ ایسے پانی سے استعمال وضو وغیرہ
فرماتے ہون یہان کچھ اقوال علماء سلف درباب طعام نیازات
بیان کئے جاتے ہین سوط الرحمن علے قرن الشیطان مین
مرقوم ہے کہ شاہ عبدالعزیز صاحب جواب فتوے مین لکھے ہین
اگر فاتحہ بنام بزرگے دادہ شود اغنیاء را خوردن دران جائز است

مولوی عبد الحکیم صاحب دہلوی کتاب جمال الملت والدین فی رد وہابیین مین لکھتے ہین ہمارے وقت کے علماء بالاتفاق لکھتے ہین کہ فاتحہ کے دو طریق ہین پہلا یہ کہ کہانے بیٹھنے سے فارغ ہوکر آیات قرآنی پڑھین جناب باریمین التماس کرین کہ خدا اسکا کہانیکا اجر فلانی میت کو پہونچاہی عادت بزرگان حرمین شریفین مین ہے زادہما اللہ شرفا وتعظیما دوسرے یہ طریق ہے کہ آیات قرآنی پڑھین اور بالتجا جناب کبریائی الٰہی مین کرین کہ الٰہی اس قرائت کا ثواب اور اس کہانیکا اجر فلانی میت کو پہونچا ایسے فاتحہ کا کھانا غنی اور فقیر سب کو جایز ہے اور اجر میت کو پہونچتا ہے انتہی مائۃ مسایل مین تحریر ہے شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ در جامع البرکات مے نویسند طعامیکہ بہ نیت تصدق بہ فقرا از اموات بہ پزند جز فقیر را روا نبود چہ تصدق بر فقرا مے باشد وہیچ یہ مر اغنیا را وانچہ بہ نیت ضیافت مسلمین تیار کنند ہر کہ باشد غنی باشد خواہ فقیر چنانچہ در اعراس مشایخ در دیار ما متعارف عام باشد فقرا و اغنیا را لابد آنچہ فقرا و محتاجان خورند مورث ثواب خواہد بود وآنچہ غیر فقرا خورند خیر موجب عقاب نخواہد بود انتہی جاننا چاہئے کہ کلام شیخ جو مورث عقاب نخواہد بود ہے مقابل اور رد مین کلام اون لوگون کے ہے جو کہ طعام فاتحہ اغنیا کو حرام اور زیادہ درست سمجھتے ہین نہ یہ معنی ہین کہ اغنیا کا کھانا بالکل ثواب نہووے جیسا ارشاد الٰہی ہوا اِنَّ الصفا والمروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بہما یعنے

صفا اور مروہ عبادت گاہون الٰہی سے ہے جو شخص کہ حج کری یا عمرہ
لاوے اوسپر گناہ نہین ہے کہ سعی صفا مروہ کرے پس اسکے یہہ
معنی نہین ہین کہ سعی صفا مروہ مین کچھ ثواب نہین ہے بلکہ یہہ ارکان
حج و عمرہ ہے بلکہ یہہ ارشاد اسواسطے ہوا کہ قبل اسلام صفا اور مروہ
پر بتونکی پرستش ہوتی تھی جبکہ اسلام آیا مسلمانون نے سعی صفا اور
مروہ بباعث عادت سابقہ کے مکروہ اور گناہ جانے اس باعث سے
حق تعالے نے اوسکی نفی کیا اور فرمایا کہ سعی صفا اور مروہ عبادت
ہے اور گناہ نہین اور کتاب فتح الحق مین شرح برزخ نیسے
منقول ہے ویکرہ لاھلہ اتخاذ الطعام للاقرباء وللاغنیاء
الی ثلاثہ ایام ویکرہ لھم اکلہ اما لبعد ثلاثہ ایام لایکرہ
اتخاذ الطعام لمن مات لہ میت لاالتز وحبر ولا علی سبیل
الضیافۃ فلایکرہ الاکل غیر الاغنی وللفقیر مل عی اللہ
اوپر سبیل الیہ ترجمہ اور مکروہ ہے تیار کرنا کھانے کا واسطے
اقربا اور اغنیاء کے تین دن تک اور مکروہ ہے اونکو کھانا
اوسکا لیکن بعد تین دن کے مکروہ نہین تیار کرنا کھانے کا اوس شخص
کو کہ جسکا کوئی مرا ہے نہ واسطے میت کے اور نہ علی سبیل ضیافت
کے اور مکروہ نہین کھانا اوسکا نہ واسطے غنی کے نہ واسطے فقیر
کے کہ دعوت اوس کھانیکی کیا جاوے یا اونکو بھیجا جاوے شاہ
محی الدین دہلوی نے فصل الخطاب مین زاد الآخرۃ سے نقل
کئے ہین اہل مصیبت را اتخاذ طعام برائے فقرا تا سہ روز و خوردن
اغنیاء ازان مکروہ نیست اما ترتیب طعام برائے اقرباء و اغنیاء و

خوردن ایشان آنرا تا سہ روز ایام معصیت مکروہ است و بعد انقضاے سہ روز
عام ازین کہ براے ارواح موتی باشد یا بر سبیل ضیافت و ہمچنین در
خوردن آن غنی و فقیر برابر است کہ دعوت کردہ شوند یا بایشان
فرستادہ شود مکروہ نبود چہ در تصدق باغنیاء نیز ثواب است الا ما
کم از ثواب تصدق بہ فقراء کذا فی شرح البرزخ والملائی الفاخرہ
زیرا کہ صدقہ موتی از قسم صدقات واجبہ نیست کہ مخصوص فقراء باشد
و سواے ایشان بدیگرے حلال نبود بل از تطوعات است کہ تصرف
آن بدیگران ہم جایز باشد اور دوسرے مقام پر باب طعام اعراس
مین لکھے ہین طرفہ اینست کہ مفرطان باین خیال خام در اجابت
دعوت چنین طعام بر بحر العلوم و سند العلماء و سید واعظ و مولوی
صفوی و دیگر علماء کہ مظنون الخیر بطعنہ میزنند طعن برین علماء گذشتہ ناشی
از جہل مسایل دینی و مشر در کمال شوخی و بے ادبیست تعزیر بے
ادبی در مقدمہ شان خود ہم حوالہ قلم گردیدہ است انتہی مراد صاحب
کتاب کی بحر العلوم ملک العلماء مولانا عبد العلی صاحب اور سند العلماء
سے شاہ عبد العزیز صاحب اور سید واعظ سے مراد مولوی سید
محمد علی مصطفے آبادی اور مولوی صفوی سے مراد قاضی ارتضا علی
رحمہ اللہ علیہم ہین پس اس تحریر سے صاف واضح ہوا کہ یہ علماء
عظام سب طعام اعراس کہاتے اور دعوت قبول فرماتے
باوجہ دیکہ یہ سب متمول اور ذی مقدرت تھے کتاب غنیمۃ
المستملی شرح منیۃ المصلی سے صاحب فتح الحق نقل کرتے
ہین ما رواہ الامام احمد بسند صحیح و ابو داؤد عن عاصم بن کلیب

عن ابیہ عن رجل من الانصار قال خرجنا مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرأیت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم وھو علی القبر یوصی الحافر یقول اوسع
من قبل رجلیہ اوسع من قبل راسہ فلما رجع استقبلہ
داعی امراۃ فجاء وجیء بالطعام فوضع القوم فاکلوا و
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملوک لقمۃ فی فیہ
ثم قال انی اجد لحم شاۃ اخذت بغیر اذن اھلھا
فارسلت المرأۃ تقول یا رسول اللہ انی ارسلت
الی البقیع اشتری شاۃ فلم اجد فارسلت بھا
الی جار لی قد اشتری شاۃ ان یرسل الی بثمنھا
فلم یجد فارسلت بھا الی فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اطعمیہ الاساری فھذا ایدل علی
اباحۃ صنع اھل المیت الطعام والدعوۃ الیہ کتاب
فتح الحق مین تحریر ہے مولانا قاضی الملک بدر الدولہ رحمۃ اللہ
علیہ تفسیر فیض الکریم مین شافعیہ کے کتب معتبرہ سے مسائل بیان
کرنیکے بعد فرماتے ہین اون مسائل کی نظیر بیان کرتے اور ہم
لکھتے ہین کہ میت کے نام سے فاتحہ کرنا نہین قربات سے ہوگا
کیا واسطے کہ قرآن شریف کے سورے پڑھکی اونکا ثواب
میت کو بخشا اور میت کے نام سے فاتحہ کرنیکو عرف مین فاتحہ
کہتے ہین اور سکے ساتھہ کبھی شیرنی یا میوہ یا کھانا اپنے حسب حال تیار
کرکے کھلاتے ہین اور بانٹتی ہین اور اموات کے لئے دعا مانگنا

اور اونکے نام سے صدقہ دینا بالاتفاق اہل سنت وجماعت کے مذہب
مین قربات سے ہے جب دعا کرنا اور کھلانا قربات سے ہوا تو اوسکی نذر
بھی صحیح ہوی اوسکو ادا کرنا بھی لازم ہوا فاتحہ کا کھانا جسکو کھلانیکی نیت یا تفہیم
کرنیکی نیت کریگا تو اوسیکو کھلانا لازم ہوگا اگرچہ وہ شخص غنی یا نادر کہے
عیال مین ہو اور فاتحہ کا کھانا فقرا اور مساکین کو جو کھلاوے
تو اوسمین اجر ہے سو یہہ بات نہین بلکہ اغنیا کو بھی بطریق صدقہ یا ہدیہ کے
دینمین اجر ہے اگرچہ فقراء اور مساکین کو کھلانے مین ثواب زیادہ ہے
انتہی کلام سے قاضی بدر الدولہ کے جو صلحاء وقت سے تھے نمونہ اونکی
صلاحیت کا اونکے خلف مولوی محمد سعید خانصاحب مفتی مرافعہ صدر
سے ظاہر ہے کئی تصریحات ظاہر ہوے اول یہہ کہ طعام فاتحہ کا
کھانا اغنیاء کو اور فقراء کو جایز ہے دوم یہہ ہے کہ طعام فاتحہ کا کھلانا
جن لوگونکو نیت مین ہوا و نہین کھلانا لازم ہوگا اگرچہ وہ غنی اور عیال نا
کے ہون پس یہان قبل از تیاری طعام اسماء دعوتی اغنیا یا فقراء
تجویز کئے جاتے ہین پس لازم ہوا کہ اونہین کو طعام فاتحہ کھلایا جاوے
کہ جنکے کھلانیکی نیت کئے گئی ہے تیسرا یہہ کہ غنی کو بھی کھلانیمین اجر ہے
جیسا کہ اور علماء نے بھی اوسکی تصریح کئے جیسا کہ اوپر گذری پس
ایصال ثواب میت کو غنی کے بھی کھلانے مین متحقق ہے چوتھا یہہ
ہے کہ طعام فاتحہ کی اگر نذر کرین اوسکا ایفا بھی ضرور ہے فللہ درہ
پس اس سے جواب اون اقوال کا ہوا کہ جو بعضے لوگ نذر اولیاء کو
حرام کہتے ہیں اور بعضی اطلاق کفر بھی کرتے ہین اور دلیل اونکی یہہ
ہے کہ نذر خاص عبادت الٰہی ہے غیر کے واسطے حرام یا کفر ہے

یہہ قول اونکا بلا تدقیق ہے اسواسطے کہ عوام الناس کے نزدیک نذر و نیاز کے معنی ایک ہے یعنے عوام الناس نذر اور نیاز ہر دو بمعنے ایصال ثواب استعمال کرتے ہین بلکہ لوگ لفظ نذر مین اداب خدمت اولیاء اللہ سمجھتے ہین یعنے لفظ نذر عرفاً اوس چیز کو کہتے ہین کہ جو بادشاہونکو گذرانے جاتی ہے اور بعضی اہل لغت بھی نذر کے یہہ معنی سوائے معنی نذر شرعی کے لکھتے ہین پس اسوقت مین نذر اولیاء مین نہ حرمت ہے اور نہ استعمال لفظ نذر اس جا سے موجب کفر ہے اور نذر شرعی وہ ہے کہ عبادت حق تعالی مثل صدقہ او صوم یا نماز جو واجب نہو اپنے پر مقرر کرے مگر کوی شخص اس قسم سے نیت نہین کرتا اور یہہ نہین کہتا کہ صدقہ سے مراد ہماری عبادت اولیاء اللہ ہے بلکہ اس قسم کا گمان کرنا مسلمانکے حق مین سوء ظن ہے کتاب فتح الحق مین خلف قاضی الاسلام اہتمام پر لکھتے ہین کہ اعتقاد امور قلبیہ سے ہے اوسکا علم علم غیب پر موقوف ہے اور ہم اوسکی تجسس کے شرعاً مامور نہین حدیث ہلا شققت قلبہ دوسر دلیل ہے پس عوام کے حق مین یہہ آپکا سوء ظن ہے بہر حال ہم کہتے ہین معترض صاحب نے عوام کی نذر و نیاز جو فہم کیا کہ عوام کا اعتقاد بہ امید حل مشکلات اور غیر اللہ سو معترض صاحب کی خوش فہمی ناشی ہے انتہی صحیح بخاری مین حدیث وارد ہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انی لم اومران انقب عن قلب الناس ولا اشق بطونھم یعنے مجھے حکم نہین ہے کہ مین آدمیونکے قلب مین سوراخ کرون اور نہ یہہ کہ اونکے شکمونکو چیرون شاہ محی الدین ویلوری فصل الخطاب مین لکھے ہین انچہ مولوی دہلوی در

باب دوم صراط مستقیم لقائم آورد که در خوبی نذر ونیاز تسلکے بیت وآنچه پیش
بزرگان وامراء میکند ر انذ کبمعنی ہدیہ است نہ بمعنی عبادت و امام ربانی
در بعضے مکتوبات خود فرموده اند که نذر شما رسید درین امر مطاعن طرفین
بر بزرگان از جانبین منجر از دانی ومشعر از امر نفسانی است انتہی عین الحیات
مین تحریر ہے شاہ عبدالعزیز صاحب لکھتے ہین وندر اولیا د اسد برائے
قضاء حوایج معمول ومرسوم است اکثر فقہا بحقیقت آن سپے نہ بردہ اند
وآنرا بر نذر خدا قیاس کرده حکم برآورده که اگر نذر بالاستقلال برائے
آن ولی است باطل واگر برای خدا است وذکر ولی براے مصرف
است صحیح است لیکن حقیقت نذر آنست که اہداء ثواب اطعام وانفاق
وبذل مال بروح میت که امریست مسنون واز روے احادیث ثابت
ما ورد فی الصحیحین حال ام سعد وغیرہا این نذر مستلزم مے شود
پس حاصل این نذر آنست اف شئت قلت مثلاً اہدی ثواب
ہذہ القطعۃ الی روح فلان وذکر ولی براے تعین عمل منذور
است نہ براے مصرف ومصرف این نذر نزد ایشان از اقارب
وہمطریقان وامثال ذالک ہمین مقصود نذر راست وحکمہ انہ صحیح
یجب الوفاء لانہ معتبرۃ فی الشرع آری اگر آن ولی را حلال مشکلات
بالاستقلال یا شفیع غالب اعتقاد مے کنند این عقیدہ منجر لشرک
وفساد مے گردد لیکن این عقیدہ چیزے دیگر است ونذر چیزے
دیگر انتہی اور فتح الحق مین تحریر ہے د مولوی رفیع الدین صاحب
علیہ الرحمہ در رسالہ نذور مے نگارند ولفظ نذر اینجا مستعمل مے شود
نہ بمعنی شرعی است چہ عرف آنست کہ آنچہ پیش بزرگان مے برند

نذر و نیاز سے گویند انتہی علماء مکہ نے جو بیچ عبد الوہاب نجدی کے لکھین
ہین بیان کیا جاتا ہے واما ما یقولون هذا نذر النبی هذا نذر الولی
فلیس بنذر شرعی ولا داخل فی النهی ولیس غیر
معنی النذر الشرعی ما یهدی الی الاکابر فیقال نذر لہ
فهذا الجاهل لا یعرف معانی الالفاظ ولا یمیز بین المعانی
اللغویة والشرعیة فیخوض فی الدین ویخترع انتہی کذا فی
سیف الجبار ترجمہ لیکن لوگ جو کہتے ہین کہ یہ نذر نبی اور نذر ولی کی ہے
یہ نذر شرعی نہین اور نہ داخل ہے منع مین اور نہ اسمین معنی نذر شرعی
کے ہین جو چیز کہ بزرگون کے پاس پہنچے جاتی ہے اوسکو نذر رکھا نام
ہے پس یہ جاہل معنی الفاظ کو نہین پہچانتا ہے اور تمیز درمیان معانی
لغویہ اور شرعیہ کے نہین کرتا اور دین مین جرأت کرتا ہے اور اختراع
کرتا ہے کتاب سیف الجبار مین تحریر ہے شاہ ولی اللہ نے انفاس
العارفین مین اپنے والد کے حال مین لکھا ہے حضرت ایشان مے فرمودند
کہ فقیر را دیگر را مشکلے پیش آمد نذر کردم کہ یارخدایا اگر این مشکل بسر آید
اینقدر مبلغ بحضرت ایشان ہدیہ دہم آن مشکل مندفع شد و آن از خاطر
او رفت بعد چندے اسپ او بیمار شد و نزدیک ہلاک رسید بر سبب این
امر مشرف شدم بدست یکے از خادمان گفته فرستادم کہ این بیماری
بسبب عدم وفاء نذر است اگر اسپ خود را میخواہے نذر سے کہ در فلان
محل التزام نمودہ بفرست دے نادم شد و آن نذر فرستاد ہمان ساعت
اسپ او شفا یافت اور بھی وسی کتاب مین ہے این فقیر از یاران کہ
حاضر واقعہ بودند شنیدہ است کہ حضرت ایشان در قصبہ ڈاسنہ

بزیارت مخدوم اللہ دیہ رفتہ بودند و شب ہنگام بود و دران محل
فرمودند مخدوم ضیافت ما میکنند و میگویند کہ چیزے خوردہ روید
توقف کردند تا آنکہ اثر مردم منقطع شد و ملال بر یاران غالب
آمد آنگاہ زنے برآمد طبق برنج و شیرینی بر سر و گفت کہ نذر کردہ
بودم کہ اگر زوج من بیاید ہمان ساعت این طعام پختہ بہ نشینندگان
درگاہ مخدوم اللہ دیہ رسانم درین وقت آمد ایفاء نذر کردم و
آرزو کردم کہ کسے آنجا باشد کہ تناول کند اور یہی اوسی کتاب
مین حضرت میر ابو العلے کے ذکر مین کہ اونکے پیر و نہیں سے
تھے لکھا ہے کہ بمزار فائض الانوار حضرت خواجہ معین الدین چشتی
قدس سرہ متوجہ بودند و از ان جناب دلربائیہا یافتند
و فیضہا گرفتند استماع افتاد کہ خانگیان ایشان بسبب طفلے کہ عارض
میر نور العلے شدہ بود بان مزار یک روپیہ و یک چادر نیاز
فرستادہ بودند حضرت امیر را از ان اطلاع نبود روزے
بان مزار متوجہ بودند کہ از درون ندا آمد کہ اینقدر را از خانہ شما نیاز
آمدہ است و برائے صحت فرزند شما و خواہش فرزند دیگر کردہ اند
و آن ملتمس مقبول است شاہ عبد العزیز صاحب نے تحفہ اثنا عشریہ
مین لکھا ہے یعنی امامت کہ در اولاد امیر علیہ السلام باقی ماندہ
و یکے مر دیگر را وصی آن میساخت ہمین قطبیت ارشاد و نسبت
فیض ولایت بود لہذا التزام این امر کافہ خلائق از ائمہ اطہار مروی
نشدہ بلکہ بابر ان چیدہ و مصاحبان برگزیدہ خود را بان فیض خاص
مشرف میساختند و ہر یکے را بقدر استعداد او باین دولت

سے نواختند اور بعد تھوڑے سے کلام کے لکھا ہے ونیز از بن است کہ حضرت امیر و
ذریتہ طاہرہ او را تمام امت بر مثال پیران و مرشدان می پرستند و امور
تکوینیہ را او ابستہ باشیان مے دانند و فاتحہ و درود و صدقات و نذر و نیاز
بنام ایشان رایج و معمول کردند چنانچہ با جمیع اولیاء اللہ ہمین معاملہ است
اور دوسرے مقام پر سیف الجبار مین تحریر ہے مولوی رفیع الدین صاحب
نے اسرار المحبت مین لکھا ہے المحبۃ مع الاحیاء الحاضرین نافعۃ
عاجلا واجلا واما مع الاموات فنافعۃ فی الآجل بشرط الاہلیۃ
والایمان واما فی العاجل فبشرط دوام التوجہ وتخلیۃ القلب عنہ
فی الخلوات وملازمۃ ذکرہ وکثرۃ الندا وابر الصحبۃ لہ والتی معہ
بار سال الثواب والاحسان الی اہلہ فتلک تنبوا ما تفتح باب
الاولیۃ ولعطی منفعۃ ترجمہ محبت زندون حاضرین کی ساتہ یعنے جو
اولیاء اللہ ہین نافع ہے آخرت اور دنیا مین لیکن محبت اون اولیاء اللہ
سے جو اس عالم سے پردہ فرماتے ہین پس نافع ہے آخرت مین بشرط
اہلیت اور ایمان کے لیکن نفع اونسے دنیا مین پس شرط کیا جاتا ہے دوام
توجہ اور خالی کرنا دل کے خلوتونمین اور ہمیشگی ذکر اونکی اور بہت پکارنا
اونکو اور صحبت روحی اونکی ساتھ رکہنا اور نیکی کرنا اونکے ساتھ بہونچانے
ثواب کے اور احسان کرنا اونکے اہل وعیال کے ساتھ پس یہہ کام بہت
فضیلت اور منفعت دیتے ہین عقد ثمین فی فضائل بلد الامین
مین جو شیخ احمد بن شیخ محمد الضراوی رحمۃ اللہ سے ہے بیان قبر سیدتنا
خدیجۃ الکبریٰ کے تحریر ہے قال المرجانی وقبرہا بمکۃ غیر معروف
الا ان بعض الصالحین راہ فی المنام او کشف لہ بالقرب

من الشعب عند قبر الفضيل بن عياض وقد وجدت عليها حجر
مكتوب سنة سبعمائة وتسعة وعشرين ونبيت عليه قبة كبيرة
وتابوت خشب وبعض الوزراء بعث بكسوة البدمزركشة
بالقصب قال القرشي رحمة الله عليه ولا كان ينبغي تعيين
قبرها على الامر المجهول قلت بل تعيينه فيه خير كثير احدهما انه
في كل شهر يعمل لها قراءات عظيمة ورسوم حسنة لطيفة ويجتمع
اهل السنة هناك ويقرء الموالد النبوية وتفوح الروائح الجنتية
وتشرق عليهم ببركتها الانوار الالهية وكل ذلك والناس
يجتمعون عند ضريحها المعطر مثل الصدقات و
لطهر الله سبحانه وتعالى عليهم اسرار عظيمة قال في
القطب الشعراني سيدي عبد الوهاب رضي الله عنه
اخذ علينا العهود ان لا نتعرض ولا ننكر ابدا على ليالي الاولياء
وموالدهم التي لهم كل شهر او كل سنة ولقد كنت اري
سيدي احمد بدوي رضي الله عنه ومعه جريدة خضراء
وهو يدعو الناس من ساير الاقطار الى حضور مولده
والناس خلفه ويمينه وشماله وقال واخبرني شيخي الشيخ محمد
الشناوي رضي الله عنه ان شخصا انكر حضور مولده
فسلب الايمان فلم يكن فيه شعرة تحن الى دين الاسلام
فاستغاث بسيدي احمد البدوي رضي الله عنه فقال
بشرط ان لا تعود فقال نعم فرد عليه ثواب ايمانه ثم قال
وما ذا تنكر علينا قال اختلاط الرجال والنساء فقال له سيدي

احمد ذالک واقع فی الطواف ولم ینکرہ احد ولم یمنع منہ ثم
قال وعزۃ ربی ما عصی احد فی مولدی الا وقاف و
حسنت توبتہ واذا کنت ادعوالوحوش والسمک فی البحار
من بعضہم اینیغر لی اللہ عزوجل عن حمایۃ من یحضر فی
مولدی فتنبہ جنید انتہی فایدہ جاننا چاہیے کہ اس دیار مین
جس تقریب اولیا اللہ کو عرس کہتے ہین اوس تقریب کو عرب مین مو
لود کہتے ہین ترجمہ کیا مرجانی نے اور قبر سیدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ
عنہا کی مکہ مین مشہور نہین ہے مگر بعضے صالحین نے قبر کو اونکے خوابمین
دیکھے یا اونکو کشف ہوا کہ قبر شریف سیدہ خدیجۃ الکبرے رضی اللہ عنہا
کی نزدیک شعب کے قریب قبر فضیل بن عیاض کے ہے حجر مکتوب سنہ
ساٹھ سو انیس برس بنا کیا گیا اور بنا یا گیا اونکی قبر شریف پر قبہ کبیر
یعنے گنبد بلند اور صندوق چوبی اور بعضے وزرا نے لباس پر تکلف
صندوق قبر شریف کے واسطے بہیجے کہے قرشی رحمتہ اللہ تعالے نے اور
سزاوار نہین تہا تعین قبر خدیجۃ الکبری امر مجہول پر مین کہتا ہون بلکہ تعین
کرنیمین خیر کثیر ہے ایک یہہ ہے کہ ہر ماہ مین اونکے واسطے قرائت
عظیمہ کئے جاتے ہین اور چراغہاے لطیف لگائے جاتے ہین اور اہل
مکہ اوسجاے جمع ہوتے ہین اور قرائت موالدہو ہ اوس جلسے کئے
جاتے ہین اور خوشبوی شایع ہوتی ہے اور ظاہر ہوتے ہین برکت
سے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے اہل مکہ پر انوار الہیہ اور مہر بہی امر
ہوتا ہے اسوقت ہین کہ لوگ نزدیک قبر شریف اونکے ساتھ خرج
کرنے صدقات کے جمع ہوتے ہین اور اونپر اسرار عظیمہ ظاہر ہوتے

ہین کہے ولی نعمت ہمارے قطب شعرانی سیدی عبدالوہاب رضی اللہ
عنہ ہم سے عہد لیا گیا ہے اس امر کا کہ ہم انکار او رتعرض نہ ہوتے
اولیاء اللہ اور موالد یعنے اعراس جو اونکے ہر ماہ یا ہر سال ہوتے ہین
کبھی نکرین اور ہین سیدی احمد البدوی رضی اللہ عنہ کو دیکھتا تھا کہ
اونکے پاس ایک سبز شاخ تھی اور وہ تمام اقطار زمین سے اپنے مولود
یعنے عرس مین حاضر ہونے واسطے بلاتے تھے اور لوگ پیچھے اور
داہنے اور بائین طرف اونکے رہتے کہے انہون نے کہ خبر دی مجھے
شیخ الشیخ محمد الشناوی رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے سید احمد
بدوی کے عرس مین حاضر ہونیکو انکار کیا پس اوسکا ایمان سلب ہوا
پس ایک بال بھی اوس شخص کا باقی ایسا نہین رہا کہ وہ دین اسلام
کیطرف مائل ہووے پھر اوسنے سید احمد بدوی کے طرف فریاد
کیا اونہون نے فرمایا کہ اس شرط پر کہ پھر ایسا کام نکرنا اوس شخص نے
کہا کہ ہان پھر نہین کرونگا پس اوس شخص پر لباس ایمان پھیرا گیا
پھر سید احمد بدوی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم کسواسطے ہم پر انکار
کرتے ہو اوس شخص نے کہا کہ اسواسطے کہ عرس مین عورتین اور مرد
ایک جا ہوتے ہین پھر سید احمد بدوی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
یہ امر یعنے ایکجا ہونا مردون اور عورتون کا طواف مین بھی ہوتا
ہے اور کوئی اوسکو برا نہین سمجھتا اور کوئی اوس سے منع نہین
کرتا پھر سید احمد بدوی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قسم ہے بزرگی
میری پروردگار کی کہ نہین گنہ کیا کوئی شخص میرے عرس مین مگر
وہ توبہ کیا اپنے گناہ سے اور توبہ اوسکی مقبول ہوئی اور جبکہ

مین جانوران وحشی اور ماہی دریای کو بلاتا ہون اور اونکو ایک سے
دوسرے کے نقصان سے نگاہ رکھتا ہون کیا مجھے حق تعالی عاجز کریگا
کہ جو شخص میرے عرس مین حاضر ہووے مین اونکی نگہبانی کر دین
اس قسم کا حال سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کا مسموع ہوا کہ ایام سکونت
مدینہ طیبہ کے جو وقت عرس مبارک حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پہونچا
ایک ساکنین سے مدینہ طیبہ کے یون فرماتے کہ آج وہ روز ہے کہ حضرت
حمزہ رضی اللہ عنہ نے ایک عالم مدینہ کو ارشاد فرمائے مین لکھا کہ
وہ کیا ہے انہون نے کہا کہ ایک عالم ہین کہ اونکی عادت تھی کہ
بروز عرس حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے حضرت کی زیارت
کو حاضر نہین ہوتے بلکہ بروز دوم حاضر ہوتے اور اونکے تلامید
اور اتباع بھی ایسا ہی کرتے ایک سال جب عرس حضرت حمزہ
رضی اللہ عنہ کا پہونچا شب عرس شریف مین وہ عالم خواب مین حضرت
حمزہ رضی اللہ عنہ سے مشرف ہوے اور حضرت نے اون عالم
سے پوچھے کہ تم کیون نہین ہمارے عرس مین حاضر ہوتے ہو انہون
نے کہا کہ حضرت بعضے لوگ اس موقع مین آتش بازی جلاتے ہین
حضرت نے اون عالم کو ارشاد فرمایا کہ ہمارا مرتبہ حق تعالی کے پاس
اتنا بھی نہین ہے کہ ہمارے زایرین کی حق تعالی کے پاس سفارش
کرین اور اونکے گناہین حق تعالی سے معاف کرائین ایسا ہی شہر
ربیع الاول مین تقریب مولود سید المرسلین صلی اللہ علیہ و الہ وسلم
کی مدینہ طیبہ مین بہت تکلف سے ہوتی ہے اور اسمین سب علماء
اور صلحاء مدینہ طیبہ اور اہل خدمات مثل قاضی اور مفتی اور بادشاہ

وغیرہ اہل مقدرت اور غیر اہل مقدرت جمع رہتے ہین اوس مجلس مین
بیان میلاد مبارک اور حال رضاعت اور احوال معراج مبارک
ہوتا ہے پھر شیرنی یا خرما سب اہل مجلس مین تقسیم اور اہل مقدرت
اور غیر اہل مقدرت سب وس شیرینی کو برکت جان کر لیتے ہین
کہ ہذا برکتہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے یہہ برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی ہے اور اولیاء اللہ کا بھی عرس مدینہ منورہ مین اسی قسم سے
ہوتا ہے خصوصاً سلطان الاولیاء سید المحبوبین سیدنا غوث
الاعظم رضی اللہ عنہ کا عرس بہ تکلف تمام اور بکثرت ہوتا ہے
جانا چاہیے کہ جہان اعراس بزرگان دین کے ہوتے ہین کوئی ایسا
عرس نہین کہ سب فقراء حمین رہوین اور اغنیاء کے سوا ے
ایک فقیر بھی نہ کھاوے اور نہ کسیکا ایسا دعوی صحیح ہے کہ ہم
کسی فقیر کو رد نہین کرتے بلکہ سب جا ے اہتمام رہتا ہے اور اپنے
اندازہ طعام کے موافق فقرا اور اغنیا کو ہرکوئی کھلاتا ہے اور
یہہ امر کچھہ ناجایز نہین اور نہ ناخوشی ارواح بزرگونکا موجب ہے
اسواسطے کہ اگر اندازہ طعام کے موافق اہتمام نکیا جاوے تو
بہت سے دعوتی لوگ بھوکے واپس ہو جاوینگے اور کھانا بے
دعوتی لوگ کھاوینگے پس نہ شرع یہہ کہتی ہے کہ کھانا اپنا سب
فقراء حاضرین کو کھلادو اگرچہ اہل دعوت کو کافی نہو اور نہ بزرگونکی
اوسمین رضامندی ہے کہ اہل دعوت بھوکے پلٹ جاوین اور فقراء
حاضرین سب کھاوین قد تمت **فصل الاول من مسبح**
الاستقام فی فضایل عرس سید الانام واولیاء اللہ

الکرام صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ واولیاء امتہ ماتکررت الدہور والایام من تصنیف انیف وتالیف لطیف عمدۃ العلماء محبوب نواز الدولہ بہادر یعنے حضرت مولانا مولوی مفتی مسیح الدین خان دام اقبالہ مفتی اول بلدۂ فرخندہ بنیاد حیدرآباد صانہا اللہ عن الفساد ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار فصل دوم بیان مین اصلیت تعین روز وتاریخ فاتحہ وعرس سید الانبیاء اور اعراس اولیاء اللہ مین بسم اللہ الرحمن الرحیم قال اللہ سبحانہ تعالی سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی حق تعالی اس آیہ کریمہ مین حال معراج شریف نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد فرماتا ہے کہ پاک ہے وہ حق تعالی کہ اپنے بندہ خاص جو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہین اونکو مسجد حرام سے مسجد اقصی تک سیر کرایا شب مین سیر حضرت کا مسجد حرام سے مسجد اقصی تک اس کریمہ سے ثابت ہے پہر مسجد اقصی سے مقام قاب قوسین تک احادیث صحیحہ سے ثابت ہے شب معراج مین حضرت کو جو مقام قاب قوسین اور قرب الہی کا عنایت ہوا اس مقام مین حضرت خاص ہین کہ ایسے مقام مین کسی نبی الوالعزم کو شرکت نہین اور اسی مقام سے دوسری آیت مین حق تعالی تصریح فرمایا ورفع بعضہم درجات یعنے حق تعالی بعضے نبی کے درجات کو بلند فرمایا اولیاء امت مرحومہ

بھی بہ تبعیت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شمہ اسی مقام سے
فیضاب ہوتے ہین اور شب معراجکی برکات اور انوار اہل باطن
پر ظاہر اور مکشوف ہر سال مین ہوتے ہین اور عادت الٰہی جاری
ہے کہ جس روز کوئی امر عنایات اور تفضلات کا کوئی اپنے بندۂ
خاص پر کرے پھر آثار اوس امر تفضلات الٰہی کے اوس روز و
تاریخ مین ہر سال رہتے ہین اور وہ روز و تاریخ بباعث اوس تفضلات
خاص کے اور ایام پر فضیلت رکہتا ہے جیسا کہ روز جمعہ اور عاشورہ
کے فضیلت مین حدیث وارد ہے کہ اوسمین توبہ آدم علیہ السلام
کی مقبول ہوی ہے اور نجات کشتی نوح ہوی اور نجات موسیٰ
علیہ السلام کو فرعون سے حاصل ہوی پس ایسے امورات ایک
بار اوسدنمین حاصل ہونیکے باعث سے تا قیام قیامت اوسدنکے
انوار اور برکات باقی ہین اور رہینگے اور باعث ظہور انوار
اور برکات کے شب معراج مین مشایخین شب بیداری فرماتے
ہین ایسا ہی اولیاء اللہ یون تو بہ تبعیت آنحضرت کی ہر شان اور
ہر حال مین ترقیات مقامات حاصل ہوتے ہین جیسا کہ حدیث مین
وارد ہے الصلواۃ معراج المومنین یعنے صلوات معراج مومنین
ہے یعنے حالت نماز مین مومنین کاملین جو اولیاء اللہ ہین اونکو عروج
روحی مقام قربت الٰہی ہی ہوتا ہے ایسا ہی ہر عبادت فرایض اور
نوافل مین اونکو ترقیات مراتب حاصل ہوتے جاتے ہین جیسا کہ حدیث
صحیح مین وارد ہے کہ ہمیشہ ہی کہ بندہ میرا قرب نوافل سے
یہان تک کہ مین اوسکی سماعت اور بصارت ہوجاتا ہون کہ وہ

سے ہی سنتا ہے اور میرے ہی ساتھہ دیکھتا ہے بلکہ
اونکو ہر آن وہر زمان ترقی حاصل ہے اسواسطے کہ وہ ہمیشہ محو ذات
الٰہی مین رہتے ہین اور صلوٰۃ دایمی اولیاء اللہ کے نزدیک اسیکا
نام ہے اور ترقی تمام اور وصال ملک علام بوجہ اکمل اسوقت مین
اونکو حاصل ہے جبکہ اونکی روح پاک اس قالب عنصری سے
بجانب عرش معلا عروج فرماتی ہے اور یہی معراج کامل اولیا
اللہ کا ہے جیسا کہ حدیث شریف ابن ماجہ نے ابوہریرہ سے روایت
کئے ہین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المیت تحضرہ
الملایکتہ فاذا کان الرجل صالحا قالوا اخرجی حمیدۃ وابشری
بروح وریحان ورب غیر غضبان ولا تزال یقال لہا
ذالک حتی تخرج ثم یعرج بہا الی السماء فیفتح لہا فیقال
من ھذا فیقولون فلان فیقال مرحبا بالنفس الطیبۃ کانت
فی الجسد الطیب ادخلی حمیدۃ وابشری بروح وریحان
ورب غیر غضبان فلا تزال یقال لہا ذالک حتی تنتہی الی السماء
التی فیہا اللہ ترجمہ فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کہ میت کے نزدیک ملایکہ قابض ارواح حاضر ہوتے ہین پس
اگر مرد صالح ہوئیں وہ فرشتے کہتے ہین کہ نکل تو اے نفس پاک
کہ تھی تو جسد پاک مین نکل تو محمود اور خوش ہو تو ساتھہ راحت
کے اور رزق اور پروردگار کے کہ جو تجھپر غضب نہین کیا ہے پس
ہمیشہ اسکو یہ بات کہے جائیگی یہانتک کہ وہ نکلے گی پھر اوسکا عروج
آسمان تک ہوتا ہے پس آسمان کا دروازہ کشادہ اوسکے واسطے

ہوگا پس پھر کہا جاویگا کہ یہہ کون ہے پس فرشتے اوسکو کہینگے
کہ فلان شخص ہے پس کہا جاویگا مرحبا ہو نفس پاک کو کہ وہ جسد
پاک مین تہا داخل ہو تو حمیدہ اور خوش ہو تو ساتھ راحت اور رزق
اور پروردگار کے کہ تجہہ پر غصہ نہین کیا پس ہمیشہ اوسکو ایسا کہا جاویگا
یہان تک کہ پہونچتی ہے روح اوس اسمان پر کہ تجلی خاص حق
تعالی کی ہے ایضاً ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مسلم نے
روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے
فرمایا اذا خرجت روح المومن تلقاھا ملکان یصعدانہا
قال حماد فذکر من طیب ریحہا وذکر المسک قال ویقول
اھل السماء روح طیبۃ جاءت من قبل الارض صلی اللہ
علیک وعلی جسد کنت تعمرینہ فینطلق بہ الی ربہ ثم
یقول انطلقوا بہ الی آخر الاجل ترجمہ جسوقت نکلتی ہے روح
مومن کی ملاقات کرتے ہین اوس روحکو دو فرشتے کہ اوسکو
عروج کرتے ہین کہے حماد راوی حدیث نے کہ ذکر فرمائے
حضرت نے خوشبوئی سے اوسکی اور ذکر فرمائے مشک کو
کہے راوی اور کہتے ہین اسمان والے کہ روح پاک آئی ہے
جانب سے زمین کے رحمت کاملہ نازل کرے اے روح
تجہپر اور تیرے جسد پر کہ تو اوسکو آباد کرتی ہے پہر اوس روحکو
پروردگار کے طرف لیجاتے ہین پہر حق تعالی فرماویگا کہ اوس
روح کو لیجاو مقام قبر اور برزخ مین آخر مدت حشر تک ایضاً
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احمد اور نسائی روایت کئے ہین

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اذا حضر المومن
أتتہ ملائکۃ الرحمۃ بحریرۃ بیضاء فیقولون اخرجی راضیۃ
مرضیا عنک الی روح اللہ وریحان ورب غیر غضبان
فتخرج کاطیب ریح المسک حتی انہ لیناولہ بعضہم بعضاً حتی
یاتون بہ ابواب السماء فیقولون ما اطیب ہذہ الریح التی جاء
من الارض ترجمہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے
جسوقت کہ وقت موت مومن کا پہونچتا ہے فرشتے رحمت کے اوسکے
نزدیک اطلس سفید لاتے ہین پھر کہتے ہین کہ نکل تو اے روح کہ
توبھی خوش ہے اور پروردگار بھی تجھسے خوش ہے طرف راحت
اور رزق کے اور طرف پروردگار کے جو تجھپر غصہ نہین کیا پھر
نکلتی ہے روح مانند نہایت خوشبوئی مشک کے یہانتک کہ
فرشتے ایک کے بعد ایک اوس روحکو دست بدست لیتے ہین حتے
کہ اوس روحکو آسمانکے دروازہ کے پاس لاتے ہین پھر فرشتے
کہتے ہین کہ کیا خوشبوئی ہے کہ تمھارے پاس زمین سے آتی
ہے ایضاً براء ابن عازب سے امام احمد روایت کرتے
ہین ان العبد المومن اذا کان فی انقطاع من الدنیا واقبال
من الاخرۃ نزل الیہ ملائکۃ من السماء بیض الوجوہ کان
وجوہہم الشمس معہم کفن من اکفان الجنۃ وحنوط من
حنوط الجنۃ حتی یجلسوا منہ مد البصر ثم یجیی ملک الموت
علیہ السلام حتی یجلس عند راسہ فیقول ایتہا النفس الطیبۃ
اخرجی الی مغفرۃ من اللہ ورضوان قال فتخرج کما تسیل

القطرة من السقاء فيأخذها فاذا اخذها لم يدعوها في يده طرفة عين حتى يأخذوها فيجعلوها في ذلك الكفن وفي ذلك الحنوط وتخرج منها كاطيب نفحة مسك وجدت على وجه الارض قال فيصعدون بها فلا يمرون يعني بها على ملاء من الملائكة الا قالوا ما هذا الروح الطيب فيقولون فلان ابن فلان باحسن اسماء التي كانوا يسمونه بها في الدنيا حتى ينتهوا بها الى السماء الدنيا فيستفتحون له فيفتح لهم فيشيعه من كل سماء مقربوها الى السماء التي تليها حتى تنتهي به الى السماء السابعة فيقول الله عز وجل اكتبوا كتاب عبدي في عليين واعيدوه الى الارض فاني منها خلقتهم وفيها اعيدهم ومنها اخرجهم تارة اخرى

ترجمہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق کہ بندہ مومن جسوقت کہ دنیا سے علحدگی مین ہوتا ہے اور متوجہ آخرت ہوتا ہے اوسکے طرف آسمان سے فرشتے روشن صورتو نکے نازل ہوتے ہین کہ چہرہ اونکے مثل آفتاب ہوتے ہین اونکے ہمراہ جنت کا کفن اور جنت کی خوشبوئی ہوتی ہے یہان تک کہ وہ فرشتے تا درازی نظر بیٹھتی ہین پھر ملک الموت علیہ السلام آکر اوسکے سر کے نزدیک بیٹھتے ہین اور ملک الموت کہتے ہین کہ اے نفس پاک نکل تو طرف بخشایش اور رضامندی اللہ کے حضرت فرماتے ہین کہ نکلتی ہے روح اوس بندۂ مومن کی اور بہتی ہے جیسا کہ قطرہ مشک سے بہ آسانی اور سہولت نکلتا ہے پھر اوس روحکو ملک الموت لے لیتے ہین پھر جبکہ ملک الموت اوس روحکو لے لیتے ہین وہ فرشتگان نورانی صورت ملک الموت کے

ہاتھہ مین ایک لمحہ بھی نہین چھوڑتے ہین کہ ملک الموت کے ہاتھہ سے اوس
روحکو لیکر کفن جنت اور حنوط جنت مین رکھہ دیتے ہین پھر اوس روحسے
نہایت عمدہ خوشبوئی مشک کی نکلتی ہے پھر حضرت فرماتے
ہین کہ وہ فرشتے اوسکو لیکر آسمانون پر چڑہتے ہین پس کوئی جماعت
فرشتون سے اوس روحکو گذر نہین کرتے مگر وہ جماعت فرشتونکی
کہتی ہے کہ کون یہہ خوشبو روح ہے پھر فرشتگان ہمراہی کہتے
ہین کہ فلان ابن فلان جو اوسکا بہتر نام دنیا مین تھا یہان تک کہ
کہ آسمان اول پر اوس روحکو لیجاتے ہین پس کہلتا ہے دروازہ
آسمان اول کا اوس روحکے واسطے فرشتے چاہتے ہین پھر دروازہ
آسمان کا اوس روحکیواسطے کہولا جاتا ہے پھر جب آسمان اول
پر جاکر دوسرے آسمان پر جانا چاہتے ہین آسمان اول والے
فرشتے آسمان دوم تک اوس روحکو پہونچانے کو ہمراہ آتے
ہین ایسا ہی ایک آسمانسے دوسری آسمان تک فرشتے پہونچانیکو
آتے ہین یہان تک کہ وہ فرشتے ساتوین آسمان پر اوس روح کو
لیجاتے ہین پھر حق تعالی فرماتا ہے کہ میرے بندہ کی کتاب علیین
مین لکھو کذا فی مشکواۃ المصابیح بشری الکئب بمقاء الحبیب
مین مذکور ہے عن ابن حبان بن الاسود قال الموت
جسر یوصل الحبیب الی الحبیب ترجمہ مروی ہے ابن حبان
بن الاسود سے انہون نے کہا کہ موت پل ہے کہ وہ دوست کو دوست
کیطرف پہونچاتی واخرج البیھقی عن مجاھد فی قولہ ان الذین
قالو ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ ان

الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون قال ذالک عند الموت ترجمہ روایت کیا بیہقی نے مجاہد نے نی تفسیر مین قول خدایتعالے کی تحقیق کہ وہ لوگ جو کہتے ہین کہ رب ہمارا اللہ ہے پھر استقامت اوسپر کرتے ہین نازل ہوتے ہین اونپر فرشتے یہہ کہ کچھہ خوف اور غم مت کرو اور خوش ہو تم ساتھہ اوس جنت کے کہ تم وعدہ کئے ہو مجاہد نے کھے کہ یہہ قول حق تعالی اونکو بوقت موت کے کھا جاویگا اخرج ابن ابی حاتم عن مجاہد عن الآیۃ قال ان لا تخافوا مما تقدمون علیہ عن امر الموت وامر الاخرۃ ولا تحزنوا علی ما خلفہم من الدنیا من ولد واھل او دین فانستخلفکم فی ذالک کلہ ترجمہ روایت کیا ابن حاتم مجاہد سے اس آیت کی تفسیر سے کھے مجاہد نے ارشاد الہی اون لوگونکو ہوتا ھے کہ مت خوف کرو تم اوس چیز سے جو تمکو پیش آنے والی ہے موت اور امر آخرت سے اور مت غمگین ہو اوس چیز پر جو بھی چھوڑ رہے ہے امر دنیا سے اولاد اور اہل سے یا قرض سے کہ مین تمہاری حفاظت اون تمام امورات مین کرونگا انتہا پس جو ان احادیث سے اعزاز اور اکرام ملایکہ کا اور تعریف اور توصیف ملایکہ کی اور بشارت رنگین انواع واقسام سے حاصل ہونا اور قرب الہی کا مرتبہ کمال مومنین جو بعد رحلت کے ثابت ہے وہ مومنین کاملین اولیاء اللہ ہین اونکے طفیل مین عجب نہین ہے کہ ہم گنہ گاران امت بھی اس فضل عمیم مین شامل ہون ؎ شنیدم کہ در روز امید و بیم ؛؛ بدان را بہ نیکان بہ بخشد کریم ؛؛ خصوصا قول ابن حبان

کا موت پل ہے کہ دوست کو دوست کیطرف پہونچاتی ہے بلکہ دوست
ایسا تصور مثال مین کیا جاوے کہ دنیا مین ایسا کوئی دوست نہوا اور اسمین
وصال مین کسطور لطف اور راحت حاصل ہوتی ہے مثل دولہ اور
دولہن کے موت مین اولیاء اللہ کو وصال حق حاصل ہوتا ہے
اور موافق اس مضمونکے حدیث بھی وارد ہے ترمذی ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین احوال سوال منکر ونکیر کا
جو میت سے ہوتا ہے مذکور ہوکر بعد اوسکے یہہ ہے
ثم ینور لہ فیہ ثم یقال لہ نم فیقول ارجع الی اہلی فاخبرھم
فیقولان نم کنومۃ العروس الذی لا یوقظہ الا احب
اہلہ الیہ حتی یبعثہ اللہ من مضجعہ ذالک کذا فی المشکوٰۃ
ترجمہ پھر روشنی کیا جاتی ہے میت کیواسطے اوسکی قبر مین پھر کہا جاتا
ہے اوس میت کو کہ سو جا پس کہتا ہے وہ میت کہ مین اپنے اہل
وعیال مین پلٹ کے جاتا ہون تاکہ اونکو اپنے حال سے خبر دون پھر
کہتے ہین وہ دو فرشتگان منکر ونکیر کو کہ سو جا تو مانند سونے دولہن
کے جو نہین بیدار کرتا ہے اوسکو مگر وہ کہ سب اہل سے وہ اوسکے
طرف دوست ہے یعنے دولہ ہے دولہن کو بیدار کرتا ہے کہ وہ
سب اہل واقربا سے دولہن کیطرف دوست زیادہ ہوتا ہے
پس وصال مجازی جو فیما بین دولہ دولہن ہے نمونہ وصال حقیقی
ہے جو فیما بین مومنین واصلین اور حق تعالی کے ہے اسی باعث
سے جو تقریبات اولیاء کے جو سال مین بایام اونکے رحلت کے
ہوتے ہین اونکو عرس کہتے ہین کہ معنے عرس کے شادی ہین

اور اس ایام مین خصوصیت برکات اور انوار سے کے معتقدین اور
مریدین پر مشاہدہ ہوتے ہین اسی سبب سے اولیاء اللہ اپنے مرشدین
کے اعراس مین اہتمام تمام فرماتے رہے کتاب گنج احمدی
جو حضرت شاہ عالم گجراتی قدس سرہ کے احوال مین ہے اوسمین
تحریر ہے کہ حضرت شاہ عالم قدس سرہ احوال مین اپنے جد امجد حضرت
مخدوم جہانیان سید جلال الدین بخاری قدس سرہ کے کچھ کرامات
بیان فرما کر ارشاد فرماے امشب شب عرس ایشانست مارا
باید کہ ایستادہ خدمت بکنیم پھر مولف کتاب گنج احمدی کہتے ہین و
این خانہ زاد گوید عرس در لغت عروسی کردن است و نیز عرس
فرود آمدن کاروان است در شب وصوفیان کہ روز وفات
مشایخ را عرس نامند بنا بر این است کہ در حدیث آمدہ است
کہ فرشتگان چون در قبر مے آیند و از صاحب قبر سوال ہامے مقرری
میکنند بکرم اللہ تعالی او جواب بصواب میدہد او را میگویند نم کنومۃ
العروس پس مریدان را حسن ظن بلکہ صدق اعتقاد بہ نسبت
مشایخ است بخطاب نم کنومۃ العروس مخاطب شدہ اند و عروس
گویا مہمانی این شادیست مریدان صادق چون مہمانی باخلاص
میکنند ارواح مقدسہ مسایخ در منازل ایشان فرود آید پس از روز
را بمشابہت فرود آمدن کاروان در شب عروس نامند ھ
کتاب فتح الحق مین خلف قاضی الاسلام لکہتے ہین کہ شیخ احمد بن محمد
الفاروقی نے توضیح الھدی باعمال التقی مین لکھتا ہے و عن واثلۃ
فی بعض الکتب انہ لما توفی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اطعم عنه کل یوم واحدة من امهات المومنین واخرھن عائشۃ
رضی اللہ عنہا ثم اطعم ابو بکر الصدیق اکثر اہل المدینۃ و
کان ذالک فی ثانی العشرین شہر ربیع الاول ولعل ھذا
ھو الاصل فی اتخاذ اکثر الناس ھذا الیوم یوم المولود انتہی
ترجمہ اور دیکھا مین نے بعض کتابون مین کہ جب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
وفات پائے حضرت کے جانب سے ایک ایک امہات المومنین
سے ایک ایک روز کھانا کھلائے کہ سب سے آخر حضرت عائشہ
مطہرہ رضی اللہ عنہا تھے پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے
اکثر اہل مدینہ کو کھلائے اور وہ روز بارہوین ربیع الاول تھا
اور شاید یہ وہی اصل ہے کہ اس دن لوگ یوم المولود یعنے عرس
شریف حضرت کا ٹھراے ہین ایضاً کتاب مذکور مین منقول ہے
علامہ شیخ ابن حجر مکی نے شرح مین اربعین امام نووی کے
کہا قال الامام ابو شامہ شیخ المصنف رحمہما اللہ تعالی
ومن احسن ما ابتداع فی زماننا ما یفعل فی
کل عام فی الیوم الموافق لیوم مولدہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم من الصدقات واصطناع المعروف واظہار
الزینۃ والسرور انتہی ترجمہ کہا ابو شامہ شیخ مصنف
رحمہما اللہ نے اور بہترین اون چیزون کا جو ایجاد کیا گیا وہ
چیز ہے جو کیا جاتا ہے ہر سال مین اوس روز مین جو موافق
ہے روز پیدایش آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
صدقات و امور خیر سے اور ظاہر کرنا زینت اور خوشی کا

اور ایضاً اوس کتاب مین مسطور ہے اور بھی ابن حجر مکی نے نعمتہ
الکبریٰ علی العالم مین حافظ ابن حجر عسقلانی سے نقل کیا ہے ینبغی
ان یتحری الیوم بعینہ فان کان ولد لیلا فیبقع الشکر بما
یناسب اللیل کالاطعام والقیام وان کان ولد نہارا
فیما یناسبہ کالصیام والاولی ان یکون ذالک
الیوم من عدد ایام الشہر بعینہ حتی یطابق قصۃ موسیٰ
علیہ السلام فی یوم عاشورا ترجمہ چاہیئے کہ حضرت
کا شکر ولادت شریف بھی دن ولادت شریف کا بعینہ تلاش کیا
جاوے پس اگر حضرت شب کو تولد پائے ہین پس چاہیے کہ وہ
عبادت شکریہ ادا کیا جاوین جو مناسب شب کے ہووین جیسا
کھانا کھلانا اور نماز ادا کرنا اور حضرت دنکو تولد ہوے ہین تو عبا
دات شکریہ وہ ادا کئے جاوین جو مناسب دن کے ہووے
مثل روزہ کے اور ضرور ہے کہ وہ روز مہینے کی تاریخ بھی
وہی اختیار کیا جاوے کہ جس تاریخ مین حضرت تولد پائے ہین
تاکہ مطابق ہووے قصہ موسیٰ علیہ السلام کو یوم عاشورا مین
یعنے جبکہ موسیٰ علیہ السلام کو نجات فرعون سے یوم عاشورا ہوی
تو موسیٰ علیہ السلام اوسکی خوشی اور شکریہ مین ہر سال یوم عا
شورا روزہ رکھتے انتہی ایضاً اوسی کتاب مین تحریر ہے اور
شیخ ابن الرصاع نے تذکرۃ المحبین مین لکھا ہے من اداب
المحب لھذا النبی الکریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم
ان یکون معظما لیلتہ میلادہ وللیوم الذی ظہر فیہ فینبغی

لکل شایق ومحب ان یظہر السرور والبشارۃ فی الیلۃ و
صبیحتہا ویمنع اہلہ واولادہ مما امکن لہ بحصول برکتہا
وید خل السرور علیہم ویعلمہم انہ انما جعل ذالک محبتہ
لتلک اللیلۃ وسرورہا واعتناء بفضلہا وبیبن انہا
الشرف اللیالی عند اللہ انتہی ترجمہ اداب سے محب
کریم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے یہ ہے کہ وہ تعظیم کرے شب
میلادکو حضرت کے اور اوس روزکو جسمین حق تعالی نے حضرت
کو ظاہر کیا پس چاہیے کہ ہر شایق اور محب کو کہ خوشی اور
بشارت ظاہر کرے اوس شب مین اور صبح کو اوس کے
اور نفع پہنچاوے اپنے اہل وعیال کو واسطے حصول برکت
اوس شب کے اور معلوم کراوئے اونکو کہ اوسنے یہہ کام
واسطے محبت اور خوشی اوس شبکے اختیار کیا اور واسطے
تعظیم اور تکریم اوس شبکے اون امور کے جانب متوجہ ہو
اور بیان کرے کہ وہ شب سب شبون مین افضل ہے حق تعالی
کے نزدیک انتہی ایضًا اوسی کتاب مین سے اور حافظ جلال
الدین سیوطی نے وظایف الیوم واللیلہ مین فرمایا وعمل
المولد کل سنۃ فی ربیع الاول استبشارًا وسرورًا
بمولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن محمود انتہی
ترجمہ اور عمل مولود کا ہر سال ربیع الاول مین واسطے خوشی
اور بشارت تولد شریف حضرت کے بہتر اور پسندیدہ ہے انتہی
اوسی کتاب مین سے اور شیخ الامام برہان الدین بطوسی نے

موعد الکرام مین لکھا ہے حق علی کل انسان من امتہ و
الداخل فی ملتہ التشمیر لھذا المولد السعید فی کل
عام جدید واولی ما کان ھذا التشمیر فی ھذا
الشھر الطاھر فیہ انتہی ترجمہ حق ہے اوپر ہر انسان
کے امت سے آپکے اور وہ جو آپکی امت مین داخل ہین مشہور کرنا
اوس روز تولد مبارک کو ہر سال مین اور بہتر یہ شہرت مولود
شریف کی اوس ماہ مین کہ جسمین آپ تولد پاے ہین انتہی ایضاً
اوسی کتاب مین ہے اور علامہ قسطلانی نے شرح مواہب
اللدنیہ مین لکھا ہے فرحم اللہ امراءً اتخذ لیالی شھر مولدہ
المبارک اعیاداً لیکون اشد علۃ علی من فی
قلبہ مرض داعی داءٌ ترجمہ پس رحم کرے حق تعالی اوس
شخص پر جسنے اپکی شب مولود کو عید ٹھرایا تا کہ ہووے
جسکے دل مین مرض صعب اور بیماری سخت ہے سخت ناگوار
انتہی ایضاً اور فتاوی طنبداری مین مذکور ہے لا باس
بالجمعیۃ التی فی کل سنۃ للشیخ الجلیل الکبیر احمد بن
علوان نفع اللہ بہ فان المقصود بہ زیارۃ والقرأت
لہ ترجمہ نہین خوف ساتھ اوس اجتماع کے جو کیا جاتا ہے
ہر سال مین واسطے شیخ بزرگ احمد بن علوان کے حق تعالی
اونکی ذات سے نفع دیوے اسواسطے کہ مقصود اوس سے
اونکی زیارت اور اونکے واسطے قرأت قرآن ہے انتہی ایضاً
فیہ اور اوسی فتاوی مین مسطور ہے لا باس فی یا رف الاو

لیاء فی یوم معروف کذ یارت الشیخ الجلیل الکبیر عیسی
ابن اقبال الهتار فی کل سبت من رجب الفرد و
کذا زیارت الشیخ الجلیل الکبیر ابی الغیث بن جمیل
فی آخر سبت منه وکذ الا باس بزیارت الشیخین
الجلیلین العظیمین الشهیرین محمد ابن ابی بکر الحکمی و
محمد بن حسین البجلی ومن معهما من الاولیاء فی اول
خمسین منه ولا انکار بل تستحب الزیارت هولاء الا
ولیاء ترجمہ نہین خوف ہے ساتھ زیارت اولیاء کے روز
معین مین مانند زیارت شیخ جلیل کبیر عیسی ابن ہتار کے ہر ہفتہ
فرد مین رجب کے ایسا ہی زیارت شیخ جلیل کبیر ابی الغیث بن
جمیل کی آخر ہفتہ رجب مین اور ایسا ہی نہین خوف ہے ساتھ
زیارت دو شیخ جلیلین اور قطبین کے جو مشہور ہین ساتھ محمد بن
ابی بکر الحکمی کے اور محمد بن حسین البجلی کے اور جو ان کے
ساتھ ہین اولیاء سے اول پنجشنبہ مین رجب کے اور نہ انکار
ہے بلکہ اون اولیاء اللہ کی زیارت مستحب ہے ایضاً فیہ اور
مجموع الروایات مین مذکور ہے ان اراد ان یتخذ
الولیمۃ فلیتخذ بادر اک یوم موتہ ویحتاط فی الساعۃ
التی نقل فیھا روحہ لان ارواح الموتی یاتون فی ایام
الاعراس فی کل عام فی ذالک الموضع فی تلک الساعۃ
فینبغی ان یطعم الطعام والشراب فی تلک الساعۃ
فان ارواحھم یفرحون بذالک ویدعون لھم

او علیھم انتہی ترجمہ اگر کوئی ارادہ ضیافت کا کرے پس ٹھراوے اسکو ساتھ یا اپنی روز وفات میت کے اور احتیاط کرے بیچ اوسی ساعت کے کہ جسمین روح اوسکی پرواز کی ہے اسواسطے کہ ارواح اموات کے اوس ساعت مین آتے ہین پس چاہیے کہ کھانا اور پینا اوس ساعت مین کھلاوے اور پلاوے اسواسطے کہ اونکے ارواح اوس سے خوش ہوتے ہین اور اونکو دعا دیتے ہین ورنہ اونکو بد دعا دیتے ہین ایضا فیہ اور شیخ احمد بن محمد الفاروقی نے توضیح الہدی باعمال التقی مین مسطور کیا وفی بعض الکتب اذا اراد ان یتخذ الوضیمۃ ینبغی ان یجتہد بادراک یوم موتہ ویحتاط فی الساعۃ التی انتقل روحہ فان ارواح الموتی یاتون فی ایام الاعراس فی کل عام فی ذالک الموضع ملک الساعۃ وینبغی ان یطعم الطعام والشراب فی ملک الساعۃ فان ذالک یفرح ارواحھم وان فیہ تاثیر ابلیغا فاذا اراد شیئا من الماکولات والمشروبات بسرون ویدعون لھم والا تحزنوا علی ذالک ودعوا علیھم ترجمہ اور بعضے کتب مین ہے جسوقت کہ ارادہ کرے کہ تیاری طعام کرے چاہئے کہ کوشش کرے پانیمین روز وفات میت کے اور احتیاط کرے اوس ساعت مین کہ جسمین روح میت کی بدن سے نقل کی اسواسطے کہ ارواح میت آتے ہین ایام عرس مین ہر سال اوس موضع مین اوسوقت اور چاہیے کہ کھلاوے اور پلاوے اوس ساعت مین اسواسطے کہ یہہ

بات اونکی ارواحکو خوشی کرتی ہے اور تحقیق کہ اوسمین تاثیر بلیغ
ہے پس جسوقت کہ ارادہ کوئی کھلانے کا اور پلانے کا وقت
رحلت مین اونکے کرے پس وہ اموات اوسنے خوشی ہوتے
ہین اور اونکے واسطے دعا دیتے ہین ورنہ اونکو بددعا دیتے ہین
اور غمگین ہوتے ہین ایضاً فیہ اور شیخ عبدالحق دہلوی نے ما
ثبت بالسنہ فی الایام والسنہ مین لکھا ہے فان
قلت ہل لہذا العرف الذی شاع فی دیارنا فی حفظ
اعراس المشایخ فی ایام وفاتہم اصل فان یک عندک
علم بذالک فاذکرہ قلت سائلت عن ذالک شیخنا
الامام عبدالوہاب المتقی المکی فقال ذالک من
طرق المشایخ وعاداتہم ولہم فی ذالک نیات
قلت کیف تعیین ذالک الیوم دون سایر الایام قال ولہ
نظائر کما فعلہ بعض المشایخ بعد الصلواۃ والاکتحال
یوم عاشورا فانہ سنۃ علی الاطلاق قبل عتلہ من
جہۃ الخصوصیۃ ثم قال وذکر بعض المتاخرین من
مشایخ العرب ان الیوم الذی وصل الی جناب العزت
وخطائر القدس یرجی من الخیر والبرکۃ والنورانیۃ
اکثر واوفر من سائر الایام ثم اطرق ملیا ثم رفع راسہ
فقال لم یکن فی من السلف شیئی من ذالک وانما
ہو من مستحسنات المتاخرین واللہ اعلم ترجمہ پس اگر
کہے تو آیا اسواسطے اس عرف کے جو شایع ہمارے ملک مین

سے ہے محافظت اعراس مشائخین ہین اونکے ایام وفات مین کچھہ اصل ہے پس
اگر تجھے کچھ معلوم ہوا اس باب مین تو بیان کرکہو نگا مین کہ مین نے اس امر
مین اپنے شیخ امام عبد الوہاب متقی مکی سے پوچھا انہون نے کہا کہ یہہ امر
مشائخین کے طریقون اور اونکے عادات سے ہے اور مشائخین کے واسطے
اسمین نیتین ہین کہا مین نے کسطور سے معین کرنا اس روز کا سوا اور
ایام کے کہے انہون نے اور اوسکے واسطے بہت مثالین ہین جیسا کہ مصافحہ
بعضے مشائخین کا بعد نماز کے اور سرمہ لگانا روز عاشورا کا پس وہ
سنت ہین علی الاطلاق بدعت ہین باعتبار خصوصیت کے پھر کہے شیخ علی
متقی نے کہ ذکر کرے بعضے متاخرین عرب نے کہ جو روز کہ اولیاء اللہ
جناب عزت اور مقام قدس مین داخل ہوے اوس روز مین امید خیر
برکت اور نورانیت اور دنون سے زاید ہے پھر تہوڑی دیر تامل کرکے
سر کو اپنے بلند کرکے کہے کہ یہہ زمانہ سلف مین نہین تھا بلکہ یہہ امور خیر
نکالے ہوے متاخرین کے ہین واللہ اعلم انتہی ایضا فیہ اور یہی توضیح
الہدی مین مسطور ہے قال المشایخ والعلماء ینبغی للزایران یراعے
وقت وصاله خصوصا صاحب یوم العرس فان له تاثیرا بلیغا وانهم
قد وجد وانی الزیارة فی هذ الوقت فوائد باطنیة ومبرکات
وکرامات ظاهرة اکثر ما وجد وافی حال حیوتهم وبهذا قال
الشافعی رحمه الله علیه قبر موسی الکاظم التریاق المجرب وکان
الشیخ ابو عبد الله التوری یقول اذا کانت الرحمة تنزل عند ذکر
هم فما ظنك بمواطن اجتماعهم علی ربهم ویوم قدومهم علیه
بالخروج من هذه الدار الفانیة المملوة بالمحن والشدایل وهو

قربهم من ربهم فارغين عن العلايق البشريه والوساوس
النفسانية والهوجس الشيطانية فزيارتهم في ذالك الوقت
تهيئة لهم وتعرضهم لما يتجدد لهم من نزول الرحمة وحصول
زيادة القرب عن ربهم فهي اذن مستحبة ان سلمت من
محرم ومكروه ترجمه لکھے مشايخ اور علماء نے چاہیے زيارت
کرنیوالیکو کہ رعايت کرے وقت وصال کو ولی کے خصوصًا روز
عرس مين پس تحقيق کہ اوس روز کو تاثير بليغ ہے اور تحقيق وہ
لوگ پاتے ہين اوسوقت کی زيارت مين فوايد باطنيه اور برکات اور
کرامات ظاہرہ اکثر اوس سے جو حال حيات مين اونکے پاتے تھے اور
اوسی سبب سے کھے امام شافعی رحمتہ اللہ عليہ نے قبر موسی کاظم
رضی اللہ عنہ کی ترياک مجرب ہے اور شيخ ابو عبد اللہ نوری کہتے ہين کہ
جسوقت کہ رحمت الہی وقت ذکر اوليا اللہ کے نازل ہوتی ہے پس کيا گمان
ہے تيرا ساتھہ مقامات اجتماع اونکے اور حاضر ہونے اونکے پاس
حق تعالی کے اور روز نکلنے اونکے اس دار فانيه سے جو بھرا ہوا ہے محنتو
اور تکليفو نسے وہ قرب اون لوگون کا پروردگار سے اپنے اوس حالت
مين کہ وہ خالی ہين علايق بشريہ سے اور وساوس نفسانيہ سے اور علايق
شيطانيہ سے پس زيارت اونکی اوسوقت مين مہيا ہونا ہے اونکی خدمت
مين اور پيش آنا ہے اوس چيز کو جو اونکے واسطے ہر آن نئی نئی شان
کے نزول رحمت اور حصول زيادت قرب الہی سرفراز رہتا ہے پس وہ
زيارت اس وقت مين مستحب ہے جسوقت کہ سلامت رہے حرام اور
مکروہ سے انتہی ايضًا فيه و فی تفسير الدر تحت قوله تعالی سلام

علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار۝ اخرج ابن المنذر و ابن
مردویہ عن انس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ والہ وسلم کان یاتی احد کل عام ویسلم علی قبور
الشہداء و یقول سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار۝
واخرج ابن جریر عن محمد بن ابراھیم قال کان النبی
صلی اللہ علیہ والہ وسلم یاتی راس کل حول و یقول
سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار و ابوبکر و عمر
و عثمان و علی رضی اللہ عنہم کانو یفعلون کذالک و
روی ان فاطمۃ رضی اللہ عنہا کانت تاتی قبر حمزۃ ابن عبد
المطلب رضی اللہ عنہ فی کل عام فترم انتہی ترجمہ
اور تفسیر درمین تحت قول حق تعالی کے سلام علیکم بما صبرتم فنعم
عقبی الدار کے مرقوم ہے روایت کئے گئے ابن منذر نے انہون
نے ابن مردویہ سے انہون نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول
اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آتے شہداء احد کو ہر سال اور سلام کرتے اوپر
قبور شہداء کے اور کہتے کہ سلام ہے اوپر تمہارے بسبب صبر کرنے
تمہارے پس بہتر ہے دار آخرت اور روایت کئے ہین ابن جریر نے
محمد ابن ابراہیم سے کہے انہون نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم
کہ آتے ہر سال کے شروع مین قبور شہداء احد پر اور کہتے کہ سلام ہے
اوپر تمہارے الخ اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم
بھی ایسا ہی کرتے اور روایت کیا گیا ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہر
سال مین قبر حمزہ رضی اللہ عنہ پر آتے اور مرمت قبر کی کرتے ایضاً فیہ

اور شیخ عبدالحق دہلوی نے ماثبت بالسنتہ مین تحریر فرماے
قلہ فی ہذہ الروایت یکون عرسہ تاسع ربیع الآخر وھذا
ھوالذی اورکنا سیدی الشیخ العارف الشیخ عبدالو
ھاب القادری الحنفی المکی خانہ قدس سرہ کان یتحافظ
فی یوم عرسہ رضی اللہ عنہ ھذا التاریخ اما اعتمادا
علی ھذہ الروایۃ او علی مارائ من شیخہ الکبیر علی
المتقی او من غیرہ او من المشایخ رحمۃ اللہ علیہم انتھی
ترجمہ کہا ہین پس ساتھ اس روایت سکے ہوتا ہے عرس شریف جناب
محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کا نوین ربیع الثانی کو اور یہ وہی ہے کہ
ہم نے شیخ عارف شیخ عبدالوہاب حنفی کو جسپر پاے ہین کہ وہ محافظت
عرس شریف حضرت کی اس تاریخ کو کیا کرتے یا اعتماد اوس روایت
پر یا اوسپر جو انہون نے اپنے شیخ کبیر علی متقی کو پایا اونکے سواے
اور مشایخین کو دیکھے رحمۃ اللہ علیہم ایضًا فیہا اور مخزن مین مسطور
ہے حضرت سید محمد بندہ نواز قدس سرہ بروح قطب عالم خواجہ نصیر
الدین قدس سرہ در شب ہزدھم رمضان المبارک بسیار تصدق
کردے واطعام فقراء ومساکین نمودے انتھی ایضًا فیہا اور خزانہ
جلالیہ مین جو ملفوظ حضرت مخدوم جہانیان قدس سرہ ہے مذکور
ہے بیچے از شرایط صدق ارادت اینست کہ بروح کسے کہ اطعام
کند باید کہ در وقت لطیف کہ آن بزرگوار رحلت کردہ بفقرا اطعام نماید
اور مولانا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ انتباہ فی سلاسل او
لیاء اللہ مین تحریر فرمایا اخبرنی سیدی الوالد قال

كنت اصنع فى ايام المولد طعاما صلة بالنبى صلى الله عليه و
آله وسلم فلم يفتح لى فى سنة من السنين شئ اصنع
به طعاما فلم اجد الا حمصا مقليا فقسمته بين الناس
فرائيته صلى الله عليه وسلم و بين يديه هذا الحمص
ترجمہ خبر دئے مجھے میرے والد نے اور کہے کہ مین ایام مین
تولد شریف حضرت کے تیاری کھانیکی کیا کرتا بطریق ہدیہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پس ایک سال مجھے کچھہ میسر نہ آیا کہ مین کچھہ اوس سے
تیاری طعام کرون پس نہین پایا مین مگر نخود بریان پھر مین نے اوس
نخود بریان کو تقسیم لوگو مین کیا پھر دیکھا مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور
روبرو حضرت کے وہ نخود بریان تھے انتہی اس سے بھہ معلوم ہوا کہ وہ نخود
بریان ہی حضرت کے جناب مین مقبول ہوسے اور مقبولیت علامت
اور آثار خلوص عقیدت اور صفائی محبت ہے ایضا فیہ اور مولانا موصوف
نے ہمعات مین تحریر کیا اینجاست حفظ اعراس مشایخ و مواظبت بزیارت
قبر ایشان والتزام فاتحہ خواندن وصدقہ دادن برائے ایشان واعتنائے
تمام کردن بہ تعظیم آثار و اولاد منتسبان ایشان انتہی ایضا فیہ مولانا شاہ
عبد العزیز صاحب اپنے فتوے مین تحریر کیا در تمام سال دو مجلس در خانہ
فقیر منعقد میشود ذکر مجلس مولود شریف و ذکر شہادت حسنین رضی اللہ
عنہما اول کہ مردم روز عاشورا یا یکدو روز پیش ازین قریب چہار صد
یا پانصد کس بلکہ قریب ہزار کس وزیادہ ازان فراہم مے آیند و درود
میخوانند بعد ازانکہ فقیر مے آید مے نشیند و ذکر فضایل حسنین کہ در حدیث
شریف وارد شدہ درمیان مے آید و آنچہ اخبار شہادت این بزرگان

و تفصیل بعض حالات و بد مالی قاتل ایشان وارد شدہ نیز بیان کردہ
میشود و درین ضمن بعض مرثیہ ہا از غیر مردم یعنی جن و پری کہ حضرت
ام سلمہ و دیگر صحابا رضی اللہ عنہم شنیدہ اند نیز مذکور میشود و خوابہائے
متوحش کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما و دیگر صحابا دیدہ اند و دلالت
بر فرط اندوہ بروح مبارک حضرت جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مے کنند مذکور میشود و بعد ازان ختم قرآن و پنج آیت بر ما حضر فاتحہ نمودہ
مے آید اگر شخصی خوش الحان سلام مے خواند یا مرثیہ شروع کند اکثر
حضار مجلس و این فقیر را ہم رقت و بکا لاحق میشود اینست قدریکہ بعمل می آید
پس اگر این چیز ہا نزد فقیر بہمین وضع کہ مذکور شد جایز نمے بود اقدام بران
اصلا نمی کرد باقی مجلس مولود شریف پس حال این اینست کہ بتاریخ دوازدہم
شہر ربیع الاول ہمین کہ موافق معمول سابق فراہم شوند و در خواندن درود
مشغول گشتند و فقیر می آید او لابعضی از احادیث فضایل آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مذکور می شود و بعد ازان ذکر ولادت باسعادت و بعدہ
از حال رضاعت و حلیہ شریف و بعضی از آثار کہ درین آوان بظہور آمد
بمعرض بیان مے آید بعدہ ما حضر از طعام یا شیرینی فاتحہ خواندہ تقسیم آن
بحاضرین مے شود انتہی اور بھی مولانائے موصوف نے تفسیر عزیزی مین
تحت و لیال عشر کے لکھا ہے یہ ہے اول محرم است کہ ایام کربت
و غربت شہدا است و ثواب بیحساب صبر و رنجے کہ در راہ خدا کشیدہ اند
بہ ارواح مقدس آنہا دران دہ ایام نازل مے شود انتہی اور مولانا
رفیع الدین صاحب برادر مولانا شاہ عبد العزیز نے بھی جواز پر فتوی دیا
ہے چنانچہ سوال و جواب یہ ہے سوال بر سر قبر بزرگے در سال

جمع آمدن و آزار روز وفات و عرس قرار دادن باوجودیکہ زمان امر سیال غیر قار است چہ حکم دارد جواب اگرچہ زمان غیر قار و سیال است اما آنچہ باو تقدیر کردہ مے شود زمانرا از شب و روز و ماہ و سال اینہارا شرعاً و عرفاً دورہ مقرر است چون دورہ تمام مے شود باز از سر نو شروع میشود و بہمین حساب رمضان لشہر صوم و ذیحجہ بشہر حج و ہمچنین شہور دیگر در دورہ حکم اتحاد با نظیر او دادہ مے شود چنانچہ در حدیث وارد است کہ یہود عرض کردند در جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کہ حق تعالیٰ نجات موسیٰ علیہ السلام و غرق فرعون درین روز عاشورا کردہ است برائے شکرانہ روزہ مے کریم جناب رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمود انا احق بموسیٰ منکم فصام یوم عاشورا و امر الناس بصیامہ و نیز حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بلال رضی اللہ عنہ را وصیت کردند بصوم یوم دوشنبہ و فرمودند فیہ ولدت وفیہ انزل علی وفیہ ہاجرت وفیہ اموت بنابرین یاد کردن آن تاریخ وان ماہ رسم افتادہ و چون مردمان ازین جہان بمحافظت این رسم گذشتہ اند ایشان را انتظار رسوم و لدیا کسے دیگر اقارب خود مے باشد پس رفع انتظار ایشان فایدہ ایست معتد یہ و بہ علامات و مکاشفہ دریافت شد کہ درچنین روز اجتماع ارواح دوستان در عالم برزخ ہم مے شود پس امداد بدعا و ختم و طعام بدعتی است مباح و وجہ قبح ندارد انتہی پس جبکہ تعین تاریخ کا جواز علماء دین کی تصریح سے مبین ہو چکا اب ہم لکھتے ہین کہ تعین مذکور سنت سے مخالف نہین بلکہ موافق سنت ہے دیکھو نجات موسیٰ

علیہ السلام اور غرق فرعونکے باعث عاشورا کی تعیین ہوی اور
اوس روز کا صوم اولا فرض ہوا بعد ازان صوم رمضان کی
فرضیت سے اوسکی فرضیت منسوخ ہوی اور استحباب اوسکا باقی رہا
اور ولادت اور بعثت کے باعث سے دوشنبہ کی تعیین ہوی اور
اوسکا روزہ مسنون ہوا اور آدم علیہ السلام کی پیدایش اور وفات
وغیرہ کے باعث سے جمعہ کی تعیین ہوی چنانچہ یہہ سب امورات احادیث
صحیحہ سے ثابت ہین پس اس سے ثابت ہوا کہ زمانہین معظم امور
ہونیکے باعث وہ زمانہ اور اوسکے نظیر متشرف ہوتے ہین ملا علی قاری
نے شرح مشکات مین تحت حدیث سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عن صوم الاثنین فقال فیہ ولدت وفیہ انزل علی الخ وا وسلم
کے لکہا ہے فی الحدیث دلالت علی ان الزمان قد یتشرف
بما یقع فیہ وکذا المکان انتہی ترجمہ یہ حدیث کے دلالت ہے اس
بات پر کہ زمانہ کبہی بزرگی پاتا ہے بسبب اوسکے جو چیز کہ اوسمین واقع
ہوتے ہین اور ایسا ہی مکان بھی پس ربیع الاول وغیرہ کے تعیین
کا جواز بہی اوسمین واقع ہوا سو امور معظمہ کے باعث ثابت ہوتا ہے
چنانچہ علماء اعلام جیسے شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانی اور شیخ المحدثین
حافظ جلال الدین السیوطی وغیرہ نے جو رتبہ اجتہاد فی المذہب کا
رکہتے تھے احادیث صحیحہ سے اوسکا استحباب استنباط کیا ہے حافظ
ابن حجر عسقلانی نے حدیث عاشورا کو ذکر کرکے فرمایا فیستفاد منہ فعل
الشکر للہ تعالی بانواع العبادات علی ما من بہ فی یوم معین من
اسداء نعمۃ او دفع نقمۃ ویعاد ذالک فی نظیر ذالک الیوم من کل سنۃ

وای نعمۃ اعظم من نعمۃ مرور ھذا النبی نبی الرحمۃ فی ذالک
الیوم صلی اللہ علیہ والہ وسلم انتہی اسکو ابن حجر مکی نے نعمۃ الکبریٰ
علی العالم مین نقل کیا ہے ترجمہ پس فایدہ لیا جاتا ہے اس حدیث سے
فضیلت شکر حق تعالی کی ساتھ انواع عبادات کے اوپر اوس چیز کے
جو احسان کیا اوسکے ساتھ حق تعالی نے روز معین مین احسان یا دفع بلا
سے اور اعادہ کیا جاتا ہے بیچ مثل اوس روز کے ہر سال سے
اور کونسی نعمت بزرگ تر ہے اوس نعمت سے کہ زیارت اس نبی
کی جو نبی الرحمۃ ہین کیا جاوے صلی اللہ علیہ والہ وسلم انتہی معنہ اسکا لاشہ
کی تعیین پر خود حدیث شریف صراحتہ وارد ہے سید السمہودی
نے وفاء الوفاء مین تحریر کیا روی ابن ابی شیبۃ عن عباد
بن ابی صالح ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان
یاتی قبور الشہداء باحد علی راس کل حول فیقول سلام
علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار قال وجاءھم ابوبکر ثم
عثمان رضی اللہ عنہم فلما قدم معاویۃ ابن ابی سفیان
رضی اللہ عنہما حاجا جاءھم قال وکان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اذا وجہ الشعب قال سلام علیکم بما صبرتم فنعم
عقبی العاملین انتہی ترجمہ روایت کیا ابن ابی شیبہ نے عباد
بن ابی صالح سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہر
سال مین قبور شہداء احد کے پاس آتے اور فرماتے سلام ہے
اوپر تمہارے بسبب صبر تمہارے کے پس بہتر ہے دار آخرت اور
کہے کہ آئے قبور شہداء احد کے پاس ابوبکر اور عثمان رضی اللہ عنہم

پس جسوقت کہ معاویہ ابن ابی سفیان واسطے حج کی آئے قبور شہدا
احد کے نزدیک آئے اور کہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کہ فرماتے جسوقت کہ متوجہ ہوتے شعب احد کے جانب
سلام ہے اوپر تمہارے بسبب صبر تمہارے پس بہتر ہے ثواب
عمل کرنیوالونکا انتہی رد المحتار مین شرح لباب المناسک سے نقل
کیا ہے ویستحب ان یزور شہداء احد لما روی ابن ابی
شیبۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یاتی قبور
الشہداء علی راس کل حول فیقول سلام علیکم بما صبرتم
فنعم عقبی الدار ترجمہ اور مستحب ہے زیارت شہداء احد
کے واسطے کہ روایت کیا ابن ابی شیبہ نے کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تھے کہ آتے قبور شہدا اوپر ہر سال پھر کہتے کہ سلام ہے
اوپر تمہارے بسبب صبر تمہارے پس بہتر ہے دار آخرت انتہی اور
ابن حجر مکی نے حسن التوسل مین شہداء احد کی زیارت کو جاوین
تو وہی دعا پڑہا کرے استدلال کیا ہے پس یہہ حدیث متعدد طرق سے
وارد ہونا اور حنفیہ اور شافعیہ اس سے استدلال کرنا اس حدیث
کی صحت پر دلیل قوی ہے اور اوسمین سالانہ پر تصریح ہے پھر جب
سالانہ کی تعیین صحیح حدیث سے ثابت ہوئی تو اوسکا انکار محض لغو
ہے فافہم والا تکن من الممترین فتح الحق کے مضامین
یہان تمام ہوئے شاہ محی الدین دیلوری نے فصل الخطاب مین
لکہے ہین کہ یہہ حدیث یعنے یاتی قبور الشہداء علی راس کل حول کتاب
ابن جبیر مین موجود ہے اور چونکہ کتاب ابن جبیر مین سب قسم کے

حدیثین موجود ہین اور کتاب مذکور صحاح ستہ سے بھی ہنین اسواسطے اس حدیث کو اکثر علما ضعیف کہتے ہین پھر بعد چند سطور کے شاہ صاحب موصوف لکھتے ہین کہ اکثر علماء حدیث ابن حبیر را ضعیف گفتہ اند و حدیث ضعیف در فضایل اعمال معتبر است کما فی شرح سفر السعادۃ و در المختار بنا بران محبوب الٰہی شیخ نظام الدین بداؤنی و قدوۃ الاولیا شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی و زبدۃ العرفا خواجہ بندہ نواز سید محمد گیسو دراز و ولی کامل مکمل شیخ بہاء الدین ذکریا و دیگر اولیا وعلماء این بلاد و اکثر دیار برای اداے حقوق آبا و اجداد و شیخ و استاد اہتمام بر فواتح و اعراس داشتہ اند قدس اسرارہم انتہی سوط الرحمن علی قرن الشیطان مین مسطور ہے مولوی رفیع الدین نے رسالہ نذور و قرأت اولیا مین لکھا ہے قسم دیگر آنکہ حاکم یا زمیندار براے صلہ و بر ارواح میت و بہ نیت خوشنودی در رضاے بہ یکے علی التعیین بدہد و یا بطریق ہدیہ سالانہ و فصلانہ بنام آن فقرا سازد و این قسم نیز جایز است بنا بر حمل بر آنکہ جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم از طعام و لحم نزد صدایق حضرت خدیجۃ الکبرا رضی اللہ عنہا مے فرستادند انتہی ایضا فیہ مولانا عبداللہ گجراتی کہ از اعاظم علماء و صلحاے وقت خود و معاصر شیخ عبدالحق دہلوی اند در وصیت نامہ خود نوشتہ تقییدات و تحقیقات در اوضاع و تراکیب ماکولات و تعینات در مقررات تفاتحہ ہاے بزرگان از اتفاق و رسوم صالحہ است چراکہ معمول مشایخ کرام و اولیاء عظام است کسانیکہ کمال ظاہری و باطنی ایشان متفق کافہ اسلام است مقیدبران بودہ

اند و حکم کردہ اند بلکہ بعضے از تراکیب کذائیہ مشہور ہ کہ فاتحہ و نماز
فلان بزرگ باین طور و برای چیز باید در رسایل و اوراد اکابر ہم
بنظر آمدہ مثل ترکیب توشہ اصحاب کہف وغیرہ کہ اصل لم معلوم نیست
فاما نقل بران مناسب است کہ داخل تجربیات در رق کہ این قسم تخصیصات
الطریق صحیحہ مرویست و فرقے نیست بیان آن و این در ظہور برکات و اثار
درین تخصیصات از یقینیات است مثل تجربیات در تفسیر عزیزی در خواص
سورہ بقرہ نوشتہ کہ از خواص مجربہ این سورہ است کہ در ہنگام برآمدن
آبلہ ہاے اطفال کہ آنرا چیچک خوانند وقت صبح ناشتہ ناشکستہ این سورہ
را بتجوید و ترتیل بحضور طفلی کہ خواندہ دم کند و طفل ہم ناشتا ناشکستہ باشد
بفضل الٰہی آن طفل را دران سال چیچک نہ براید اگر براید سہل و آسان
گردد و آسیبے باو نرسد لیکن شرط آنست کہ وقت شروع قرأت
آن دو نیم پاؤ برنج با شکر و چھوہارات بقدر حاجت مستحقے را در ہمان مجلس
بخوراند و بغیر زاہد خدا بدہد آن مستحق بحضوری قاری و طفل نبود بخورد

سیف الجبار بیچ قول عبد الوہاب نجدیکا اور جواب علمائے مکہ
جو اوسکے رد میں باب نیازات میں سے ہے تحریر کیا جاتا ہے قال النجدی
قال اللہ تعالیٰ وقالوا ھذہ انعام وحرث حجر لا یطعمہا الا من نشاء
بزعمہم وانعام حرمت ظہورہا وانعام لا یذکرون اسم اللہ
علیہ افتراء علیہ سیجزیہم بما کانوا یفترون ھذا بیان ما
علیہ الناس فی زماننا فانہم یخصصون الاکلین فی نذور
ہم وصدقاتہم ویحجرون بعضا کما لا یطعمون طعام الصد
قۃ للحداد بغیر من ہو فی سلسلۃ ارادتہ ویخصصون نذور

یذبحه وما یجعلونه للعبید و من یخصصونه لاولاده ویجعلون
بعض الانعام لغیر الله ویقولون هذه لمحمد وعلی وغیرهما
ولا یذکرون اسم الله علیها ویقولون هو لله ترجمہ کہا
نجدی نے کہا حق تعالی اور کہتے وہ لوگ کہ یہ چارپاۓ ہین اور زراعت
کہ ممنوع ہے اوسکا کہانا عام لوگونکو نہین کہلاوینگے اوسکو مگر اون
لوگون کو کہ چاہین اپنے زعم مین اور چارپاۓ ہین کہ حرام کئے گئے
پشتین اونکی اور چارپاۓ ہین کہ نہین یاد کرتے ہین نام اللہ کا
بباعث بناوٹ کے اللہ پر قریب ہے کہ جزا دیوینگے ہم اونکو بسبب بناوٹ
اونکے یہ بیان ہے اوس حال کا جسپر لوگ ہین ہمارے زمانہ مین
پس وہ لوگ تخصیص کرتے ہین کہانے والونکی اپنے نذرونمین
اور صدقات مین اور منع کرتے ہین بعض کو جیسا کہ نہین کہلاتے
ہین طعام صدقہ صداد کا اور نہین دیتے ہین اونکو جو اونکے سلسلہ
ارادت مین شریک نہین اور تخصیص کرتے ہین اونکے مریدین کی
اور وہ صدقات جو کرتے ہین اوسکو واسطے عید وغیرہ کے تخصیص
کرتے ہین اونکی اولاد کو اور گردانتے ہین بعض چارپاؤن کو واسطے
غیر اللہ کے اور کہتے کہ یہ واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور علی
رضی اللہ عنہ اور غیرہما کے ہے اور نہین یاد کرتے ہین نام اللہ کا
اوسپر اور نہین کہتے ہین کہ یہ واسطے اللہ کے ہے انتہی جواب
علماء مکہ قالوا ایها الجاهل معنی الایة ان المشرکین قالوا هذه
الشاة التی ماجعلوا لالهتهم انعام وحرث حجر ای حرام
لا تطعمها الا من نشاء یعنی خدم الاوثان والرجال دون

السائبة والانعام حرمت ظهورها يعني البحائر وامثالها لا يذكرون اسم الله عليها في الذبح وانما يذكرون آلهتهم افتراء عليه بان الله امرهم بذلك سيجزيهم بما كانوا يفترون فكيف يكون بيان الحال من لم يعتقد الانبياء والاولياء الها ولم يجعل الانعام لآلهتهم ولم يقولون ان الله حرمها ويذكرون اسم الله عليها في الذبح اما تخصيص الاكلين في النذور ونحو الصدقات فباختيار الناذر والمتصدق والصدقة للميت تبلغه وتنفعه ويسرّبه فاكل حبيبه ومنتسبيه يكون سببا لمزيد سروره فالتخصيص لهذا السبب اولغيره من غير ان يقال انه حكم الله تعالى لا يدخل في حكم الآية الم تسمع ما قالت عائشة رضي الله عنها ما غرت على احد من نساء النبي صلى الله عليه وسلم ما غرت على خديجة وما رأيتها قط ولكن كان يكثر ذكرها وربما يذبح الشاة ثم يقطعها اعضاء ويبعثها في صدائق خديجة اخرجه الشيخان ترجمہ لکھے علماء مکہ نے کہ اسے جاہل معنی آیتہ کی یہ ہے کہ مشرکین نے لکھے اور اشارہ کئے طرف چار پائے اور زراعت کے کہ یہ حرام ہین کہ نہ کھاویگا اوسکو مگر ہم جسکو چاہین یعنے خادم بت اور مرد لوگ سوائے عورتون کے اور چار پائے ہین کہ حرام ہے سوارے اونکے یعنے سانڈ سے اور شل اوسکے کہ نہین یاد کرتے ہین نام اللہ کا اوسپر وقت ذبح مین بلکہ یاد کرتے اپنے بتونکو بسبب بناوٹ کے اللہ پر کہ اللہ تعالیٰ ایسا حکم کیا پس قریب ہے کہ حق تعالیٰ اونکو

بناوٹ کی اونکو جزا دیویگا پس کیسی ہوگی یہہ آیتہ بیان اوس شخص کے
حال کی جسنے انبیاء اور اولیاء کو معبود نہین اعتقاد کیا اور نہین گردانا چارپاے اور زراعت کو اپنے معبودان اور بتونکے واسطے اور نہین کہے
کہ حق تعالی اونکو حرام کیا اور یاد کرتے ہین نام اللہ کا وقت ذبح مین اوپر
لیکن خاص کرنا کھانے والونکا نذورمین اور صدقات مین پس بسبب اختیار
کرنے نذر کرنے والے اور صدقہ دینے والے کے ہے اور صدقہ واسطے
میت کے پہونچتا ہے اور اوسکو نفع دیتا ہے اور میت اوس صدقہ سے
سے خوش ہوتا ہے پس کھانا دوست اور منتسب میت کا باعث زیادتی
خوشی اوسکی ہوتا ہے پس خاص کرنا اس سبب سے یا بغیر اس سبب کے سواے
اس امر کے جو کہا جاوے کہ یہہ حکم اللہ کا ہے نہین داخل ہوتا ہے حکم
آیتہ مین آیا نہین سنا تونے جو کہی عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہ نہین
غیرت کی مین نے بیوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جسقدر کہ خدیجتہ
الکبری رضی اللہ عنہا پر مین غیرت کی اور حال آنکہ مین نے اونکو کبھی
نہین دیکھی ولیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اونکا ذکر کیا کرتے اور
بیسا اوقات بکری ذبح کرتے پھر اوسکے اعضا الگ کرکے دوستہاے
خدیجتہ الکبری رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجتے روایت کیا اس حدیث کو
بخاری اور مسلم نے انتہی اس دیار مین جو طریقہ فاتحہ بزرگان دین کا
یہہ جاری ہے کہ کھانا سامنے رکھکر فاتحہ اور سورے اور درود
پڑھتے ہین اس بات مین فرزند قاضی الاسلام قاضی الملک نے کتاب
فتح الحق مین لکھا ہے کھانا سامنے رکھکر قران شریف کے سورے
وغیرہ پڑھنا جایز ہے اوسمین شرعا کچھہ قباحت نہین شیخ شہاب الدین

سہروردی قدس سرہ نے **عوارف المعارف** مین لکھا ہے

وکان بعض الفقراء عند الاکل یشرع فی تلاوۃ سورۃ من القرآن

یحضر بذالک الوقت حتی تتنعم اجزاء الطعام بانوار اللہ کذا انتہی

ترجمہ اور تھے بعضے فقراء کہ وقت کھانیکے کوئی سورہ قران کا شروع

کرتے حاضر کرتے اپنے وقت کو اس سے تاکہ اجزاء طعام انوار

ذکر سے منعم ہووین اور مولانا شاہ عبد العزیز صاحب نے فتوی مین

تحریر کیا ہے دوم ہیئت اجتماعیہ مردم کثیر جمع شوند و ختم کلام اللہ

مے کنند و فاتحہ بر شیرینی یا طعام نمودہ تقسیم درمیان حاضرین نمایند

این معمول زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم و خلفاء راشدین نبود

اگر کسے این طور کند باک نیست زیرا کہ درین قسم قبح نیست بلکہ فائدہ

احیاء و اموات را حاصل می شود اور شاہ صاحب دوسرے فتوے

مین لکھتے ہین کہ بعد از ان ختم قران و پنج آیۃ خواندہ بر ما حضر یا شیرینی

خواندہ تقسیم بحاضرین مجلس می شود انتہی تا نیا ہم نصوص شرعیہ

سے کھانا سامنے رکھکر قرآن شریف کے سورہ وغیرہ پڑہنے کا جواز

ثابت کرتے ہین امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے **در التنظیم فی فضا**

یل قران العظیم مین تحریر فرمایا ہے **سورۃ قریش عن**

قراء علی طعام یخاف منہ امن وکفی وجع الکلیتین ترجمہ

سورہ قریش کو جتنے اوس کھانے پر پڑہا کہ اوس سے اوسکو

خوف ہے امن پاویگا اور کفایت کریگا درد گردہ کو امام نووی نے

اذکار مین تحریر فرمایا ہے روینا فی کتاب ابن السنی عن

عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما عن النبی

صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول فی الطعام اذا قرب الیہ اللہم
بارک لنا فیما رزقتنا وقنا عذاب النار انتہیٰ ترجمہ یعنے تھے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے وقت طعام کے جبکہ حضرت کے نزدیک
آتا اے حق تعالیٰ ہمارے واسطے برکت دے اور نگہ رکھ ہمکو
عذاب آتش سے اور شیخ شہاب الدین احمد الشرجی الحنفی نے کتاب
مائۃ الفوائد مین تحریر کیا ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
من قال عند اول الطعام اللہم بارک لنا فیما رزقتنا وقنا
عذاب النار لم یضرہ ذالک ولو یک فیہ انتہیٰ ترجمہ یعنے فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسنے کہا نزدیک اول طعام کے اللہم بارک
لنا الخ تو نہین ضرر دیگا اور برکت دیئے جاوینگی اوسکو اور شیخ شہاب
الدین سہروردی نے عوارف المعارف مین تحریر کیا ہے
ومما یذھب داء الطعام المغیر لمزاج القلب ان ید عوا فی
اول الطعام ولیسئل اللہ ان یجعلہ عونا علی الطاعتہ ترجمہ
اور منجملہ اوس سے جو لیجاتی ہے بیماری کو طعام کے یہ ہے کہ دعا کرے
اول طعام مین اور سوال کرے اللہ تعالیٰ کے پاس کہ گردانے اوسکو
مددگار طاعت پر اور قسطلانی نے مواہب اللدنیہ مین لکھا ہے
روی البخاری فی تاریخہ عن عبد اللہ بن مسعود من
قال حین یوضع الطعام بسم اللہ خیر الاسماء فی الارض
وفی السماء لا یضر مع اسمہ داء اجعل فیہ رحمتہ وشفاء علم
یضرہ ما کان انتہیٰ ترجمہ روایت کیا امام بخاری نے اپنی تاریخ
مین عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہون نے کہا جسنے کہے

جسوقت کہ رکھا جاوے طعام بسم اللہ خیر الاسماء الخ اوسکو وہ طعام ضرر
نہین دیگا غور کرو کہ طعام پر سورہ پڑھنا اور اوسکا ثواب ارواح کو پہنچنے
کے لئے دعا کرنا بھی جایز ہوا اوسکا انکار غیر مسموع ہے معہذا احدیث
شریف مین وارد ہوا کل امر ذی بال لم یبدء بالحمد للہ فھو اقطع
ترجمہ جو امر کہ شان دار ہو اور ابتدا اوسکی اللہ کے حمد سے نکیا جا
وے پس وہ مقطوع البرکت ہے امام نووی وغیرہ ائمہ نے اس
سے استدلال کرکے ہر امر مہم کی ابتدا مین حمد کرنا سنت ہونے پر
تصریح کئے ہین پس ہم کہتے ہین کہ کھانیکا ثواب ایصال ارواح کرنا بھی
اسمین داخل ہے اور اوسکی ابتدا مین حمد کرنا بھی مندوب ہے اور
سبب برکت کا ہے تو ابتدا سورہ فاتحہ سے کرنا جو وہ بھی حمد ہے
اللہ اولی واکمل ہے اور اوسمین جب فقدان شرط نہین تو کھانا سامنے
رکھنے مین بھی مجذور نہین پس امر مسنون کی عموم جو افراد کہ شامل تھے
ایک فرد خاص کو غیر جایز زعم کرنا باطل ہے فلا یعبأ بہ انتہی
مولانا شاہ عبد العزیز صاحب علیہ الرحمہ اپنے فتوے مین تحریر
فرماتے ہین طعامیکہ بر ان نیاز حضرت امامین علیہ السلام می نمایند
و بران فاتحہ و درود خوانند متبرک است و خوردن بسیار خوب است
اور مولوی اسحاق دہلوی بھی اپنے فتوے مین لکھا ہے طعامیکہ بران
نیاز حضرت امامین علیہما السلام می نمایند و بران فاتحہ وقل و درود
میخوانند متبرک میشود و خوردن آن خوب است انتہی مضمون فتح الحق
سیف الجبار مین لکھا ہے اور بھی مولوی رفیع الدینصاحب
سے استفتا اس باب مین ہے سوال تخصیص ماکولات در فاتحہ

بزرگان مثل کھچڑا ور فاتحہ امام حسین رضی اللہ عنہ و توشہ در فاتحہ
شیخ عبدالحق وغیر ذالک چہ حکم دارد جواب فاتحہ و طعام کہ
بے شبہ از مستحبات است وتخصیص کہ فعل مخصص است باختیار او ورواست
کہ باعث منع نمی تواند شد این تخصیصات از قسم عرف و عادت
است کہ بمصالحہ خاصہ و مناسبتے حقیقتاً ابتداء بظہور آمدہ رفتہ رفتہ
شیوع یافتہ در حق کھچڑہ صاحب در مختار وصاحب غنیہ و دیگر
فقہا تصریح نمودہ اند وتخصیص آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم ذبح
جانور و تقسیم گوشت آن بصدایق خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کہ
بطریق صحیح ثابت است واللہ اعلم بالصواب انتہی کتاب
انوار الرحمن لتنویر الجنان مین تحریر ہے در کتاب اور جند بہی
ملا علی قاری کہ محدث معتبر است مرویست قال کان یوم الثالث
عن وفات ابراہیم بن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاء ابو
ذر عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معہ تمر یابسۃ ولبن
الناقۃ وخبز الشعیر فوضعہا عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فقرء الفاتحہ مرۃ وسورۃ الاخلاص ثلاث مرات وقرا اللہم
صل علی محمد انت لہا اہل وھو لہا اہل فرفع یدیہ ومسح
وجہہ فامرہا فیہ ان یقسمہا وقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ثواب ھذہ الاطعمۃ لابنی ابراہیم ترجمہ تیسرے
روز وفات ابراہیم فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
کے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
کی خدمت مین خرمائے خشک اور شیر و نان جو حاضر کئے

اور اوسکو حضرت کے نزدیک رکھ دئے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایکبار سورہ فاتحہ اور تین بار سورہ اخلاص پڑھکر یہہ صیغہ درود کا پڑھے اللھم صل علی محمد انت لھا اھل الخ پھر حضرت نے دست شریف اپنے بلند فرمائے اور اوسکو اپنے چہرہ شریف پر ملے اور حکم فرمائے کہ جو کچھ اوسمین ہے اوسکو لوگونمین تقسیم کردین اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ثواب اس طعام کا واسطے میرے فرزند ابراہیم کے ہے ایضاً انوار الرحمن مین تحریر ہے آنچہ می گوید کہ اموات لیاقت تملک ندارند تا چیزے نذور وصدقات بگیرند این صفہا اینقدر تامل نمی کنند کہ حق تعالی محتاج نذور وزکوات وصدقات است کہ براے خود خمس ونذور وصدقات وکفارات مقرر ساختہ مقصود از ان غربا پروری وفقیر نوازیست وہمچنین انبیا واولیا در انظر بر نفع رسانی خلایق است نہ فایدہ ذاتی خود بیش خود بلکہ دران نفع فقرا ومساکین است وخدا ورسول خدا آن را جاری کردہ باشند گمان شرک دران شومی نفس نافہمان است انتہی بجہ کلام مولانا کا شعر یہ سر دقیق ومثمر بثمرہ لطیف ہے یعنے اولیاء اللہ کو جیسا اور بناء مثل اپنے فریق نجدیہ وہابیہ کے جانتے ہین اور یہہ نہین سمجھتے کہ وہ لوگ ہین کہ ذاتاً اور صفاتاً فانی بذات حق وصفات حق ہین اور متخلق باخلاق الٰہیہ ہو گئے ہین نہ حیات اون لوگونکی مثل حیات ہمارے ہے نہ حیات اونکی مثل ممات ہمارے ہے حالت ممات بھی وہ لوگ زندہ ہین بلکہ اونکو حالت حیوات سے بھی قدرت عالم برزخ مین زاید حاصل ہے شاہ ولی اللہ صاحب نے کتاب

حجۃ اللہ البالغہ میں لکھتے ہیں فاذا مات انقطعت العلاقات
ورجع الی مزاجہ فیلتحق بالملائکۃ وصار منھم والھم کالھا
مھم ویسعی فیما یسعون وربما اشتغل ھولاء باعلاء کلمۃ اللہ
ونصر حزب اللہ وربما کان لھم لمۃ خیر بابن آدم وربما
اشتھی بعضھم الی صورۃ جسدیۃ اشتیاقا ناشیا من اصل
جبلتہ فقرع ذالک بابا من المثال واختلفت مع قوت منہ
بالنسمۃ الھوائیۃ وصار کالجسد النورانی وربما اشتاق
بعضھم الی مطعوم فامل فیما اشتھی قضاء لشوقھا ترجمہ
پس جسوقت کہ آدمی مرتا ہے علاقات اوسکے منقطع ہوتے ہیں
اور رجوع اپنے مزاج اصلی کے جانب کرکے فرشتونکے ساتھہ
ملجاتا ہے اور اونمین سے ہوجاتا ہے اور مثل فرشتونکے اوسکو الہام
ہوتا اور بھی مثل فرشتونکے سعی کرتا ہے اور کبھی مشغول ہوتے ہین وہ
لوگ واسطے ملبند کرنے کلمہ حق تعالی کے اور مدد کرتے ہیں گروہ خدا کے
اور کبھی اونکو قصد نیکی پہنچانیکا ہوتا ہے ابن آدم کو اور کبھی بعض اونمین
سے شوق شکل جسدیہ کے جانب کرتا ہے کہ یہ شوق اوسکا اصل
طبیعت سے اوسکے پیدا ہے پس یہ شوق اوسکا دروازہ عالم مثال کا
کھولتا ہے اور اوسکی قوت روح ہوائی کی ملکر مثل جسد نورانی کے
ہوتا ہے اور کبھی بعض اونمین سے شوق طعام کے جانب کرتے
ہین پس اونکو جس چیز کے جانب رغبت ہے امداد ہوتی ہے اور
اوسی کتاب مین تحریر ہے فاذا مات الانسان کان للنسمۃ نشاۃ
اخری فیبتحی فیض الروح الالٰھی فیھا قوت فیما تعی من الحس

المشترک تکفی کفایتہ السمع والبصر والکلام عبد دمن عالم المثال
ترجمہ اور جسوقت کہ انسان مرتا ہے اوسکی جانکے واسطے دوسری
پیدائش ہوتی ہے پس فیض روح الہی اوسمین قوت پیدا کرتی ہے جو
کہ حس مشترک کفایتہ سماعت اور بصارت اور کلام کو ساتھ مدد عالم مثال
کے شاہ عبد العزیز صاحب نے تفسیر عزیزی مین لکھا ہے در روایت
آمدہ است کہ نبی را بر اعمال انبیان خود مطلع می سازند کہ فلان امروز
چنین می کند و فلان چنان تا روز قیامت ادای شہادت تواند کرد حال
ارواح در عالم قبر مثل حال ملایکہ است کہ بتوسط شکل و بدنی کار میکنند
و مصدر افعال حیوانی و نفسانی میگردند بے آنکہ نفس نباتی ہمراہ داشتہ
باشند کذا فی سیف الجبار بعضے کتب احوال اولیاء اللہ مین تحریر ہے کہ چار
اولیاء اللہ اپنے قبور مین مثل تصرف احیاء کرتے ہین اونمین سے ایک حضرت
محبوب سبحانی غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ دوسرے حضرت
معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز ہین اب وہ روایات ذکر کئے جاتے
ہین کہ لوگون نے صالحین کو اپنے قبور مین بچشم خود زندہ دیکھے ہین کتاب
بشری الکئب بلقاء الحبیب مین تحریر ہے اخرج الترمذی وحسنہ
الحاکم والبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ قال ضرب
بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خباءہ علی قبر وھو
لا یحسب انہ قبر فاذا فیہ انسان یقرء سورۃ الملک حتی ختمھا
فاتی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاخبرہ فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھی المانعۃ ھی المنجیۃ تنجیہ من عذاب
القبر ترجمہ روایت کیا ترمذی نے اور حسن کہا اوسکو حاکم نے

اور روایت کیا بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ انہون نے
کہ بعضے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیمہ اپنا ایک قبر پر نصب کیا
اور انہون نے نہین جانا کہ وہ قبر ہے پس یکایک دیکھے انہون نے ایک
انسان کو کہ اوسمین سورہ ملک پڑہتا ہے یہان تک کہ اوسکو ختم کیا پس حاضر
ہوے وہ صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دے
حضرت کو اس امر کی فرمائے حضرت نے کہ وہ سورہ منع کرنیوالا اور
نجات دینے والا ہے کہ نجات دیتا ہے اوسکو عذاب قبر سے واخرج
ابن مندہ عن طلحۃ عن عبد اللہ قال اردت مالی بالغابۃ فادرکنی اللیل فابیت الی قبر عبد اللہ بن عمرو بن خزام فسمعت
قرائۃ من القران ما سمعت احسن منہا فجئت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذالک لہ فقال ذالک عبد اللہ
الم تعلم ان اللہ قبض ارواحہم فجعلہا فی قنادیل من زبرجد ویاقوت ثم علقہا وسط الجنۃ فاذا کان اللیل ردت
الیہم ارواحہم فلا یزال کذالک حتی اذا طلع الفجر ردت
ارواحہم الی مکانہا التی کانت فیہ ترجمہ روایت کیا ابن مندہ
نے طلحہ بن عبد اللہ سے کہا اونہون نے کہ ارادہ کیا مین نے اپنے
مال کا جو مقام غابہ مین تھا پس پا لیا مجھے شب پس آیا مین نے طرف
قبر عبد اللہ بن عمر بن حزام کے پس سنا مین نے قرأت قبر سے کہ
کبھی اوس سے بہتر قرأت نہین سنا تھا پس حاضر ہوا مین نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیان کیا مین حضرت سے اس کیفیت
کو فرمائے حضرت نے کہ یہ عبد اللہ ہے ایا نہین جانا تو نے کہ حق

تعالیٰ ارواح مومنین قبض کر کے اونکو قنادیل یاقوت اور زمرد مین رکھتا ہے پھر اوسکو درمیان جنت آویزان کرتا ہے پھر جسوقت کہ شب ہوتی ہے اونکی ارواح اونکے پاس پھیرے جاتی ہین پس اسیطرح رہتے ہین پھر جبکہ فجر ہوتی ہے اونکے ارواح اوس جاے پر پھیرے جاتے ہین کہ جس جاے تھے واخرج ابونعیم فی الحلیہ عن ابراہیم بن الصمد المہدی قال حدثنی الذین کانوا یمرون بالحبیر بالاسحار قالوا اذا مررنا بحیاز قبر ثابت البنانی سمعنا قرأۃ القران ترجمہ روایت کیا ابونعیم نے حلیہ مین ابراہیم بن عبدالصمد المہدی سے کہا انہون نے کہ بیان کیا مجھے اون لوگون نے جو گذرتے تھے مقام حص مین قصہ کہتے ہوے کہ انہون نے کہا کہ جسوقت ہم مقابل مین قبر ثابت بنانی کے گذرتے قرأت قران کو سنتے واخرج ابن مندہ عن سلمۃ بن شبیب قال سمعت ابا حامد الغفار وکان ثقۃ وربما قال دخلت یوم الجمعۃ المقبرۃ نصف النہار فما مررت القبر الا سمعت منہ قرأۃ القران ترجمہ اور روایت کیا ابن مندہ نے سلمہ ابن شبیب سے کہے اونہون نے کہ سنا مین نے ابوحامد قبرساز سے اور تھا وہ شخص ثقہ اور بسا وقت کہا اوسنے کہ داخل ہوا مین نے روز جمعہ مقبرہ مین وقت نصف روز مین پس نہین گذرا مین اوپر کسی قبر کے مگر مین سنا اوس سے قرأت قران کو واخرج ابن مندہ عن عکرمۃ قال یعطی المومن المصحف یقرأ منہ ترجمہ اور روایت کیا ابن مندہ نے عکرمہ سے کہا اونہون نے کہ دیا جاتا ہے مومن یعنے میت مومن مصحف کہ

پڑھتا ہے وہ اوس سے واخرج ابن مندہ عن عاصم السقطی
قال حفرنا قبرا ببلخ فنفذ فی قبر فنظرت فاذا شیخ فی القبر متوجہ
الی القبلۃ وعلیہ ازار اخضر وحولہ فی حجرہ مصحفا یقرا فیہ
ترجمہ اور روایت کیا ابن مندہ نے عاصم سقطی سے کہا انہون نے
کہ ہم ایک قبر کو کہودتے شہر بلخ مین پس سوراخ ہوا ایک پس دیکہا
مین نے پس یکایک ایک مرد ضعیف قبر مین متوجہ ہے جانب قبلہ کے
اور اوسکے جسم پر تہبند ہے اور اطراف مین اوسکے سبزی ہے
اور گود مین اوسکے قرآن ہے کہ پڑہتا ہے اوسمین واخرج
ابن مندہ عن ابی النصیری النیشاپوری الحفار وکان
صالحا ورعا قال حفرنا قبرا فانفتح فی القبر قبر آخر فنظرت فیہ
فاذا انا بشاب حسن الوجہ حسن الثیاب طیب الرائحۃ جالسا
متربعا وفی حجرہ کتاب مکتوب بخضرۃ احسن مارایت من الخطوط
فہو یقرا القرآن فنظر الشاب الی فقال اقامت القیامۃ قلت
لا فقال اعد المدرۃ الی موضعہا فاعدتہا الی موضعہا ترجمہ
اور روایت کیا ابن مندہ نے ابو نصیری نیشاپوری قبر ساز سے
اور تہا وہ شخص صالح صاحب ورع کہا اوسنے کہ کہودا مین نے
ایک قبر کو پس کشادہ ہوئی اندر قبر کے قبر دوسری پس نظر کیا مین
نے اوسمین پس یکایک مین ملاقی ہوا ایک جوان خوبصورت
خوش لباس خوشبو سے بیٹہا ہوا چار زانو اور اوسکے گود مین
ایک کتاب لکہی ہوئی خط سبز سے کہ وہ بہترین خطوط کا تہا اور
وہ قرآن پڑہتا تہا پس نظر کیا جوان نے طرف میرے اور کہا

ایا قایم ہوئی قیامت کہا مین نے نہین کہا اوسنے کہ اعادہ کر قبر کی
پوشش کو اپنے موضع پر و نقل السھیلی فی دلائل النبوت
عن بعض الصحابۃ انہ حفر فی مکان فانفتحت طاقۃ فاذا
شخص علی سریر و بین یدیہ مصحف یقرء فیہ و امامہ روضۃ
خضراء و ذالک باحد و علم انہ من الشھداء لانہ رای فی
صفحۃ جرحا او رد ذالک ابن حبان فی تفسیرہ ترجمہ اور نقل
کیا سہیلی نے دلایل نبوت مین بعض صحابہ سے کہ انہون نے
ایک جاے مین کہودا پس ایک طاق ظاہر ہوا پس یکایک ایک
شخص ایک تخت پر ہے اور روبرو اوسکے قران ہے کہ اوسمین
وہ پڑہتا ہے اور روبرو اوسکے باغ سبز ہے اور یہ ماجرا
مقام جبل احد مین ہوا اور معلوم ہوا کہ وہ مرد شہیدونے مین اسواسطے
کہ اون صحابی نے اوسکے جسم پر زخم دیکھا اور لاے ہین
اس روایت کو ابن حبان نے اپنی تفسیر مین و حکی الیافعی فی
روضۃ الریاحین عن بعض الصالحین قال حفرت قبر الرجل
من العباد فبینا انا اسوی اللحد اذ سقطت لبنۃ من لحد قبر یلیہ
فنظرت فاذا شیخ جالس فی القبر علیہ ثیاب بیض وفی حجرہ مصحف
من ذھب مکتوب بالذھب وھو یقرء فیہ فرفع راسہ وقال اقامت القیامۃ
رحمک اللہ فقلت لا فقال رد اللبنۃ الی موضعھا عافاک اللہ
فرددتھا ترجمہ اور حکایت کیا امام یافعی نے روضۃ الریاحین
مین بعضے صالحین سے کہا انہون نے کہ کہودا مین قبر کو بعضے
عابدین کے پس در وقتیکہ مین لحد کو درست برابر کرتا تہا یکایک

ایک خشت اوسکے نزدیک کی قبر سے گری پس نظر کیا مین پس یکایک
ایک مرد ضعیف کو دیکھا کہ وہ قبر مین بیٹھے ہین اور اونپر سفید لباس
ہے اور اوسکے گود مین طلائی قرآن ہے اور خط بھی اوسکا طلائی
ہے اور وہ مرد ضعیف وسمین طلاوت کرتے ہین پس اونہون نے
اپنے سر کو میرے جانب بلند کیا اور کہا کہ آیا قیامت قایم ہوی پس مینے
کہا کہ نہین پھر اونہون نے کہا کہ اینٹ کو اپنی جاے پر پھیر دے حق تعالی
تجھے عافیت دیوے پھر مین نے اوس خشت کو اپنی جاے پر پھیر دیا
وقال الیافعی الیضا روینا عمن حفر القبور من الثقات انہ حفر قبرا فاشرف
فیہ علی انسان علی سریر وبیدہ مصحف یقرء فیہ وتحتہ نہر
یجری فغشی علیہ واخرج من القبر ولم یدر ما اصابہ فلم
یفق الا فی الیوم الثالث ترجمہ اور کہا امام یافعی نے بھی روایت
کئے ہم نے اوس سے جو وہ قبر کن ثقات سے ہے کہ اوسنے قبر
کہودا پس مطلع ہوا اوس قبر مین ایک انسان پر کہ وہ ایک تخت پر تھا
اور اوسکے ہاتھ مین کلام اللہ تھا اور نیچے ایک نہر جاری تھی پس اسکو
غش اگیا اور اوسی غش کی حالت مین اوس شخص کو قبر سے باہر نکالے
پس افاقہ غش سے نہین پایا مگر روز سیوم واخرج ابو الحسین بن
الشہران فی فوائدہ بسند من طریق عطیۃ العوفی عن ابی سعید
الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
من قرء القرآن ثم مات قبل ان یستظہرہ اتاہ ملک یعلمہ فی قبرہ
و یلقی اللہ وقد استظہرہ ترجمہ روایت کیا ابو الحسین بن الشہران
نے اپنے فوائد مین ساتھ سند اپنے کے طریق سے عطیہ عوفی کے

وہ روایت کرتے ہین ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے انھون نے
کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص نے کہ قرأت
قرآن شروع کیا پھر اوسکو موت آئی قبل اس امر کہ جو اوسکو یاد
کرے آتا ہے اوسکے نزدیک ایک فرشتہ کہ اوسکی قبر مین تعلیم
قرآن اوسکو کرتا ہے اور ملاقات کرتا ہے اللہ سے اوس حالت
مین کہ وہ قرآن کو یاد کیا ہوگا۔ واخرج ابن ابی الدنیا وابن
مندة عن عطیة العوفی قال بلغنی ان العبد اذا اتقی اللہ
ولم یتعلم کتاب اللہ تعالی فی قبرہ حتی یثبتہ اللہ علیہ
فی ھذا المعنی روایۃ عن ابن ابی الدنیا عن الحسن واخرج
عن یزید ترجمہ روایت کیا ابن ابی الدنیا اور ابن مندہ نے
عطیۃ العوفی سے کہا انھون نے کہ پہنچی مجھی یہہ بات کہ تحقیق کہ بندہ
جس وقت کہ اللہ کا تقوی اختیار کرے اور سیکھا ہووے اوسکی کتاب
کو سیکھاویگا اوسکو حق تعالی اوسکی قبر مین یہان تک کہ حق تعالی
اوسکو اوپر ثابت کریگا اسی معنی مین روایت ہے ابن ابی الدنیا
سے وہ روایت کرتے ہین حسن سے واخرج سعید بن منصور
عن علیہ بنت حصبان بن حنیف الغفار سے صاحب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قالت اوصانی ابی ان اکفنہ فی
قمیص لہ فلما اصبحت من الغد من یوم وفاتہ اذ بعث
بالقمیص الذی کفناہ علی المشجب یعنی معو تبدل من عند اللہ
لباس احسن منہ ترجمہ روایت کیا سعید بن منصور نے
علیہ دختر حصبان بن ضیفی الغفاری سے جو صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وآلہ وسلم سے کہے ہین کھے اونہون نے کہ میرے والد نے
وصیت کیا تھا کہ ایک قمیص مین مجھے کفن دیو کہا اونہون نے کہ
جب مین نے دوسری صبح کیا جو قمیص کہ اوسکو مینے اوسمین اونکو
کفن دیا تھا الگنی دیکھا یعنے اونکو حق تعالی کے نزدیک سے لباس
بہتر اوس سے عنایت ہوا الارواح علی اربعۃ اوجہ ارواح
الانبیاء تخرج من جسدھا وتصور مثل صورتھا مثل المشک
والکافور وتکون فی الجنۃ تاکل وتشرب وتنعم وتاوی بالليل
الی قنادیل معلقۃ تحت العرش وارواح الشھداء تخرج من
جسدھا وتکون فی اجواف طیور خضر فی الجنۃ وتاوی باللیل
الی قنادیل معلقۃ تحت العرش وارواح عصات المومنین
تکون بین السماء والارض فی الھوی وارواح المطیعین
بریاض الجنۃ لاتاکل ولا یتمتع ولکن ینظر فی الجنۃ واما ارواح
الکفار فھی فی سجین فی جوف طیور سود تحت الارض السابعۃ
وھی متعلقۃ باجسادھا فتعذب الارواح وتتالم الاجساد
منہ کالشمس فی السماء ونورھا فی الارض انتھی مضمون
کتاب بشری الکئیب بلقاء الحبیب ترجمہ ارواح چار وجہ پر
ہین ایک ارواح انبیاء علیہم السلام کے ہین کہ اپنے جسد سے
نکلتے ہین اور متصور ہوتے ہین مثل صورت اپنے مثل مشک او
کافور کے اور رہتے جنت مین کھاتے ہین وپیتے ہین اور نعمت
جنت حاصل کرتے ہین اور جا رہتے ہین طرف قنادیل کے
زیر عرش اور دوسرے ارواح شہداء کے اپنے جسد سے

نکلتے ہین اور شکل مین پرندہائے سبز کے جنت مین رہتے ہین اور شب کو طرف قنادیل کے زیر عرش معلق ہین قرار پکڑتے ہین اور ارواح گنہگاران مومنین کے درمیان آسمان و زمین کے ہوا مین معلق رہتے ہین اور تیسرے ارواح مومنین مطیعین کے جنت کے باغون مین رہتے ہین مگر کھاتے نہین اور نہ نعمات جنت سے فایدہ حاصل کرتے ہین لیکن جنت مین دیکھتے ہین اور لیکن ارواح کفار پس وہ مقام سجین دوزخ مین شکم مین سیاہ پرندون کے رہتے ہین ساتوین زمین کے نیچے اور وہ متعلق ہین اپنے جسدون سے پس عذاب پاتے ہین جسد اور درد ناک ہوتے ہین جسد اوس سے مانند آفتاب کے جو وہ آسمان مین ہے اور حرارت اوسکی زمین مین ہے یہان تک مضمون بشری الکئیب کا تمام ہوا فوایح المسکیہ فی توالملکیہ مین تحریر ہے وقد ذکرہ علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ وغیرہ من اھل الحق ارباب الکشف والشہود ثم ان سبحانہ تعالی تجلی بنورہ الی ذالک الہباء ویسمونہ اصحاب الافکار الہیولا الکل والعالم کل فیہ بالقوۃ والصلاحیۃ فقبل منہ کل شئی فی ذالک الہباء علی حسب قوتہ واستعدادہ فلم یکن اقرب الیہ قبولا فی ذالک الہباء الا حقیقۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فکان سید العالم باسرہ واول ظاھر فی الوجود فکان وجودہ من ذالک النور الالہی ومن الہباء ومن حقیقتہم عینہ وعین العالم من تجلیہ واقرب الناس الیہ علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ واسرار الانبیاء والمرسلین علیہم السلام ومن تابعہم من الاولیاء وعباد اللہ الصالحین

ترجمہ اور بہ تحقیق کہ ذکر فرمایا اوسکو علی ابن ابیطالب رضہ نے اور سوا ہے اوسکے ارباب کشف اور شہود سے پہر تحقیق کہ حق سبحانہ تعالی تجلی فرمایا ساتھ نور اپنے اس روشنی پر کہ نام اوس روشنی کا اصحاب افکار یعنے حکما ہیولا رکھے ہین کہ ہر شی اور عالم ہر مراد ہین ساتھ استعداد اور صلاحیت کے ہین پس قبول کیا اوس عالم سے ہر شی ہیچ اس روشنی کے موافق قوت اور استعداد اپنے پس نہین ہوا نزدیک تر قبول کرنیکا اس روشنی مین مگر حقیقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ہوے حضرت سردار تمام عالم کے تمامہ اور پہلی ظاہر وجود مین پس ہوا وجود مبارک حضرت کا اس نور الٰہی سے اور اس روشنی سے پایا گئی ذات اون عالم اور ذات حضرت کے اولاً اور ذات عالم کی ثانیاً تجلی سے حق تعالی کے ہے اور قریب تر لوگون کے طرف حضرت کے علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ ہین اور اسرار انبیا اور مرسلین علیہم السلام اور جو لوگ کہ حضرت سے مناسبت رکھتے ہین صالحین سے اور اولیاء اللہ سے

پھر دوسرے مقام پر اوسی کتاب مین ہے فظہر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وکان لہ فی کل جزء من اجزاء الزمان حکم اجتمع فیہ لظہورہا فافہم ہذہ المعانی الغریبۃ والمعانی العجیبۃ التی ذکرناہا لمن کان لہ قلب او القی السمع وہو شہید ترجمہ پس ظاہر ہوے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہے واسطے حضرت کے بیچ ہر جزو کے اجزا زمان سے حکم کہ جمع ہوے حضرت اوسمین اپنے ظہور کے ساتھ پس سمجھ تو اس معانی غریبہ کو اور معانی عجیبہ کو کہ ذکر کئے ہم نے اوسکو اوس شخص کے لئے کہ اوسکے واسطے قلب سلیم

ہو یاڈالا گیا سماعت کو کہ وہ حاضر تھا پھر ایک مقام پر اوسی کتاب مین
تحریر ہے اعلم ان اصل ارواحنا روح محمد صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم فھو اول الاباء روحا و ادم اول الاباء جسدا
ترجمہ جان تو یہ بات کہ تحقیق اصل ارواح کا ہمارے روح محمد
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پس حضرت اول ہین سب باپ کے ازروی روح
کے اور آدم علیہ السلام اول ہین ازروی جسد کے روحی فداک
یا نبی اللہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد روح ارواح والکائنات وسید المخلوقات
وعلی آلہ وصحبہ خصوصا علی ولدہ الشریف غوث الاعظم وبارک وسلم لی حبیب
عربی مدنی قرشی کہ بود درد وغمش مایہ شادی وخوشی گرچہ صد مرحلہ
دروست زپیش نظرم وجہہ فی نظری کل غدات وعشی قہم ر ازبش
چہ کنم او عربی من عجمی لاف مہرش چہ زنم او قرشی من حبشی بصلحت
نیست مراسیری ازان آب حیات ضاعف اللہ بہ کل زمان عطشی
لذت بادہ وصلش زمن مست مپرس ذوق این می نہ چشنی بخدا تا
نہ چشی جامی ارباب وفا حضرہ عشقش نزود سرمباد ت گر ازین رہ
قدم بارکشی فصل سیوم بیان مین فوائد عرس سید الانام
واولیاء اللہ الکرام کے صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ و
اولیاء اللہ صلواۃ دائمۃ مکررت ماتکررت الدہور والا
یام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وکلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت بہ فوادک وجاءک
فی ھذہ الحق وموعظۃ وذکری للمتقین ترجمہ

تفسیر آیت اور ہر ایک بیان کرتے ہین ہم آپکو اخبار سے رسولو سنکے
اوس چیز کو جو ثابت کرین ہم اوس سے قلب کو تمھارے اور آیا
تمھارے نزدیک اوسمین حق اور نصیحت واسطے متقیو نکے پس مصداق
اس آیہ کریمہ کے جو روایات کہ فوائد مولود اور عرس آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور اعراس اولیا اللہ مین وارد ہین بیان کئے جاتے
ہین تاکہ اوس سے نفع عام ہووے اور ہر ایک شخص اس امر کثیر البرکت
کو بشوق دل اہتمام تمام رکھے تاکہ اوس سے منافع کونین اور سعادت
دارین حاصل کرین کتاب مطلع الانوار مین شیخ محمد ابن منیر سے لکھتے
ہین کہ کہے ابن جوزی نے کہ خواص قرأت مولود شریف سے یہہ
ہے کہ وہ امان ہے اوس سال مین اور خوشخبری جلد ہے اوسکے
واسطے حصول مقاصد اور مراد سے اور رجا ہے کہ اظہار تجمل اور زینت
ساتھ لباس فاخرہ کے کرے شب مولود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مین اسواسطے کہ یہہ ذخیرہ ہے ہمارا آخرت مین اور کہے عبداللہ بن عیسی
انصاری نے کہ میرے ہمسایہ مین ایک عورت پارسا تھی اور اوسکو
ایک فرزند صالح تھا مگر وہ عورت مفلس تھی کہ سوائے ایک دینار کے
اوسکے نزدیک کچھہ نہ تھا اور وہ دینار دہاگہ کاتنکر حاصل کی تھی
پس وہ عورت وفات پائی اور اوسکا فرزند کہتا تھا کہ یہہ دینار میری
والدہ کی مزدوری سے پیدا کیا ہوا ہے قسم ہے خدا کی اوسکو
مین صرف نہین کرونگا مگر امور آخرت مین پس ایک روز اوسنے
کسی کام کو نکلا اور ایک قوم پر سے گذرا کہ وہ قرأت قرآن اور
قرأت مولود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ربیع الاول مین کرتے

تھے پس اوسکے نزدیک وہ بیٹھا اور سماعت مولود کیا پھر سو رہا تو خواب
مین دیکھا کہ قیامت قایم ہے اور ایک شخص نے پکارا فلان ابن فلان
ایک جماعت کا نام لیا اور اونکو جنت کیطرف لیگیا اور یہہ جوان بھی اوسکے
ہمراہ تھا پھر کہا منادی نے کہ حق تعالی نے تم مین سے ہر ایک شخص کے
واسطے جنت مین ایک ایک محل مقرر کیا پس یہہ جوان بھی ایک محل مین
اوسمین سے داخل ہوا کہ کبھی ایسا دیکھا نہ تہا اور حور عین اوسمین بہت
سے ہین اور اوسکے دروازون پر خادم ہین پھر اوسنے اور محلونکو
بھی دیکھا کہ وہ اس سے بھی بہتر ہین پس اوس جوان نے جب اون
محلونمین ارادہ داخل ہونیکا کیا تو اوس محل سے خدام نے کہا کہ محل
تیرے واسطے نہین ہے بلکہ یہہ اوس شخص کے واسطے ہے
جو مولود شریف حضرت کا کیا ہے پھر اوس جوان نے صبح کیا اور صرف
کیا اوس دینار کو مولود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مین بسبب خوشی
اپنے خواب کے اور فقرا کو جمع کیا کہ وہ ذکر الہی اور قرات قرآن
اور قرائت مولد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے تہے اور سب
جماعت پر اپنے خواب کا قصہ بیان کیا پھر وہ لوگ بہی خوش ہوے
اور اوس جوان نے عہد کیا کہ اب سے مولود نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کو کبہی ترک نکرونگا جب تک زندہ ہون پھر سو رہا پس دیکھا اپنی
والدہ کو کہ وہ نہایت باجمال ہے اور لباس جنت اوسکے جسم
مین ہے اور بوے خوش اوس سے آتی ہے پس اوس جوان
نے اوسکی دست بوسی کیا اور اوسکی والدہ نے اوسکے سر کو
بوسہ دیا اور کہا کہ اے میرے فرزند تجھے حق تعالی جزاے نیک عنایت

کرے تحقیق کہ ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور مجھے یہہ لباس دیا
اوس جوان نے کہا کہ یہہ بزرگی تجھے کہا نسے آئی اوس عورت
نے کہا کہ اسواسطے کہ تو نے مولود سید الاولین والآخرین کا کیا
اوس دینار سے کہ تجھی مجھسے میراث پہنچی تھی اور یہہ جزا ہے اوس
شخص کی جسنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تعظیم حضرت کی کیا
کذا فی ترغیب المشتاقین لبیان منظومۃ السید البرزنجی زین العابدین کہا مولانا ابو الخطاب نے اپنے رسالہ مین
جو مولود شریف کے باب مین ہے اور نام اوسکا تنویر رکھا ہے
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک روز اپنے
مکانمین حال ولادت شریف حضرت کا بیان کرتے تھے ایک قوم کے
روبرو پس وہ خوش ہوتے تھے اور حمد کرتے تھے پس یکایک
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس مجلس شریف مین تشریف لائے
اور فرمائے کہ تمھارے واسطے میری شفاعت حلال ہوی اور اوسی
کتاب مین ہے کہ روایت ہے ابی ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے
اونہون نے کہا کہ مین نے ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم کے ہمراہ مکان ابی عامر انصاری مین آیا اور وہ حالات
ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تعلیم کرتے تھے پہر آن
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو فرمایا کہ حق تعالی نے
تمہارے واسطے اپنے دروازے رحمت کے کشادہ کیا
اور سب فرشتے تمہارے واسطے حق تعالی سے بخشایش چاہتے
ہین اور تمہارے یہہ کام سے تمکو نجات حاصل ہوی عبد الواحد

بن اسمعیل سے روایت ہے انہون نے کہا کہ شہر مصر مین ایک شخص تہا کہ تقریب مولود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا کرتا تہا اور اوسکے ہمسایہ مین ایک یہودی تہا پس اپنی زوجہ سے کہا کہ کیا حال ہے ہمارے ہمسایہ مسلم کا کہ وہ اس ماہ مین بہت سا مال خرچ کرتا ہے اوسکی زوجہ نے کہی کہ اسواسطے یہہ مال خرچ کرتا ہے کہ اوسکا عقیدہ یہہ ہے کہ نبی اوسکا اس ماہ مین تولد ہوے ہین پس ہمارا وہ ہمسایہ مسلم اوسی واسطے خوشی اور بزرگی اپنے نبی کے یہہ مال خرچ کرتا ہے راو کہتے ہین کہ یہہ بات سنکر وہ مرد یہودی چپ رہا پس وہ دونوں زن و شوہر سو رہے پس زوجہ یہودی نے دیکہا خواب مین کہ ایک مرد جمیل صاحب مہابت و عظمت مکان مین اوسکے ہمسایہ مسلم کے تشریف فرما ہوے اور اطراف اونکے ایک جماعت اوسکے اصحاب کی تہی کہ اونکی تعظیم و تکریم کرتے تہے پس وہ یہودیہ نے اونمین سے ایک صحابی سے پوچہی کہ یہہ مرد جمیل کون ہین وہ کہے کہ یہہ اللہ کے رسول ہین کہ اس مکان مین اسواسطے تشریف لاتے ہین تاکہ صاحب مکان اور اونکے اہل سے ملاقات فرمادین اسواسطے کہ وہ لوگ حضرت کے ولادت شریف کی خوشی کئے ہین پہر یہودیہ نے اون صحابی سے کہی آیا وہ کلام فرماوینگے جب مین اونسے کچہہ کلام کرون صحابی کہے کہ ہان تو اگر کچہہ کلام آپ سے کرے تو وہ بہی تجہسے بات کرینگے پہر یہودیہ حضرت کے پاس حاضر ہوکر پکارتی کہ یا محمد پس حضرت نے فرمایا جواب مین اوسکے لبیک یہودیہ نے کہی کہ مجہسے شخص کا جواب آپ

لبیک فرماتے ہو اور مین آپکے دین پر نہین ہون اور آپکے دشمنون مین
ہون پس فرمایا حضرت نے اوسکو اور قسم ہے اوس ذاتکی
کہ مجھے مبعوث بحق نبی کیا مین نے نہین جواب دیا تیرے پکارنیکا
مگر مین نے جان لیا کہ حق تعالی تجھے ہدایت اسلام کیا پس یہودیہ
نے کہی کہ آپ نبی کریم ہو اور آپ خلق عظیم رکھتے ہو نقصان پایا
وہ شخص جسنے آپکی مخالفت امر کیا اور نامراد ہوا جسنے آپکا مرتبہ
نہین جانا دست شریف اپنا دراز کیجئے پس مین گواہی دیتی ہون
کہ کوئی معبود سوا خدا کے نہین اور آپ اللہ کے رسول ہو پہر اللہ
سے عہد کی کہ جب مین صبح کرون جتنا میرا مال ہے سب اللہ کی
راہ مین خرچ کرونگی اور تقریب ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی کرونگی بسبب خوشی اسلام کے اور خوشی مین اوس
خواب کے جو اوسنے دیکھا جب وہ یہودیہ نے صبح کیا اپنے شوہر کو دیکھا
کہ وہ تیاری بڑی ضیافت کی کررہا ہے اور وہ بڑے نیک کام
مین مصروف ہے پس وہ یہودیہ نے اس امر سے تعجب کیا اور کہی
کہ آج کیا حال ہے کہ مین تجھے بڑے اچھے کام مین دیکھ رہی ہون
پس اوسکے شوہر نے اوس سے کہا کہ یہ کام بسبب اوس مرد کے
کرتی ہون کہ جنکے ہاتھ پر مسلمان ہوی ہوی شب گذشتہ مین پس
وہ عورت نے اوس سے کہی کہ کون شخص تجھے یہ بہید ظاہر کیا اور
کون شخص تجھے یہہ امر اطلاع کیا پس اوسکے شوہر نے اوس سے
بیان کیا کہ مجھے اس امر مین اونہون نے مطلع فرمائے کہ جنکے
ہاتھ پر مین نے مسلمان ہوا تیرے بعد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منقول

ہے بعض مشائخین کبار سے کہ وہ فرماتے ہین کہ بعضے کتب معتبرہ مین
دیکھا گیا کہ ایک شخص خواب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف
ہوا اور دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو دسترخوان بچھا
ہے اور طرح طرح کے طعام لوگ وسپر لا لا کے رکھتے جاتے ہین اور
وقت رکھنے طعام کے ہر ہر شخص حضرت کی خدمت مین عرض کرتا ہے
کہ یہہ طعام فلان بن فلان آپکا امتی گذرانا ہے اور صحابہ کرام
اوسپر حاضر ہین اور حسب ارشاد حضرت کے یہہ شخص بہی اوس دسترخوان
پر حاضر ہے مگر حضرت ابہی تناول شروع نہین فرماے بلکہ منتظر ہین
ایک طعام حاضر ہونیکے تہوڑی دیر کے بعد دو روٹیان اور دال
ایک شخص نے حضرت کی خدمت شریف مین لاکر رکھا اور عرض کیا
کہ یہہ طعام فلان ابن فلان ساکن فلان شہر آپکے امتی نے گذرانا
ہے پس حضرت گویا اوسی طعام کے منتظر تہے وہ طعام آتے ہی
اوسی طعام سے شروع فرماے پس وہ مرد کہتے ہین کہ میرے
دلمین یہہ مقبولیت اوس طعام کی دیکھکر نہایت تمنا ہوی کہ مین بہی
اوس طعام سے مشرف ہوتا اسواسطے کہ کیسے قسم قسم کے عمدہ عمدہ
طعام گذرانے گئے مگر حضرت اسقدر ملتفت نہین ہوے جسقدر مقبولیت
اوس دال روٹیکی ہوی پس حضرت نے میری یہہ تمنا دیکھکر
اوسمین سے مجھے عنایت فرماے پس اثر مقبول حضرت کا اوسمین
یہہ ظاہر ہوا کہ ایسا ذائقہ مین نے کسی اور طعام مین نہین پایا پس
اونہون نے جب صبح کیا اون مرد اور اونکے والد کا اور وطن
کا نام سنکر یاد رکہہ لئے تہے اونکی تلاش کے لئے اپنے وطن سے

سفر کئے یہان تک اونکے شہر مین جاکر اونکو تلاش کرکے اونسے ملاقات
کئے بعد گفتگوے بسیار کے اونسے استفسار حال کئے اور کہے کہ تم
جو طعام حضرت کی خدمت مین گذرانتے ہو وہ طعام سے مجھے بہی مشرف کرو
کہ مین اپنے وطن سے یہان تک محض اسیواسطے سفر کیا جب وہ مرد
نے اس بات کو سنکے بہت روئے اور افسوس کئے کہ یہہ بات
تمہین کیسی معلوم ہوی اور یہہ سر مخفی تمپر کیسا افشا ہوا پہر کیفیت حال بیان
کئے کہ مین مزدوری بقدر کفاف ہر روز کیا کرتا ہون اور عادت
میری یہہ ہے کہ جو کچھہ اپنی مزدوری سے پیدا کرتا ہون طعام طہار
تیار کرکے اوسکے دو حصہ کرتا ہون ایک حصہ پر حضرت کی فاتحہ
گذرانکر فقیر کو دیتا ہون دوسرا حصہ مین کہاتا ہون خیر تمنے جب
وہ طعام چاہا ہے آج مین سے نے نیت صوم کرلیا اور اپنے حصہ سے
تمہاری ضیافت کرونگا پہر اونہون نے بوقت معمول بعادت معہودہ
طعام تیار کیا اور ایک حصہ پر اوسکے نیاز گذرانا اور مسکین کو دیا
اور دوسرا حصہ جو اپنے کہانیکا تہا اون صاحب کی ضیافت کیا پس
وہ کہتے ہین کہ وہ طعام مین مین سے نے وہی لذت اور ذایقہ پایا جو
حضرت کے دسترخوان الوان نعمت پر مزہ تہا پہر اونہون نے فرمایا
کہ جو راز کہ فیما بین ہمارے اور حضرت کے تہا مکشوف ہوا اب ہماری
زندگی دنیا مین کام کی نہین تہوڑے عرصہ مین وہ رحلت فرماے
اور وہ صاحب نے اونکی نماز جنازہ اور کفن دفن کے بعد اپنے
وطن مین واپس ہوے در روایت عیسی بن عبد اللہ آورده گفت
وقتی در مجلس حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالی عنہ حاضر بودم او

را خبر کردند که از فلان قبر فریاد و ناله میت شنیده مے شود و چند
روز است که او را دفن کرده اند در باب الا زخ شیخ فرمودند که او
خرقه من پوشیده عرض کردند نمی دانیم گفت وقتی در مجلس ما آمده گفتند
نمید انیم گفت وقتے از طعام ما خورده گفتند نمیدانیم گفت وقتے
پس ما نماز گذارد عرض کردند نمی دانیم فرمود مقصر اولی تر بزبان
کاری وساعتے سر در مراقبه کرده اثر هیبت و وقار در بشره مبارک
ظاهر شد بعد ازان فرمود که ملایکه می گویند او وقتی روی مبارک تو
دیده گمان نیک بر دحق تعالی بسبب آن رحمت کرد و بعد ازان
بر سر قبر او رسیدیم هیچ ناله و فریاد شنیده نشد صاحب مناقب گوید
درویشے عارفے بطریق سیاحت سیر کنان بشہرے رسید که نه آنجا
حکومت حاکمی و فرمان سلطان بود بلکه تبلیغ رسالت نبوی مصطفوی
صلی اللہ علیه و آله وسلم نرسیده بود و مردمان آنجا را رسم بود که در روز
چار شنبه بر سر تالاب رفته غسل نموده در روز پنجشنبه در دیگے کلان که
نزد آن تالاب نصب کرده بودند هر یکے بقدر میسر خود آرد گندم
و شکر و روغن زرد دران دیگ جمع مے نمودند بعد ازان دہن
دیگ را بسته حلوا می پختند و همه مردمان آنجا گرد آمده قسمت میکردند
چون آن درویش دران دیار این معامله معاینه کرد از یکے از انہا
پرسید که پرستش بچه نوع است که شما میکنند او گفت پرستش نیست
این روز کسے است که بعد از خدا از وے هیچ بزرگ نیست ما یان روز
او را نگاه میداریم و بنام او حلوا مے پزیم درویش گفت نام آن
بزرگ چیست گفت نام او را یکے از کبار ما میداند و می خواهد گفت

درویش از و پرسید او گفت ما بغیر غسل نام آن بزرگ نمی گیریم چون
روز چهارشنبه غسل خواهیم نمود آنوقت اگر به پرسی خواهیم گفت که نام
او بسیار است چون روز چهارشنبه آمد آنجا بر تالاب آمده غسل
کردند درویش ازکبار آنها نام آن بزرگ استفسار نمود آنکس
کتاب خود را وا نموده خواند که وی بزرگ در بغداد شریف آسوده است
و مولدش گیلان است و لقب او محی الدین و نام او سید عبدالقادر
است و او را غوث الاعظم و قطب المدار و غوث الصمدانی و
محبوب سبحانی و غوث الثقلین نیز خطاب می کنند و گفت شخصی از منتسبان
آنجناب درین دیار وارد شده بود او فرموده اگر در روز پنجشنبه
این رسم نگهداری هرگز هیچ حاکمی و سلطان بر شما غالب نتواند آمد
و حکم رانی نتواند نمود از آنمدت تا این وقت پاس روز چارشنبه
حفظ آدب آنحضرت از ما ترک نشده است و هم حکم هیچ حاکمی بر ما
نرسیده آن درویش متعجب گشته که بعثت پیغمبر صلی الله علیه و آله و
سلم درینجا نرسیده اما ولایت حضرت غوثیه محبوبیه درینجا محیط گشته
که یکی از همه معجزات نبوی است صلی الله علیه و آله وسلم آزادی
گفته آن درویش با خود عهد نمود که تا من این همه مردم را مشرف
باسلام نسازم ازینجا نروم الغرض بان مردمان بگفت بعد از خدای
تعالی شخصی است که ازین هم بزرگ تر است بلکه این بزرگ را نیز
از وست گفتند آن کدام است درویش گفت خاتم الانبیاء و افضل
الرسل احمد مجتبی محمد مصطفی صلی الله علیه و آله وسلم است که جد این
بزرگ و نبی آخر الزمان اوست بعد از آن آنگروه بحضرت سرورکاینات

خلاصه موجودات اشرف مخلوقات ایمان آوردند و از طریق محمدیه استفسار نمودند
پس کلمه توحید عرض نمودم و احکام اسلام بیان کردم همه کس به کلمهٔ
توحید تصدیق و اقرار کردند و بدین اسلام مشرف شدند روایت است
از دو شیخ یکے شیخ ابو عمرو عثمان صیرفینی دوم شیخ ابو محمد عبد الحق حریمی که
گفتند وقتے ما پیش شیخ عبد القادر جیلانی رضی الله عنه بودیم در مدرسه
روز سه شنبه سوم از ماه صفر ۵۵۵ خمس و خمسین و خمسمائه پس برخواست در
شیخ رضی الله عنه و وضو کرد و دو رکعت نماز بگذارد چون سلام نماز باز
داد یک نعره با هیبت بکند برآورد و قبقاب یعنی نعلین چوبین در هوا پرتاب
کرد چنانکه از نظر غائب شد باز نعره با هیبت بزد و قبقاب دیگر را نیز در
هوا پرتاب کرد چنانکه آنهم از نظر غائب شد بعد از ان شیخ به نشست و هیچکس را
مجال آن نشد که از شیخ بپرسد که این چه بود بعد از بست و سه روز قافله
از بلاد عجم بیامد و گفتند ما را نذرے از برای شیخ است شیخ فرمود که
بستانند از ایشان بکمین حریر تسلیم کردند و جامها از خز و مقدارے زر و
دو قبقاب شیخ گفت که این قبقاب بر شما از کجا است گفتند ما می رفتیم روز
سه شنبه سوم از ماه صفر ناگاه عرب بیرون آمدند با دو صد نفر یار نهیب
کردند و بعضے را بکشتند و تمام اموال را بغارت بردند و در یک وادی
فرود آمدند و اموال قسمت میکردند و ما گفتیم کاشکی شیخ عبد القادر رضی الله
عنه را درانوقت یاد میکردیم و در دل می آوردیم و در حال برای شیخ
نذر کردیم همدرین بودیم که دو نعره عظیم شنیدیم که هیبت آن تمام وادی
را در گرفت و دیدیم ایشان سخت مضطر گشته بر ما آمدند گمان بردیم مگر
طائفه عرب بر ایشان تاخته است و گفتند بیائید و مال خود را بگیرید که ما را

چہ مصیبت رسید رفتیم دیدیم کہ ہر دو متقدم ایشان مردہ افتادہ اند و آن ہر دو عقاب بآب تر نزدیک ایشان است پس ایشان مالہا سے ما بما باز دادند و گفتند ان لھذا الامر شیأً عظیماً کذا فی در الدارین بعضے مشایخین کبار سے منقول ہے کہ وہ فرماتے ہین کہ بعضے کتب معتبرہ مین دیکھا گیا کہ ایک وقت ایک اہل باطن کا گذر کسی مقبرہ مین ہوا حال اہل قبور کا اونکو مکشوف ہوا کہ وہ سخت معذب ہین بعد چند ایام کے پہر اونکا اوس مقبرہ پر گذر ہوا اونکو معلوم ہوا کہ اون سبکے مغفرت ہوگئی اور سب اہل قبور براحت و آرام ہین پس وہ اہل باطن اہل قبور کی ارواحکے جانب متوجہ ہوکر وجہ مغفرت اونکی استفسار فرمایا معلوم ہوا کہ طعام نیاز شریف حضرت غوث پاک کا کیسنے اپنی مکانمین ادا کیا تہا استخوان اوس طعام صحن مکانمین گرے ہوے تہے کوّے نے اوسمین سے ایک استخوان لیجاکر اوس مقبرہ مین ڈالا پس برکت سے اوس ریزہ طعام مبارک نیاز شریف کے حق تعالی سبکو مرحوم و مغفور کیا یہہ غلام حضرت کا ایک یار نیت کیا کہ ظروف مسی پخت کیواسطے وقف روضہ منورہ حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کرون اور بغداد شریف مین بہیجون مگر از لوازمہ بشریت اوسمین سہو واقع ہوا پہر تہوڑے عرصہ کے بعد مرض سرطان کہ مرض مہلک سے ہے لاحق حال ہوا یہانتک کہ سب اطبا اوسکے علاج سے درماندہ ہوے اور مرض بڑہ دیا تہا ایک شب جناب محبوب سبحانی مشکل آسانی غوث پاک رضی اللہ تعالی عنہ سے خواب مین مشرف ہوا اور حضرت کا ارشاد ہوا کہ یہہ امر بسبب فراموشی نیت تیرے لاحق ہوا چاہئی کہ اپنی نیت کو جلد ادا کر پس مجہے

اپنی نیت جو وقف ظروف کی یاد آگئی پشیمان ہوا اور قصد مصمم اپنی ادائے
نیت کا کیا پس بمجرد اس امر کے صورت صحت نمودار ہوئی اور بفضل
خدا بعنایت جناب محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ شفا کلی حاصل ہوئی حضور
افضل الدولہ مغفرت مکان شاہ دکن کا ایک صاحبزادہ رحلت کیا
اوسی قریب مین ماہ ربیع الاول پہنچا خدمت نیازات کی جنکو تفویض تہی
اونہون نے تامل کیا کہ اس حالت ورنج والم مین فرد نیازات کی واسطے
حصول اجازت اور دستخط کے کس طور پیش کیا جاوے جبکہ وقت
معہود سے کچھ تاخیر پیش کرنیمین فرد نیازاتکے واقع ہوئی بکمال
عتاب حضور نے فرمایا کہ فرد نیازات ربیع الاول اور ربیع الثانی
ابھی تک کیون نہین پیش ہوئی اہل خدمت نے عرض کیا کہ حضور کی
طبیعت پر ملال دیکہکر پیش کرنیمین فرد نیازات کے جرءت نہین ہوسکی
حضور نے یہہ سنکر فرمایا کہ مین اور میری ریاست اور میری اولاد
سب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت محبوب سبحانی
رضی اللہ عنہ پر سے فدا ہین اوسیوقت افراد نیازات طلب فرماکر مضاعف
عادت سے دستخط فرمائے پس ثمرہ اوسکا یہہ ظاہر ہوا کہ حضور کے
خلف الصدق نواب میر محبوب علیخان خلد اللہ ملکہ تہوڑے عرصہ کے
بعد ماہ ربیع الثانی مین تولد ہوسے اور بعمر سہ سالگی بلا دخل غیر بجاے
اپنے والد کے تخت نشین ہوسے ایک اہل خدمات سے تغایا اونکا
سرکار پر مبلغ کثیر باقی تہا مگر اوسکے ملنے کی کچھ شکل نہین تہی ہر چند اونہون نے
دوست و پا زنی کیا مگر سرکار کی مرضی بالکل اوسکے دینے کی نہ تھی
پہر اونہون نے نذر کیا کہ اگر میرا مقصود حاصل ہوا اور وہ رقم تغایا مجہی

ملے مین اوسمین سے ربع رقم کی نیاز حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ
عنہ کی گذرانونگا پس بعد اوسکے ایسے اسباب ظاہر ہوے کہ سرکار
نے نصف رقم نقد دیئے اور نصف رقم آیندہ دینے کا وعدہ کیے
پس چاہیئے تہا کہ جو کچھ رقم ملی تہی اوسمین سے ربع رقم کی نیاز شریف
گذرانتے بلکہ انہون نے ایک نہایت قدر قلیل رقم نیاز شریف کے
واسطے نکالے پھر چند روز بعد اوسکے اسباب بالعکس نمود ہوے یہانتک
تک کہ اونکا گھر تباہ ہوا معاذ اللہ منہ بعضے محل حضور افضل الدولہ
مغفرت مکان کے جو محل صاحب خیرات کثیرہ ستے اور ایک بڑی
رباط اونکی مکہ معظمہ مین ابہی تک باقی ہے ایک بار بعارضہ سخت
علیل ہوے اور اطبا اونکے علاج سے عاجز ہوے یہانتک
اونکا حال پہونچا کہ فقط ایک سانس اونمین باقی رہی اور حرکت
اعضا کی ساقط ہو گئی تہی چونکہ حضور مغفرت مکان کی اون محل کے حال پر
توجہ خاص تہی نہایت اس حالت سے متفکر اور مشوش ہوے اور
جبکہ مایوس علاج سے ہوے طرف دعا کے حضور نے متوجہ
ہوے اور بہت سے مشایخین کو واسطے دعا کے یاد فرمائے
آخر الامر حضرت سید شاہ عبد القادر القادری قدس سرہ کے خدمت
مین استمداد دعا کا فرمائے اور اونکو باصرار طلب فرمائے اور
اسباب مین استمداد دعا کے کئے شاہ صاحب علیہ الرحمہ نے حضور
مغفرت مکان سے فرمائے کہ تمکو حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ
سے خلوص عقیدت ہے تم حضرت کے جانب متوجہ ہو اگر حضرت کی
عنایت اسباب مین ہو جاوے تو حصول مقصود مین کچھ شک نہین

حضور نے فرمایا کہ میں حضرت کی جناب میں بدل وجان متوجہ ہوں شاہ صاحب علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ عادت یہہ ہے اگر کوئی تمہارے پاس آتا ہے اپنی کسی حاجت کے واسطے تو اول حسب مقدور اپنی نذر گذرانتا ہے تمکو بھی چاہئے کہ اپنے حسب مقدور حضرت کی نیاز شریف گذرانو پس حضور نے حکم دیا کہ فی الفور شیرنی سواسو روپیہ کی داخل کیا جاوے پس بمجرد حکم عالی تہوڑے ہی عرصہ میں وہ شیرینی داخل ہوی حضور نے شاہ صاحب علیہ الرحمہ کو فرمایا کہ بسم اللہ آپ فاتحہ حضرت کی اس شیرینی پر ادا فرمائیں پس شاہ صاحب علیہ الرحمہ نے فاتحہ کے طرف متوجہ ہوے اوسوقت بڑے بڑے اطبا نامور مریض کے پاس حاضر تھے نبض پر بار بار ہاتھ رکہتے تھے نبض ساقط تھی اور آثار رحلت سب نمودار تھے جبکہ شاہ صاحب موصوف واسطے فاتحہ اور دعا اور استمداد کے حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے طرف متوجہ ہوے سب اطبا تعجباً متبسم ہوے یعنے یہہ کونسا وقت دعا اور استمداد اولیاء اللہ کا ہے کہ سب آثار ردیہ اسوقت موجود ہیں پھر بعد انفراغ کے فاتحہ سے شاہ صاحب نے ایدہر اپنے منہ پر ہاتھ پہیرے اودہر مریض کو افاقہ غشی سے حاصل ہوا اور محل میں حضور پر نور کے شور اور غلغلہ تہنیت صحت کا برپا ہوا اور تہوڑے عرصہ میں افاقہ کامل حاصل ہوا یہہ تہوڑا سا نمونہ از خروارے فواید نیاز شریف کے بیان کئی گئے ورنہ کرامات محبوبیہ کا حد واحصا نہیں اسواسطے لکہتے ہیں کہ اما متہ بلغت حد التواتر اور بہی لکہتے ہیں کہ اما تہ کقطر الامطار اناللہ من برکاتہ آمین خاتمہ بیان میں اصل قوم وہابیہ نجدیہ کے قولہ تعالی الذین فرقوا دینہم

وکانوا شیعًا تفسیر آیت وہ لوگ کہ دین مین تفرقہ ڈالے اور گروہ گروہ
ہوے کتاب سیف الجبار مین مولانا فضل رسول صاحب علیہ الرحمۃ
تحریر فرماتے ہین کہ قرآن اور حدیث سے بخوبی ثابت ہوا کہ راہ حق
اور صراط المستقیم راہ انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین کی ہے
موافق جماعت اور سواد اعظم کے خلاف ہو وہ دوزخی ہے اب دریافت
کرنا چاہئیے کہ جماعت اور سواد اعظم کون ہے سو بعد پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے قرن اول یعنے صحابہ کے وقت مین خلافت حقیقیہ تک
مذہب ایک راہ ایک طریق صحابہ اور اونکے شاگرد تابعین کہلاتے ہین
طریقہ پیغمبر پر باہم متفق تھے اگرچہ کسی مسئلہ فرعی مین اختلاف ہوا وہ
اختلاف رحمت تھا شقاق اور اختلاف ملت نہ تھا آخر خلافت حقیقیہ مین خارجیون
نے جماعت اور سواد اعظم سے خروج کیا اور حضرت فاتحہ ولایت خاتم
خلافت کو جو اسد اللہ الغالب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ہین کافر ٹھیرایا
نعوذ باللہ منہ اسی طرح رافضی پیدا ہوے پھر معتزلی ظاہر ہوے
غرض ہر وقت مین جماعت اور سواد اعظم سے بعضے بعضے گمراہ فرقے
نکلتے گئے اور کسی کسی اطراف مین اظہار بدمذہبی کا منتشر ہوا مگر وہ
جو فرقہ ناجیہ جمہور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور اونکے اطباع
کا ہے کہ جنکو اہل سنت وجماعت کہتے ہین اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم
سے جیسے ابتک اوسی صراط مستقیم پر ہین اور جماعت اور سواد اعظم
امت وہی ہین اور ہر وقت مین اکثر اطراف مین اظہار حق اور مددگاری
دین کی اونہین سے ہوتی رہی اور سب مذہبون کو تادیب اور تنبیہ لسانی
اور سنانی رہی اور بموجب وعدہ الٰہی کے الا ان حزب اللہ ہم الغالبون

غلبہ عام اوسی فرقہ کو رہا اور وہ سواد اعظم عقاید مین اشعری ماتریدی
اور فقہ مین حنفی شافعی مالکی حنبلی ہین جو اونکے سوا ہین وہ جماعت سے
خارج اور سواد اعظم کا تارک اور دین مارق ہے اور سواد اعظم کے
مخالف جو فرقے اٹہے ہوے اور اونکے رد و ابطال اور دفع و
زوال مین جو جو کہ پیش آیا اوسکا ذکر کرنا بسبب شہرت کے ضرور نہین
سر دست جو فتنہ نجدیہ کا پہیل رہا ہے اوسکا بیان کرنا بہت مناسب
ہے کہ اکثر عوام اوسکی حقیقت سے ناواقف ہین اس سبب سے دہوکون
مین پڑے ہین سنہ ۱۲۲۳ ہجری مین کہ سلطان عبد المجید خان سابق سلطان روم
کہ بڑا غازی اور دیندار اور عادل تہا جنت نصیب ہوا سلطان سلیم
ثالث اوسکے بہتیجے نے اوسکی جاے پر جبرا تخت نشین ہوا اور
سلطان مرحوم کے فرزندونکو اور اکثر امرا سلطنت کو کہ اوسکے فرزندون
کے ہواخواہ تہے قتل کیا اور رعیت پر ظلم شروع کیا ان امور سے
سلطنت مین خلل واقع ہوا اور صوبجات سلطنت کے خود حاکم ہوگئے
حرمین شریفین سے جو ملک متعلق تہا اوسکی حکومت بہت مدت سے
مکہ معظمہ شریف سے متعلق تہی کہ وہ ایک سادات سے ہوتی اور
اوس ملک کا چندان حصول نہ تہا ہر موسم حج مین سلطان روم
کے جانب سے یہان ایک امیر فوج مع نقد و جنس کہ حساب اوسکا
کروڑہا روپیونکو پہونچتا لاکر حرمین شریفین کے سادات اور اہل خدمات
کو اور وہانکے ساکنین گرد و نواح عام کو علی حسب مراتب پہونچاتے
اور فوج سلطانی کو اگر شریف کسی سرکش گروہ کی تنبیہ کا حکم دیتا بجا
لاتے اس سبب سے وہانکے رہنے والے سب لوگ خوش و خرم

بہ آرام تمام ستے تھے جب سلطنت روم بگڑ گئی اون سب باتونمین خلل پڑھگیا مفسدون سنے ہر طرف سے سر اوٹھایا عبد الوہاب نام ایک رئیس نجد کا بڑا چالاک ہوشیار تھا اور اباواجداد سے علم ظاہری مین اور علم باطنی مین اوس ملک کے مقتدا اور صاحب سلسلہ تھے اور اوس خاندان کا اوس ملک مین بڑا اعتماد تھا عبد الوہاب نے حال خرابی سلطنت کا دیکھکر بادشاہ بننے کا ارادہ کیا اور یہ صلاح ٹھیری کہ دینداری کے حیلہ مین لوگون کو جمع کر کے حرمین شریفین کو کہ وہ فوج سے خالی ہین اور مال اور خزانہ اوسمین بیشمار ہے اپنے تصرف مین لیجئی جب یہ ملک اپنے قبضہ مین آگیا اور خزانہ بیشمار ہاتھ آگیا پھر آگے اور ملکون پر دخل ہونا آسان ہے کیونکہ وہ سب آپس مین نفاق اور نزاع کے سبب سے خراب حال ہین یہ صلاح ٹھیراکر عبد الوہاب مع اپنے عزیزون قریبون کے وعظ کہنے اور مرید کرنے مین کہ طریقہ جدی اوسکا تھا خوب مشغول ہوا اور خلائق کو اپنا معتقد کرنا شروع کیا اور خوب مطیع کر کے جمعہ کے دن مجمع عام کیا اور بڑی آدمیونکو اطراف وجوانب سے بلایا اور بطور وعظ کے کہا کہ شرع مین واسطے احکام دین اور ادائی جمعہ وغیرہ کے بادشاہ ہونا ضرور ہے اور بادشاہ روم وشام صرف برائے نام ہے حقیقت مین حکم اوسکا ذرا بھی نافذ نہین اوسکو بادشاہ کہنا جھوٹ بولنا ہے خصوصًا خطبہ مین اوسکو بادشاہ کہنا کہ جھوٹ کہنا عین عبادت مین ہوتا ہے بڑا گناہ ہے چاہیے کہ سب ملکر ایک شخص کو سردار

مقرر کرین مگر مجھے معاف کرین کہ دنیا کے طرف مجھے رغبت نہین پہلے
اون لوگون سنے جو ملے ہوے تھے پہر سیون نے کہا کہ سیواے
آپکی ذات شریف کوئی اس کام کے لایق نہین کہا کہ مجبور ہون جماعت
مسلمین کا خلاف کیونکر کرون مگر ایک شرط ہے کہ عقاید و اعمال مین
میرے مطیع رہو اور میرے حکم سے نہ پہرو آخر سب سے بیعت
لیکر امیر المومنین بنا اور نام اوسکا سلطانکی جاے خطبہ مین داخل ہوا قصبہ
درعیہ کو کہ وطن اوسکا تہا تخت گاہ قرار دیا اور اپنی اولاد و اقارب
کو شہرونکا حاکم قرار دیا اور عدل و انصاف اور دینداری اور تاکید
نماز روزہ کی خوب جاری کیا اور اجلاس امامت کے روز سے
ملک کا انتظام اپنے فرزند کو حوالہ کیا اور آپ ایک نئے مذہب
بنانیکے طرف مشغول ہوا کہ اہل سنت و جماعت وغیرہ مشہور مذہبون
سے جدا ہو کہ اوس مذہب کے رو سے وہ کافر ٹہیرین کچھ مسئلہ
متفرق خارجیونسے کچھہ معتزلہ کے کچھ ملاحدہ ظاریہ وغیرہ کے مذہبون
سے لیکر کچھہ اپنے دلسے جوڑکر ایک رسالہ بنایا محمد نام اوسکے
چھوٹے بیٹے نے اوسمین بڑہاکر کتاب التوحید نام رکہا اور پہر اوسکو
آپ اختصار کیا حاصل اوسکا یہہ کہ تمام امت مرحومہ کافر ہے خصوصا
رہنے والے حرمین شریفین کے تاکہ اونکا لوٹنا اور قتل کرنا جہاد
ٹہیرے چند نسخے اوسکے حاکمونکے پاس بہیجے حاکمون نے ظاہر
کیا محکومون نے قبول کیا اور بہت خوش ہوے کہ مکہ کی لوٹ
اور جہاد کا ثواب ہے آخر سعود نام ایک اجنٹ وزیر اوس
عاقبت نا محمود نے بنام نہاد زیارت کعبہ ۱۲۱۳ ہجری او اخر

سلطنت سلیم ثالث مین بڑی بہیڑ کے ساتھ اللہ تعالی کے گہر پر چڑہائی
کیا ساکنین حرمین اونکا پہلا حال عدالت اور دینداری کا سنکر اونکے
آنیسے بہت خوش اور مشتاق ملاقات ہوے مگر چند لوگ جو اونکے
واقف حال تھے اونہون نے مکہ مین اونکے حال کا تذکرہ کیا اور
لوگون نے اوسکا تذکرہ شریف مکہ تک پہنچایا اور کہا کہ فوج کو مصر اور
شام سے طلب کیجئے یا قبایل عرب کو جمع کر کے اوسکا بندوبست کیجئے
کہ اونکا یہان آنا اچہا نہین شریف نے اوسی پچھلے حال سے اونکے
دہوکا کہا کے کہا کہ معاذ اللہ خانہ خدا کی زیارت کرنیوالون کو روکو
اور رکنے والون پر غصہ ہوا کہ پہر کوئی ایسی مفسدانہ بات نکہے اس
عرصہ مین خبر آئی کہ مسعود نا مسعود ابوہ نامعدود لیکر مکہ پر آتا ہے
پہر لوگون نے شریف سے کہا کہ آپکی غفلت سے ہتک حرم اور جانون
کا قتل اور مالونکی لوٹ ہو جاویگی شریف مکہ نے وہی جواب دیا کہ
مسلمان سنت پر چلتے اور تقویکا دعوی رکہتے ہین ایسا بڑا گناہ اونسے
کیونکر سرزد ہوگا یہان یہی قیل وقال تہے کہ وہ اشقیا مقام قرن المنازل
مین کہ میقات نجد سے ہے آپہونچے وہانسے مکہ کو چہوڑ کر طایف کو دوڑ
مارے اور ربلا سب طایف کو چار طرفسے گہیر لئے اور جو سامنے
آگیا کیا مرد اور کیا عورت کیا چھوٹا اور کیا بڑا سبکو شہید کئے اور مسجد
عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اور آثار متبرک سے زمین کے
برابر کر دئیے اور تمام مال ومتاع پر تصرف کرکے گماشتے اپنے
چہوڑے اور خود متوجہ مکہ معظمہ کے ہوے ایک منزل باقی رہی
ہتی کہ کچہ نبچے ہوے طایف کے بہاگ کے آکر شریف سے حال

طایف کا بیان کے شریف کے پاس محض پانسو غلام تھے اور مدد ملنیکی
مہلت کہان اور کتاب التوحید بہی ایکدن پہلے مکہ مین آگئی تہی علماء مکہ نے
اوسدن حرم مین اجماع کیا اور کفر پر نجدیہ کے اور اونسے جہاد پر چارون
مذہب کے علما باجماع تاشب یہہ فتوی دیئے اور بعد مغرب شریف کو دیا اور
کہا کہ سب مسلمان آپکی ساتھ لڑنیکو تیار ہین اور درستی سامان جنگ مین
مصروف ہین علی الصباح آپ سب جمعیت کے ساتھ حرم کی سرحد پر چلکر اونکو روکین
اور اونسے لڑین یہہ ماجرا اجماع وغیرہ کا جمعہ کے دن ساتوین محرم سنہ ۱۲۳۱ ہجری
کو ہوا آٹھوین تاریخ صبح کو سب لوگ تیار منتظر شریف تھے مگر شریف برآمد
نہین ہوے اور اپنی غفلت پر شرمندہ ہوے اور فوج بہی نہین بہیجی
مگر ابہی تک اس شبہہ مین تھے کہ شاید طایف والون نے پہلے قصد کیا
ہو اور یہی بہہ گمان تہا کہ طایف مین جو ہوا سو ہوا آخر حرم مین شمشیر رانی نکرینگے
کہ وہ مسلمان لوگ ہین لوگون نے ہر چند ہر چند عرض کیا کہ یزید اور حجاج اور
قرامطہ کے وقت مین کیا کیا نہین ہوا حالانکہ وہ بہی کلمہ گو تہے اور حال نجدیہ
کا کتاب التوحید اور واقعہ طایف سے ظاہر ہوگیا اسپر بہی شریف باہر
نہین نکلے اس عرصہ مین غلام بہی اہل شہر سے متفق ہوے اور شریف
سے اذن چاہتے شریف نے کہا کہ مین حکم قتال کا زایرین بیت اللہ
پر ہرگز نہ دونگا اسی تکرار مین پہر دن آگیا اور کوئی امر قرار نہین پایا
کہ ناگہان خبر آئی کہ نجدیہ تروارین مارتے ہوے اور لوٹ کرتے
ہوے داخل حد حرم ہوے اوسوقت شریف کو اون خبیثونکی خباثت کا
یقین ہوا مگر سوا بہاگ جانیکے کچہ چارہ نہین دیکہا اپنے غلامونکو لیکر
جدہ کو چلے گئے اور وہانکے قلعہ مین پناہ لئے اور مکہ کے زن و مرد

سب اپنے مکانونکو چھوڑ کے کچھ پہاڑون پر چڑھ گئے کچھ مسجد الحرام مین اپنی
پناہ سمجھکر ادہر سے نجدی بیدین سنے اوسکے تغیر کرادینے کوئی مقابلہ کرنی
چارون طرف سے کمال سفاکی اور بیباکی سے کے ساتھ مسجد الحرام مین گہسے وہ
لوگ کہ کعبہ کے پردہ مین چھپے ہوئے تھے اور قبہ زمزم اور حطیم اور
مقام ابراہیم مین دبے ہوئے تھے اونکا بہی پاس نکیا انا للہ و
انا الیہ راجعون حجر اسود انگے اونکے ظلم سے نہ بچا اوسمین بہی بہ
صدمات زد و ضرب کے شق آگیا تمام مال شریف اہل مکہ کا اور حرم کے
کارخانون اور نذورکا اپنے تصرف مین لے لیا اور کچھ بہی نچھوڑا جب حکم
دیا کہ اہل مکہ پہاڑ ونسے اُتکر اپنے مکانونمین آباد ہو وین مگر جنکے ہاتھ مین
ہتیار ہو وے وہ قتل کیا جاوے مگر مکہ کے شریفون کے قوم سے
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلبیت اور سیادت اونکی تمام
عالم مین معتبر اور مشہور ہے کسیکو امان نہین کیا مرد کیا عورت کیا چھوٹا
کیا بڑا جسکو کہان پاو وہان قتل کرو پس اس ظلم سے مشہور ہو نیسے اہل
بیت نبوی مین جسکو جہان طاقت ہوئی آوارہ ہوے اور جو اون اشقیا
کے ہاتھ پڑا شہید ہوا باقی ماندہ لوگ اپنے گہرونمین آئے دیکہے کہ مکان
سامان اور اسباب سے خالی ہین بعد فراغت تخریب مکہ معظمہ کے تہوڑی ہی
فوج لیکر متوجہ غارتگری مدینہ منورہ کے جانب ہوے جو قتل و غارتگری کہ
مکہ معظمہ مین کئے تہے وہی معاملہ مدینہ منورہ مین کئے مسجد قبا جسکا ذکر و ثنا
قرآن شریف مین ہے اور مقابر متبرکہ اور آثار صحابہ اور اہلبیت سب
مسمار کر دئیے پہر روضہ مقدس کے جانب متوجہ ہوے کہ تمام اوسکا
صنم اکبر یعنے معاذ اللہ بڑا بت رکہتے تہے اور ارادہ ہدم روضہ منورہ

گا کٹ گئے اور ایک جماعت روضۂ منورہ کے جانب اس نیت ناپاک سے گئے
اور روضۂ مقدس کے پاس پہنچے اور دروازہ کہولے فی الفور ایک
اژدہا کے پھنکارنے کی آواز آئی کہ سب خاک سیاہ ہو گئے اسکا اصل وہان
ظلم وستم سے پیٹ بہر کے تمام اسباب وسامان نقد وجنس مکہ معظمہ مین
لاکر اپنی جماعت مین شریک ہوئے پہر وہا سنے پاؤن پہیلائے حجاز
اور نجد اور بعضے عراق کے شہرون پر جو فوجسے خالی تہے قتل اور
لوٹ کیا کربلا سے معلا مین بہی وہی معاملہ کیا جو مدینۂ منورہ مین کیا تہا
مگر جدہ پر قصد نکیا کہ وہان قلعہ مستحکم اور توپین تہے مگر شریف کو بہی انکا
انکی قدرت نہ تہی اس حال مین ایک زمانہ گذر گیا عجب طرحکا مخمصہ تمام
ملک مین تہا اور سلطان سلیم ثالث کہ نہایت بدفکر اور بے عقل تہا بسبب
عدم شکوہ وشوکت سلطنت کے اس فتنہ کو رفع نکرسکا اور بہ باعث
شور وفساد سلطنت کے اسطرف متوجہ ہونیکی اوسکو فرصت بہی نہ تہی
اس عرصہ مین سلطان مصطفیٰ خان رابع خلف سلطان عبد المجید خان مرحوم
نے سلطان سلیم ثالث کو مارا اور آپ تخت نشین ہوا کئی مہینے گذرے
تہے کہ مصطفیٰ بیرقدار نے سلطان مصطفیٰ خان کو قتل کیا۔ جب سلطان محمود
خان غازی خلف سلطان عبد المجید خان کہ مرد با خدا تہا بادشاہ ہوا
کسیقدر سلطنت کی پراگندگی کو حکمت عملی سے جمع کیا محمد علی بادشاہ
والی مصر کو حکم جہاد کا نجدیہ پر دیا محمد علی بادشاہ نے ابراہیم بادشاہ
کو ملک حجاز پر بہیجا اوسنے آنکر ایسا تدارک کیا کہ نام ونشان نجدیہ کا
باقی نرہا اور قتل عام کیا جتنا اسباب کہ مکہ مدینہ کربلا وغیرہ کا لوٹ
لیگئے تہے سب لاکر جہان تہان پہنچایا اور جس مالک نے اپنی چیز کی

شناخت کی اوسکے حوالہ کر دیا اور باقی مال مملوکہ نجدیہ کا مسلمانون کو
تقسیم کیا اور مساجد متبرکہ اور آثار شریفہ جو نجدیہ نے منہدم کر دیا تہا سب
نئے بنانیکا حکم دیا اوسی عرصہ مین ملک یمن کے گنوارون شیعہ زیدیہ مذہب
نے جو دین و آئین سے ناواقف محض تہے اور اپنے طریقہ سے بہی جاہل تہے
سوا سے راہ لوٹنے اور قتل کرنیکے کچھ نہین جانتے تہے اس مذہب کو اپنے
مذاق کے موافق پاکر بخوشی قبول کیا مسلمانون پر جہاد کیا مخا اور حدیدہ
کہ دو شہر ملک یمن مین مابین دریا کے کنارہ پر واقع ہین لوٹ لیا
جب فوج ترک کی یہان بہی آئی کچھہ مارے گئے اور جنگلو نمین بہاگ گئے
اس عرصہ مین سلطان محمود خان غازی جنت نصیب ہوے اور اونکے فرزند
سلطان عبد المجید خان غازی تخت نشین سلطنت روم ہوے نظم و نسق
پادشاہانہ جاری کئے سب صوبجات اونکے مطیع فرمان ہوے محمد علی
پاشا سے ملک حجاز و یمن وغیرہ جو ضعف سلطنت کے باعث سے
حال مین اوسپر متصرف ہوگیا تہا نکال لئے بموجب اس حکم کے فوج محمد علی
پادشا کی روانہ مصر ہوی اور فوج سلطانی نیا در تک نہ آئی تہی کہ زیدیہ
مذہب سید دون ساکن نواح مخا و حدیدہ نے مذہب نجدیہ اختیار کیا او
اور مکانون کو فوجسے خالی دیکہ کے پہر تاخت و تاراج کیا اور ہر ایک مکان
مین ایک امیر ہوگیا عجب طرحکا ظلم برپا کیا مولف کتاب سیف الجبار مولانا
مولوی فضل رسول صاحب علیہ الرحمہ یہان سے لکہتے ہین کہ راقم نے شتہ ۱۲
ہجری مین اوسی حال پر چہوڑا پہر سنا کہ فوج ترک کے آنیسے اونکا بہی کام
تمام ہوا اسیطرح ملک مسقط کے گنوارون خارجیون نے اس مذہب کو
پسند کیا اور لوٹ مار شروع کیا چنانچہ بہت سے خارجیون اور سوداگرون

سکے جہاز لوٹ لئے بادشاہ مسقط کہ سعید اوسکا نام تھا اونکا قتل عام کیا بالاخر
اون سبکا استیصال ہوگیا اب تمام ملک عرب حجاز و شام وغیرہ مین
اس مذہب کا نام و نشان باقی نہین سوا ئے چند گنوار و شکے ایک چہوٹے
سے جنگل صحرا سے مین سکے کہ نام اوسکا قبیلا اسیر ہے کہتے ہین کہ
کچھہ کچھہ باقی ہین العلم عند اللہ اور مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ اور تمام مسلمانون
کے شہرونمین جو روم و شام اور مصر و عراق وغیرہ کے ہین کوئی اس
مذہب کو ظاہر نہین کرسکتا یہہ حال ہے عرب کے بیدین والونکا اور ہندوستان
مین اس دینکے پہیلنے کا قصہ یہہ ہے کہ مولوی اسمٰعیل کے فکر مین خدشہ
اور طبیعت مین مذہب سے بیقیدی کی رغبت پہلے سے تہی بزرگ اوسکے
اس سبب سے اوسنے ناراض تہے شاہ عبدالعزیز صاحب نے آخر عمری مین
اپنا تمام مال مملوکہ منقولہ و غیر منقولہ وغیرہ منقولہ کہ ہر جنس کثرت سے تہی
حرم اور نواسون وغیرہ کو ہبہ کرکے قابض کر دیا مولوی اسمٰعیل کو کچھہ
نہ دیا جب شاہ صاحب نے انتقال کیا کوئی بزرگ نہین رہا کہ اوسکا بند ہوے
تین چشمہ فساد کے دین مین اونکی ذات سے جاری ہونے ایک فتنہ ظاہر
یہہ کہ قیاس اور تقلید کو حرام اور ائمہ مجتہدین اور فقہا و مقلدین کو فاسق
بلکہ کافر سمجھتے ہین یہہ تہوڑا شاہ جہان آباد مین اور پورب الوح عظیم آباد وغیرہ
پورب شہرونمین پیدا ایسے جاہل کہ ابو حنیفہ اور شافعی بہی صحیح نہین بول
سکتے سفے کو چہے اور شین کو سین کہتے ہین امامون اور مقلدون کو برا
کہتے ہین اور اونکی طرف خطا اور گمراہی کی نسبت کچھہ تامل نہین کرتے اور مولوی
اسمعیل کے زبان درازیان اور بے ادبیان ائمہ اور فقہا کے
ساتھہ مشہور ہین دیکھو تنویر العینین مین لکہا ہے دلیت شعر سے کیف

یجوز التزام شخص معین مع تمکن الرجوع الی الروایا المنقولہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الصریحۃ الدالۃ علی خلاف قول الامام الغیر فان لم یترک قولہ امامہ ففیہ شائبۃ من الشرک ترجمہ مین نہین سمجھتا کہ ایک شخص معین کی تقلید کا التزام کرنا کیونکر جایز ہو باوجود ممکن ہونے رجوع کے اون روایتون کے طرف کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہین کہ صاف دلالت کرتے ہین تقلید کئے گئی امام کے قول کی خلاف پر اگر اپنے امام کے قول کو نہ چہوڑ دے تو اوسمین میل شرک کا ہے پہلے اسکی تقلید کی حقیقت سمجھ لینا چاہئے وہ یہہ ہے کہ بعد گذر جانے زمانہ اصحاب کرام کے حدیث کے روایتون مین اختلاف وتعارض بکثرت واقع ہوا اور راویون مین اچھے برے ملگئے یہان تک کہ بدمذہب لوگ بہی جیسے رافضی خارجی وغیرہ داخل ہوے اور راویونکے رد وقبول مین اختلاف ہوا ایک جسکو مانتا دوسرا نہین مانتا اور ایسے الفاظ حدیث کے معنون مین بہی اختلاف ہوا کوئی ایک حدیث کے کچھہ معنے کہتا ہے دوسرا وہی حدیث سے اور مراد ٹہراتا ہے اللہ تعالی نے خاص خاص بندونکو توفیق دے کہ اپنی ساری ہمت اور سعی اس کام پر مصروف کی کہ دریافت کرین کونسی روایت صحیح کونسی روایت غیر صحیح کونسی مقدم اور کونسی موخر کون ناسخ کون منسوخ کون راجح کون مرجوح کون راوی عدل کون غیر عدل کونسے معنے معتبر کونسے غیر معتبر سو اونہون نے اسطرحکی ہر ایک بات کو جیسا چاہئے خوب تحقیق کرکے ایک امر منقح لکہدیا اور صورتین مسئلونکے پیش آئین کہ وہ بعینہ قرآن وحدیث مین اونکو قرآن وحدیث سے نکالا اور اصول شرعیہ کا ضبط کیا اوسکا نام مذہب ہے ہر ایک شخص کو یہہ مرتبہ

حاصل نتہا اون لوگونکی پیروی کی اوسکا نام تقلید ہے اور یہہ بات کہ جب چاہا
جس کسیکی چاہیئے پیروی کر لی کسی مسئلہ مین کسیکی اور کسی مسئلہ مین کسیکی
محض دین مین کہیل ہے ایک چیز کو کبہی حرام کہے کبہی حلال کبہی مکروہ
جانے کبہی مباح ایک صورت کے دو مقدمہ مین کبہی مدعی کو حق دلا دے
کبہو مدعا علیہ کو ائمہ مجتہدین کے زمانہ مین اور قریب قریب مین اوسکے بہت
مجتہد تہے رفتہ رفتہ اونکے مذہبونکا نشان نرہا اونہین چار مذہبونکی تحریر اور
تقریر ضبط اصول و فروع نظم کلیات و جزئیات جیسا چاہیئے ویسا دائر
و سائر ہوا سواد اعظم امت مرحومہ نے ان چار مذہبون سے جسکی چاہی
تقلید اختیار کی شاہ عبد العزیز صاحب تفسیر مین لکہتے ہین کہ چہہ فرقونکی اطاعت
خدا کے حکم سے فرض ہے از انجملہ مجتہدین شریعت و شیوخ طریقت اند
کہ حکم ایشان بطریق واجب مخبر لازم الاتباع است بر عوام امت زیراکہ
فہم اسرار شریعت و دقایق طریقت ایشانرا میسر است فاسئلوا اہل الذکر ان
کنتم لا تعلمون اب دیکہو مولوی اسمٰعیل نے تمام لاحقین امت مرحومہ کو
مشرک ٹہرایا کہ اماموںکے وقت کے بعد سے اب تک اہل سنت چار فرقے
ہین حنفی شافعی مالکی حنبلی اور حدیث کے کتابونمین کوئی حدیث
مخالف اپنے امام کے دیکہکر تقلید کو چہوڑ دینا جایز نہین ہے کیونکہ تحقیق
حدیث کی جیسے کہ اماموںکو تہی حدیث کے کتابون [illegible] جمع کرنیوالون کو نتہے اون
کتابونکے دیکہنے والونکا کیا رتبہ ہے ہر ایک کا کام کیواسطے ہر ایک
شخص خاص سے ہے تحقیق ناسخ و منسوخ راجح و مرجوح کے تعارض کو دور کرنا
الفاظ سے مطلب نکالنا اور اسطرحکے باتین جو ضرور رہین اور اصول
کے کتابونمین بتفصیل مذکور ہین مجتہدونکا کام ہے اون چارون امامونکے

برابر اس کام مین اور کوئی مماثل نہین گویا اسبات پر اجماع امت اور
اتفاق ہوگیا اور حضرات محدثین کا کام جمعکرنا حدیثون کا ہے عقود الجمان
فی مناقب النعمان مین لکہا ہے کہ اعمش علیہ الرحمۃ سے مسئلے پوچھے گئے
انہون نے ابوحنیفہ سے کہا کہ تم انمین کیا کہتے ہو ابوحنیفہ نے انکے احکام
بیان کئے اعمش نے کہا کہا ن سے کہتے ہو جواب دیا کہ تمنے فلانی حدیث
فلان سے اور فلان فلان سے یون روایت کی ہے اور بہت سے حدیثین
اسطرح سے بیان کئی اعمش نے کہا کہ جو مین نے سو دن مین حدیثین کے سو تمنے ایک
ساعت مین بیان کئے مین نہین جانتا تہا کہ تمکو یہ حدیث معلوم ہوگی اے
گروہ فقہا کے تم طبیب ہو اور ہم عطار یعنے دوا فروش ہین اور تو نے
اے شخص دونو طرفون کو لے لیا ہے اور اعمش حج کو چلے علی بن مسہر
کو بہیجکر ابوحنیفہ سے مناسک حج کے لکہوا منگوایا اور اعمش سے ایک
شخص نے مسئلہ پوچہا اونہون نے اشارہ کیا ابوحنیفہ کے حلقہ کیطرف
اور کہا کہ اونکو لازم پکڑو کہ جب اونکو کوئی مسئلہ آگے آتا ہے تو ہمیشہ اوسکو
آپسمین پہیرتے رہتے ہین یہانتک کہ صواب کو پہنچتے ہین وکیع بن جراح کے آگے
کسی نے کہا کہ ابوحنیفہ نے خطا کی وکیع نے کہا کہ وہ کیون خطا کرینگے حالانکہ
اونکے ساتھ ابو یوسف و زفر و محمد سے لوگ ہون اجتہاد و قیاس
مین اور یحیی ابن زکریا اور حفص و حبان و مندل سے لوگ حفظ حدیث
مین اور قاسم سے علوم عربیہ مین اور داؤد و فضل سے زہد و ورع مین
جنکے ایسے اصحاب اور جلسا ہون وہ خطا نکریگا اگر کریگا تو پہر لوگ حق کے
طرف پہیر دینگے وکیع نے کہا کہ جو لوگ اسطرحکی بات کہین وہ مثل انعام ہین
بلکہ اونسے بہی گمراہ تر عبد اللہ بن المبارک نے کہا کہ ابوحنیفہ کا قول ہمارے

نزدیک مثل حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہان ہم حدیث نہین پاتے
مسعر بن کدام نے کہا کہ ہمنے طلب کیا ابو حنیفہ کے ساتھ حدیث کو تو وہ
حدیث مین غالب آیا ہمپر ایسے ہی زہد مین اور فقہ مین تو دیکھتے ہو کیا حال
ہے حافظ عبد العزیز بزاز اور ابو محمد حارثی اور ابراہیم بن معویہ وغیرہ نے
نقل کیا ہے کہ علامت سنی ہونیکی محبت ابو حنیفہ کی اور علامت بدمذہبی
کی بغض ابو حنیفہ ہے ابو حنیفہ بڑے حافظ حدیث سے تھے ورنہ یہ رتبہ
اجتہاد کا کیونکر حاصل ہوتا اونہون نے چار ہزار شیخ ائمہ تابعین وغیرہ
سے حدیث لیا اور اونسے جتنے لوگون نے حدیث روایت کی ہے
شمار سے باہر ہین اور ائمہ اسلام سے اوتنے لوگون نے روایت
نہین کیئے اور نہ اونکے اتنے اصحاب و تلامیذ ہین اور کسی شخص
سے علما کو ایسا انتفاع نہین ہوا جیسا کہ ابو حنیفہ اور اونکے اصحاب سے
احادیث مشتبہ کے تفسیر مین سفیان ثوری نے کہا کہ ابو حنیفہ کا علم بہت
بڑا تھا جو آثار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے صحیح ہوتا اوسیکو
لیتے اور حدیث کے ناسخ و منسوخ کو خوب جانتے تھے اور ثقات سے
حدیث طلب کیا کرتے تھے اور یہہ کہ آخر فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وصحبہ وسلم کا کیا ہے اور علما نے کیا کہا ہے امام شافعی اور سفیان
بن عیینہ اور عبد اللہ بن المبارک وغیرہ نے کہا کہ ابو حنیفہ سے بڑا ہمنے
کوئی فقیہہ نہ دیکھا نہ سنا کہا یزید بن ہارون نے کہ احفظ اپنے زمانے کے
تھے حافظ مکی نے کہا اعلم زمانہ تھے ابی یحیی صمانی کہا کہ مین نے کسیکو ابو حنیفہ
سے بڑھکر نہ دیکھا ہر باب مین ابواب خیر سے جسکو ملا یا ابو حنیفہ کے ساتھ
ابو حنیفہ کو ہر باب مین افضل پایا یہہ تھوڑا کچھہ بطور نمونہ نقل کیا ہے ادس کتاب

جو تصنیف شافعی مذہب کی ہے معلوم ہووے کہ اعتقاد اکابر کا ایسا تہا پہر
انتہی ملخصاً پہر صاحب سیف الجبار نے اون عبارات کو مولوی اسماعیل
صاحب کے نقل کئے ہین جو مولوی صاحب نے مقلدین مذہب کے شان مین کہتے ہین
اور اوسکا جواب بہی صاحب کتاب دئیے ہین وہ بہت سے ہین مگر ایک اونمین
سے یہہ ہے کہ مقلدین کو نصاری مین داخل کیا معاذ اللہ منہ من بعد صاحب
کتاب بیان مولوی اسماعیل صاحب شروع فرمائے وہ یہہ ہے جب شاہ عبد العزیز
صاحب اپنے تمام مملوکات اورون کو ہبہ کیا مولوی اسماعیل صاحب گہبرائے
اور مولوی عبد الحی شاہ صاحب کے داماد کہ عدالت ضلع میرٹہ کے محررون
مین فرنگی کے نوکر تہے موقوف ہو کر دلی مین آئے دونون نے ملکر سید احمد
نام ایک مرد جاہل شاہ عبد العزیز صاحب کے مرید کو پیر بنایا اور ساتھ لیکر
شہر و یہین پہیری شروع کی در بدر گہر بہ گہر قرآن و حدیث کے درس کو
وسیلہ ٹہرایا لوگونکے رجوعات کا نذر و نیاز و دعوت تر و خشک سے
زیادہ خوب اوٹہایا ہر قسم کے نذر کے قبول کرنیمین کچہہ تامل نہ تہا یہانتک کہ
نیا بنس کا رزیڈنٹ اکنش سروک نام کے مکانمین ایک زن فاحشہ تہی صاحب
مقدرت مرید ہوئی اور دس ہزار روپیہ نذر کی اوسکے مرید ہونی سے
رزیڈنٹ بہی بہت خاطر داری کی اسواسطے کہ سید صاحب نے اوسکو اپنی
خاص بیٹی فرمایا تہا صاحب کتاب سیف الجبار فرماتے ہین کہ راقم
بہی وہان موجود تہا مولوی عبد الحی سے لوگون نے پوچہا کہ یہہ روپیہ
فاحشہ کا کہ نصرانی سے زنا کی عوض مین اوسنے حاصل کیا ہے درست ہوا
کچہہ جواب پریشان دئیے آخر کو حوالہ کیا استفسار پر سید صاحب سے
اون دونون صاحبون نے زبانی بیان کرنے پر کفایت نکی بلکہ ایک کتاب

صراط المستقیم سید صاحب کے حال مین لکہا خلاصہ وسکا کتاب سیف الجبار مین
تحریر ہے غرض اوسمین مقام قرب اور کرامات مصنوعی سید صاحب کے
درج ہین اختصارا ترک کیا گیا بالاخر یہہ مضمون سیف الجبار مین ہے کتاب التوحید
نجدیہ کی مراد آباد مین کہ وہان پہلے سے کسیقدر اس مذہب کی گفتگو تہی
ہاتہہ لگی اس مذہب کو پسند کیا اور تقویۃ الایمان تصنیف کی گویا اوسی کتاب
کی شرح ہے اوس مین کی بڑی شہرت ہوی اور عوام الناس بہت اس
بلا مین پہنسے توہین اور تحقیر انبیا اور اولیا کی او تکفیر تمام امت سلف خلف
کی خوب جاری ہوئی وبیدار ان علم جہان تہے اونکی فیض صحبت سے
جو بچا سو بچا ورنہ اول وہلہ مین اکثرون کو اسطرفہ میل آگیا بسبب شہرت
اونکے اور ناواقفی کے فن سیرت وحدیث سے جب نوبت دلی مین
پہنچی ہزارون ہزار آدمی کہ شاگرد اور مرید اور دیکہنے والے اور صحبت
یافتہ شاہ عبد العزیز صاحب اور مولوی رفیع الدین صاحب کے اور علم وفضل
مین اونسے زاید لوگ موجود تہے مولوی اسماعیل اور مولوی عبد الحی سے
دست وگریبان ہوے اور خواص سنے فہمایش کی کہ اس سفر مین یہہ نیا دین
کیا نکال لائے کہ اوسکے رو سے تمہارے اوستاد وستے لیکر صحابہ تک کوی
کفر وشرک سے نہین بچا اور قبل اس سفر کے تم بہی اوسی طریقہ پر تہے
اور ویسا ہی وعظ کہتے تہے اور فتوی لکہتے تہے جسکو اب شرک کہتے ہو
یہہ دین مین فساد ڈالنا اور قرآن وحدیث مین تحریف کرنا اور خلایق کو
گمراہ کرنا بہت برا ہے پر نصیحت کسے کچہہ سود مند نہ ہوی لاچار ہوکر
سب نے انکار وابطال کیا مولوی مخصوص اللہ صاحب اور مولوی موسی صاحب
رفیع الدین صاحب کے صاحبزادون نے فتوے اور رسالے اونکے رد مین لکہے

نوبت تکفیر تک پہنچا سے مولوی فضل حق صاحب خیرآبادی نے جزاه الله خیرا
کہ علم و فضل مین مولوی اسماعیل وغیرہ کو اونسے کچھ نسبت نہین علوم عقلیہ و نقلیہ
اپنے والد ماجد سے کہ وہ علوم مین یگانہ عصر تھے حاصل کئے ہر طرح مولوی
اسماعیل کے رد بہ ورد و ابطال کیا اور تکفیر کی نوبت تحریر کی آئی مسئلہ شفاعت
مین مولوی اسماعیل نے حرکت مذبوحی کچھہ جواب مین کی آخر کو عاجز و ساکت ہوگئے
تحقیق الفتوی مین بکمال شرح و بسط سے مولوی فضل حق صاحب نے لکھا اور
اوسمین صورت مسئلہ اور استفتا اس امر کا قرار دیا کہ تقویۃ الایمان مین مولوی
اسماعیل نے فلان فلان کلام لکھے ہین آیا استخفاف اور بے ادبی پیر آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے شامل ہے یا نہین اور شرعًا اوسکے قائل کا کیا
حکم ہے سوال کو اختصارًا ترک کیا مگر جواب جو علماء وقت بہ ثبت مہر و دستخط
ادا کئے ہین اوسکو نقل کیا جاتا ہے کلام او بلا تردد و اشتباہ بر استخفاف
منزلت و جاہ آن سرور و مقربان بارگاہ حضرت اله و انتقاص شان سایر
انبیاء و ملایکہ و اصفیاء و شہیدو اولیاء اشتمال و دلالت دارد قایل این کلام
لاطایل از روے شرع مبین بلا شبہہ کافر بیدین است ہرگز مومن و مسلمان
نیست و حکم او شرعًا قتل و تکفیر است و ہر کہ در کفر او شک آرد یا تردد دارد
یا این استخفاف را سہل انگارد کافر و بیدین و نامسلمان و لعین است الا ور
کفر و بیدینی کمترین است از کسیکہ این کلام ضلالت نظام را ثواب و مستحسن پندارد
و اعتقاد این کلام را از عقاید ضروریہ دین شمارد و انکس در کفر با قائل ہمسر
بلکہ در استخفاف از و بالاتر است چہ او استخفاف آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
و سائر انبیاء و ملائکہ و اولیاء را مستحسن انگاشت و آنرا از ضروریات دین پنداشت
و ہمچنان کسیکہ ظاہرًا یا باطنًا پاسداری این قائل درین مسائل و وداد او دارد و برے

حفظ حرمت او در اہل علم تاویلات دور از کار آرد چہ او نیز مرتکب استخفاف
شان حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شد کہ پاسداری بد دینی را بر
احترام آن سید الانام علیہ تحیۃ والسلام رجحان داد و بخوف ملامت بلکہ بمقتضائے
بدبختی و شامت درپی اثبات آنچہ بر استخفاف دلالت دارد افتاد و اینہمہ کفر و
زندقہ است و الحاد اعاذنا اللہ من ذالک و از اثبات این مطالب در مقام انعم
دست داد فقطع دابر الذین ظلموا و الحمد للہ رب العالمین الحال سواد
ظلمت و کفر شکست و بیاض نور ایمان باشراق پیوست فمن شاء فلیومن
ومن شاء فلیکفر والسلام علی من اتبع الھدی مہرین اور دستخط
اکثر اعلام کے اس پر اور مجلس جامع مسجد کے یہ تفصیل ہے کہ پہلے ایک
استفتاء مرتب ہوا بمہر و دستخط مولوی رشید الدین خانصاحب و مولوی فضل حق
صاحب و مولوی مخصوص اللہ صاحب و مولوی قدسی صاحب و مولوی محمد شریف
صاحب و مولوی عبد اللہ صاحب و اخون شیر محمد صاحب کے صبح کے وقت منگل
کے روز انتیسوین ربیع الثانی ۱۲۴۰ ہجری کو کہ مولوی عبد الحی صاحب جامع مسجد
مین وعظ کہہ رہے تھے مولوی رشید الدین صاحب اور مولوی مخصوص اللہ
صاحب اور مولوی قدسی صاحب مولوی رفیع الدین صاحب کے صاحبزادے
اور مولوی محمد شریف صاحب وغیرہ علماء و طلبہ خاص و عام خوص پر مجتمع ہوئے
جب مولوی عبد الحی صاحب وعظ کہہ چکے عبد اللہ طالب علم نے وہ استفتا
پیش کیا کہ اسپنے مہر او سپر کر دیجئے مولوی عبد الحی نے کہا مین نہین مہر کرتا کہ
مین کچھ نہین جانتا اوسنے کہا یہی لکھ دیجئے اور اصرار کیا مولوی عبد الحی نے انکار
کیا اور ملال ظاہر کرنے لگے مفتی محمد شجاع الدین خانصاحب نے کہا کہ اوسکا تصفیہ
ضرور ہے کہ بڑا اختلاف پڑ گیا ہے مرزا غلام حیدر شاہزادہ نے طالب علم

کی تکرار سے رنجیدہ ہوے اور مولوی عبدالحی وغیرہ کو مجمع علما میں واسطے مناظرہ کے لائے مجمع ما سے شمار خاص و عام امیر و فقیر کا ہو گیا کوتوال بھی واسطے بند و بست کے آپہونچا پھر مولوی عبدالحی نے فاضلوں سے پوچھا کہ تم کیوں آئے کسینے کہا کہ آپکے بلانیکے موافق کہ ہر روز کہتے تھے کہ جسکو تاب مناظرہ ہو ہمارے سامنے آوے یہ سنکر چپ ہو گئے مولوی مخصوص اللہ صاحب نے کہا کہ ہم موجب حکم خدا کے آئے ہیں کہ حق ظاہر ہو جاوے مولوی موسیٰ نے کہا کہ تم ہمارے اوستادوں کو برا کہتے ہو بولے کہ میں نہیں کہتا مولوی موسیٰ نے کہا یہ ایسے مسئلے نئے بتاتے ہیں کہ انسے برائی اوستادونکی ثابت ہوتی ہے پوچھا وہ کیا ہے کہا کہ مثلاً قبر کے بوسہ کو شرک کہتے ہو اور ہمارے اکابر اوسکے مباشر تھے مولوی عبدالحی نے انکار کیا کسینے کہا کہ لکھدو تا کہ تمہارے اوپر جھوٹ باندھنے والونکی تکذیب ہو مولوی عبدالحی کا نپتے ہوے ہاتھ سے لکھدیا بوسہ دہندہ قبر مشرک نیست مولوی رشید الدینخانصاحب کے ہاتھ میں فتوی دیا گیا اور قریب مولوی عبدالحی کے آ بیٹھے مولوی عبدالحی نے گلا و شکوہ اونسے شروع کیا کہ خانصاحب مجھے آپکی خدمت میں دوستی تھی بر ملا مجھے ذلیل کیا خانصاحب نے فرمایا کہ ہم تمہارے اعزاز و اظہار کمال کے واسطے آئے ہیں لوگوں نے مشہور کیا کہ تم مسئلے خلاف سلف کہتے ہو اس سبب سے تمسے خلق کو وحشت ہے ایسے مجمع میں مفتریونکی تکذیب ہو جاویگی مولوی عبدالحی تنکو ہی پریشان باتیں کرتے رہے خانصاحب نے فرمایا کہ تمہارے لوگ کہتے ہیں کہ عبدالعزیز کی راہ اور جستم ہے اور بتوفت گواہی سے یہ بات ثابت ہو گئی لوگ برا کہنے لگے مولوی عبدالحی نے تبرا کیا آیہ و از ملبد مولوی رشید الدین خانصاحب سے کہا کہ مولانا عبدالعزیز کی محبت اور اعتقاد علم و بزرگی میں میں مثل تمہارے ہوں طحاوی و کرخی کے برابر جانتا ہوں پھر استفسار شروع ہوا ہر مسئلہ کا جواب دیا کہ چند ان مخالف جمہور نہ تہا مولوی

اسمعیل نے پہلے ہی استفسار سے ارادہ اوٹھہ جانیکا کیا مولوی رحمت اللہ صاحب
کہ ذری دیر تشریف رکھئے کہ جناب کی بھی دستخط اس تحریر پر ضرور ہے مولویصاحب
نے کہا کہ مین کسیکے باپکا نوکر نہین ہون میرے واسطے محتسب لا اسے مرد و
میرے ساتھہ سختی کرتا ہے اونہون نے کہا کہ حضرت مین سختی نہین کرتا
مین عرض کرتا ہون پہر مولوی اسماعیل نے کہا کہ میرے رسالہ کا جواب
لکہہ مولوی رحمت اللہ صاحب نے کہا کہ رسالہ آپکا میرے بغل مین ہے اگر آپ
فرمائین اسی مجمع مین جواب کو عرض کرون غصہ کہا کر کچہہ نکہا پہر مولوی
اسماعیل نے کہا جواب عقلی لکہون یا نقلی کہا جیسا چاہیے پہر مولوی رحمت اللہ
نے کہا کہ ردجواب اوسکا لکہوگے کہا کہ مین کسیکا محکوم نہین ہون مولوی
رحمت اللہ صاحب نے کہا کہ نئے عقیدہ اپنے دلکے بنائے ہوے
کسی سے نفرمائیے اور نہین تو ابہی بحث کر لیجئے مولوی اسماعیل اوٹہہ
بہاگے اور چلتے ہوے مولوی رشید الدینخانصاحب مولوی عبدالحی سے
پوچہہ گئے وہ جواب ویسے تہے ایسے کہ قدما بہی بہت خلاف نہ تہے بیرا وین
شوال مین کہ بدعت کے تہے مولوی عبدالحی نے کہا کہ میرے نزدیک
بدعت حسنہ بہی ہے گو اصل ہر بدعت بد ہے مگر سبب نیکی کا اوسمین
ہو تو حسنہ ہوجاتی ہے والا فلا مولوی رشید الدین خانصاحب نے کہا
کہ اصل ہر بدعت کی بد نہین بموجب من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا واجر
من عمل علیہا ومن سن سنۃ سیئۃ الحدیث اور حدیث من احدث
فی ہذا ما لیس منہ اور حدیث من ابتدع بدعۃ ضلالۃ لا یرضاہا اللہ
کہ ان تینون حدیثون سے ثابت ہوا کہ نیا طریقہ نیک بہی ہوتا ہے اور بد بہی
اور خدا کی مرضی کے موافق بہی ہوتا ہے اور مخالف بہی گمراہی بہی ہوتا ہے

غیر گمراہی ہی ہوتا ہے اس سبب سے علماء نے کہا ہے کہ بعض بدعت واجب
و مندوب و مباح یعنے حرام و مکروہ مولوی مخصوص اللہ صاحب نے
کہا بدعت کی وجہ حسن و قبح کی ظاہر ہو وہ کیا ہے مولوی عبد الحی نے کہا
سیئہ ہے اونہون نے کہا اس تقدیر پر بدعت سیئہ و مباح مین کیا فرق ہے
مولوی عبد الحی ساکت ہو گئے کیسے کہا کہ احکام خمسہ سے ایک حکم کم ہو گیا
پہر مولوی عبد الحی نے کہا کہ ہر بدعت کو برا سو اسطے کہتا ہون کہ کل بدعۃ
ضلالۃ کا کلیہ ظاہر پر رہے اور مخصوص ہو جاوے خانصاحب نے کہا کہ
تحقیق مین کیا قباحت لازم آتی ہے اور عمومات مین تخصیص مشہور ہے
مولوی محمد شریف نے پڑہا ما من عام الا وقد خص منہ البعض خانصاحب
نے کہا کہ تینون حدیثین مذکورہ بالا تخصیص کو چاہتے ہین پس تخصیص ضرور
ہے مولوی عبد الحی نے کہا کہ اصل ہر بدعت مین قبح بعض علما کا مذہب
ہے خانصاحب نے کہا یہہ قول حضرت مجدد کا ہے مگر تمہارے مذہب
سے نہایت دور ہے کہ اونکے مذہب مین جسکی اصل پائی جاوے
شرع مین وہ سنت ہے بدعت وہی ہے کہ جسکی اصل شرع مین نہ پائی
جاوے پہر مولوی عبد الحی نے غوطہ مین جا کر کہا کہ یہہ قول نووی کا
ہے فتح المبین مین لکہا ہے اوسیوقت فتح المبین شرح اربعین امام نووی
کی پیش کی گئے عبارت اوس مقام کی باواز بلند مع ترجمہ پڑہے گئی
پہر مولوی عبد الحی نے اچہے سے قائل معقول ہوے پہر اذان بعد
دفن مین کلام ہوا بعد کسی قدر تکرار کے کہا کہ مین کسیکو منع نہین کرتا پہر
کلام ہوا سوم کے فاتحہ مین بعد قیل و قال کے کہا کہ اگر کوئی اوس
دنمین ثواب زیادہ جانتا ہے ممنوع اور اگر ثواب زاید نہین جانتا اور

برعایت مصلحت کرتا ہے تو منع نہین تمام ہوا خلاصہ نقل مجلس کا پہر تو یہہ حال ہوا
کہ ہر ایک مسئلے مین ادنی ادنی آدمی سے قائل ہونے لگے اور اطراف و جوانب
مین بہی یہہ تقریرین اور تحریرین جا بجا پہیل پڑین سب پر ظاہر ہو گیا کہ مولوی سمعیل
کا طریقہ مخالف ہے تمام سلف صالح کے اور اپنے خاندان کے بہی مخالف ہے
اور سبب عبارکا وہی نسبت خاندانی تہی اور جب اوسکے بہی خلاف ٹہرے تو کچہہ
اعتبار نرہا اور ساری قلعی کہل گئی اور ہر ایک جگہہ جو اہل علم تہے متوجہ ہوے
اونکی بیدینی کے اظہار اور اوسکے رد لکہنے پر ایسے مستعد ہوے کہ آگ اوس فتنہ کی
تہنڈی ہو گئی اور نئے دین والے بہی زبان دباکر بات کرنے لگے اور توجیہہ
بات بنانے مین اور تقیہ جاری ہوا ہزارون ہزار آدمی اوس طریقہ سے تائب
ہوے صرف وہی لوگ کہ جنکو سخن پروری کا پاس دین پر غالب ہوا یا جنکو
پیشہ واسطہ دنیا پیدا کرنیکا اوس طریق پر قایم رہے مگر نہایت ذلت و خواری کے
ساتھہ اہل علم کے مجلسو مین تقیہ سے گذار کرتے مولوی سمٰعیل و غیرہ ارکان
دین جدید نے بہی اس بحث کو کم کر کے وعظ کو منحصر کیا جہاد کی ترغیب پر اس
جملہ جمیلہ سے کہ امر محمود ہے بہت لوگ اکہٹے ہوے اور سید احمد کو جنہوں جبکو
توفیق ہوی تقدر حوصلہ دیا ایک جماعت کے ساتھہ کئی افغانستان کو سید احمد کو
امیر المومنین بنایا اور قوم سکہہ پر جہاد کا عزم کیا مگر اوسمین بہی وہی پیشین گوئیان
کہ فلانی تاریخ کو رنجیت سنگہہ رئیس کفرہ قوم سکہہ امیر المومنین کے ہاتہہ سے مارا
جاویگا اور فلانی تاریخ فلان ملک فتح ہوگا اور نماز عید فلانے سال مین امیر المومنین
جامع مسجد مین لاہور کے پڑہینگا اور اللہ کا یون حکم ہوا ہے اور لڑائیکے وقت
توپ بندوق سکہہ کے بند ہو جاوینگے ملکہ بعضے افغان اوسی شرط پر داخل بیعت
ہوے تہے جب مقابلہ ہوا فقرا کفرہ سکہہ کے سامنے سے جان بچا کر صاف

بہاگ گئے اور عار جہاد سے بہاگ جانے کے جو بڑا گناہ کبیرا ہے اختیار
کئے اور اہل پشاور کے مخالفون سے ملکر مسلمانونکا قتل بہت کیا جب
فوج سکھ متوجہ پشاور ہوی یہہ خبر سنتے ہی بہاگ کر راہ پنجتار کی لئے پنجتار
کا رئیس فتح خان نام اور سب افغان بہت تعظیم و تکریم سے پیش آئے
اور بیعت کی اطاعت و فرمان برداری جیسی چاہیے کرگئے اپنے تمام ملک
کا خراج بہی امیر المومنین کے سرکار مین داخل کرنا قبول کر گئے اور عامل حاکم اونکے
اپنے اپنے مکانون پر مقرر کیا کراویا تحصیل اور حکم اونکا جاری کرایا اور
مقدور والون نے جو بیچاری وہان تہے اپنے گہر کے مال سے عورتونکے
زیور تک بہی دریغ نکیا یا نسس حق ایماندارونکا جیسا چاہیے وہ بجالاے
واقع مین افغانونکی قوم دیندار ہین بڑے مضبوط ہین وسیکے نام پر اونکو جان و مال
ایسا عزیز ہے جیسا کہ اور ونکو جان رکہنا مولوی اسماعیل اتنے ہی حکومت
کا تحمل نہین کر سکتے آپ باہر ہوگئے ظلمات بیجا اور دین جدید کے احکام
جاری کر دئے اور سید احمد کے نام پر صلی اللہ علیہ وسلم کا لفظ تجویز ہوا
اور سکہ مہر یہہ ٹہرا اسمہ احمد اور جو وہ صراط المستقیم مین سید احمد کو پیغمبر
بنانیکی تمہید کر رکہے تہے اوسکا اظہار شروع ہوا فقہا اور فقہا پر لعن و طعن
و تشنیع کتب حنفیہ پر برملا کرنے لگے اور پٹہانونکے ناموس و مال و جان
سے تعرض شروع کیا ہر چند معزز آدمیون نے سمجہایا نہ مانا وہ بیچارے
تنگ آئے اور مشورہ کیا کہ ہمنے سکھ پر جہاد کے واسطے اونکو رئیس
کیا یہہ لوگ جو کافر دفع چاہئے ہمارے اوپر جاری کیا سکھ کے مقابلے
مین اوس نامردی سے بہاگے اور مسلمانونکی جان و مال و عزت پر
اسقدر دلیری کرتے ہین دین و ایمان کا بہی اونکے کچہہ پتا نہین ہے

دفع کیا جاوے چنانچہ عالمون اور سرداروں کو بہیجا جو کہنا تہا کہا مگر مولوی
اسماعیل نے ایک ذرا بہی نہ سنا آخر مسلمانون نے جتنے آدمی ہمراہی
مولوی اسماعیل کے جہان جہان متعین تہے اور علم و اجراء حکم دین جدید
مین مشغول تہے ایکمرتبہ سب کو مار ڈالا فتح خان نے عذر کیا کہ مین آخر
روز سیاہ کے واسطے کہتا تہا کہ حد اعتدال سے بڑہنا اور دین جدید کے
احکام جاری کرنا اور لوگون کے مال و جان و ناموس سے تعرض کرنا
مناسب نہین ہے اب کام ہاتہ سے نکل گیا کہ تمام ملک پہر گیا اوسکا تدارک
نہین ہو سکتا مگر تمکو اس مہلکہ سے بچا کر باہر نکالے دیتا ہون پہر جو کچہ
مقدر مین ہوگا ظہور مین آویگا سید احمد اور مولوی اسماعیل وغیرہ چند
آدمیونکو کہ ہمراہ تہے اوس ملک مین سرحد سے باہر نکال کر اپنے ملک
کے رعایا کی استمالت اور انتظام کے واسطے پہر سید احمد وغیرہ بہاگے
جاتے تہے کہ عین بہاگنے کی حالت مین ایک جماعت وہان پہنچی کہ اون
سبکو مار ڈالی کوئی کہتا ہے سکھ تہے کوئی کہتا ہے پٹہان تہے اون مین
سے کوئی نہ بچا اور جو اکثر بہاگ کر آئے تہی سو ملک پنجاب در سے تہا اور وہ صدمہ
کہ بالیقین مظلوم مسلمانونکے ہاتہ سے اوٹہایا انتہی مضمون سیف الجبار ملخصا پہر
بیان ہے سیف الجبار مین سید احمد کی امت کے عقاید مختلفہ اور اونکے
حق مین حدیثین جہوٹ بنانیکا ذکر ہے پہر مولوی اسحاق کے جانشین بمقام
مولوی اسحاق اور تاویلات سے فریقین کو راضی رکہنے کا ذکر ہے جو کوئی
چاہے کتاب سیف الجبار کو مطالعہ کرے اوس سے بخوبی واضح ہوگا پس
فرقہ وہابیہ منسوب ہین ساتہہ عبد الوہاب نجدی کے فایدہ مرقومہ فوق کتاب
سیف الجبار مین تحریر ہے حال خروج اتباع عبد الوہاب نجدی کا ملک

نجد مین اور اوسکے ظلم اور تغلب کرنیکا حرمین شریفین پر مشرک ٹہرانیکا اہل اسلام کو اور پہر اوسکے ہلاک ہونیکا دست اہل اسلام سے بالاجمال کتاب حاشیہ شافی مین اور بہ تفصیل کتب تواریخ حرمین شریفین اور مصر مین مذکور ہے اور علاوہ اوسکے تواریخ ملک انگلستان مین بہی سب حال مفصلا مسطور ہے عبارت حاشیہ شافی مطبوعہ مصر کے تیسری جلد مین صفحہ ۳۰۹ پر باب البغاۃ مین تحریر ہے کما وقع فی زماننا فی اتباع عبدالوہاب الذین خرجوا من نجد وتغلبوا علی الحرمین وکانوا ینتحلون مذہب الحنابلۃ لکنھم اعتقدوا انھم المسلمون وان من خالف اعتقادھم مشرکون فاستباحوا بذالک قتال اہل السنۃ وقتل علماءھم حتی کسر اللہ شوکتھم وخرب بلادھم وظفر عساکر المسلمین عام ثلث وثلثین ومائتین والف انتہی پہر اوسی نسخہ سیف الجبار پر تحریر ہے خلاصہ حال وہابیہ کا کہ وہ عبدالوہاب ساکن نجد کے پیرو ہین یہہ ہے کہ ۱۲۱۲ ہ مین بر ہمی انتظام سلطنت روم دیکہہ کر خروج کیا اور اوس نباپر سب مسلمانونکو مشرک ٹہیرا دیا اور ایک نیا عقیدہ نبایا کہ جو اوسکے خلاف ہو مشرک ہے اور حرمین شریفین اور بعضے عراق کے شہرون پر مثل کربلا وغیرہ کے اونکا تسلط رہا آخر مسلمانونکے لشکر نے اونپر فتح پائی اور استیصال کلی اوسکا ۱۲۳۳ ہجری مین ہوگیا اور اونکے عقیدہ کی کتاب جو ہندوستان مین آئی تہی اوسکو مولوی اسماعیل نے اختیار کیا اور اوسکے مطابق کہ گویا اوسکا ترجمہ اور شرح ہے اردو زبان مین تصنیف کیا اور تقویۃ الایمان اوسکا نام رکہا کہ اوسکی رو سے اونکے اوستادونسے لیکر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک کوئی شرک سے نہین بچا علماء ہند اہل سنت نے

اونکے روبرو اور اونکے بعد تحریر اور تقریر سے خوب رد کیا اب بیان
سے تقلید مجتہدین کے باب مین جو علماء سلف سے وارد ہے تحریر کیا جاتا
تا ہے شاہ ولی اللہ صاحب نے عقد الجید مین لکھا ہے اعلم ان فی الاخذ
بہذہ المذہب الاربعۃ مصلحۃ عظیمۃ وفی الاعراض عنہا مفسدۃ
کبیرۃ ونحن نبین ذالک بوجوہ احدہا الامۃ اجمعت علی ان
یعتمد وعلی السلف فی معرفۃ الشریعۃ فالتابعون اعتمدوا فی
ذالک علی الصحابۃ وتبع التابعین اعتمدوا علی التابعین
وہکذا فی کل طبقۃ اعتمد العلماء علی من قبلہم والعقل
یدل علی حسن ذالک لان الشریعۃ لا یعرف الا بالنقل والاستنباط
والنقل لا یستقیم بان یاخذ کل طبقۃ عمن قبلہا بالاتصال ولا بد
فی الاستنباط من ان یعرف مذاہب المتقدمین لئلا یخرج
من اقوالہم فیخرق الاجماع ویبنی علیہا ویستعین فی ذالک
عن سبقہ لان جمیع الصناعات کالصرف والطب والشعر والحدادۃ
والنجارۃ والصیاغۃ لم تتیسر لاحد الا بملازمۃ اہلہا وغیر ذالک
نادر بعید لم یقع وان کان جایزا فی العقل واذا تعین الاعتماد
علی اقاویل السلف فلا بد من ان یکون اقوالہم التی یعتمد
علیہا مرویۃ بالاسناد الصحیح مدونۃ فی کتب مشہورۃ
وان یکون مخدومۃ ما یبین الراجح من محتملاتہا وتخصیص
عمومہا فی بعض المواضع وتقیید مطلقہا فی بعض المواضع ویجمع
المختلف بہذہ الصفۃ الا ہذہ المذہب الاربعۃ کذا فی
فتح المبین فی مکائد عین المقلدین ترجمہ جان تو تحقیق کہ اختیار

کہ نہین ان مذاہب اربعہ کے مصلحہ عظیمہ ہے اور روگردانیین اون مذاہب سے فساد کبیرہ ہے اور ہم بیان کرتے ہین اس امر کو کئی وجوہ سے ایک اونمین وہ ہے کہ امت نے اجماع کیا اسبات پر کہ اعتماد کرین وہ سلف پر معرفت شریعت مین پس تابعون اعتماد کیا اسبات مین صحابا پر اور تبع تابعین نے اعتماد کیا اسبات مین صحابا پر اور تبع تابعین نے اعتماد کیا تابعین پر اسی طور پر ہر طبقہ مین اعتماد کیا علمأ اون پر جو قبل ونکے ہین اور عقل اس امر کی خوبی پر دلالت کرتی ہے اسواسطے کہ شریعت بغیر نقل اور استنباط کے معلوم نہین ہوتی اور استنباط مین ضرور ہے کہ مذاہب متقدمین پہچانے تا متقدمین کے اقوال سے باہر نہ او ے پس خرق اجماع لازم آوے اور بنا امر اپنا اجماع پر کرے اور مدد چاہے اس امر مین اون لوگونسے جو سابق گذرے ہین اسواسطے کہ تمام علوم مانند صرف اور طلب اور شاعری اور آہن گری اور نجاری اور صناعی کسیکے واسطے آسان نہین ہوی مگر ساتہہ مصاحبت اہل پیشہ کے اور سوا اسکے نادر اور بعید ہے اگرچہ عقل کے نزدیک جایز ہے پہر جسوقت کہ متعین ہوا اعتماد اقوال سلف پر پس ضرور ہے کہ ہووے جن اقوال پر اعتماد کیا گیا روایت کئی ہووین اسناد صحیح سے یا مدون ہووین کتب مشہورہ مین اور ہووین وہ روایت خدمت کئے اس امر سے کہ بیان کرے اوسکو جو کہ احتمالات سے اوسکے راجح اور قوی ہووے اور بعضے مواضع مین مطلق کو مقید کرے اور مختلف کو جمع کرے اور اوسکے احکام کے علتونکو جمع کرے وگرنہ ہرچند اون روایات پر اعتماد صحیح نہوگا اور کوئی مذہب اس صفت کے ساتھ اس آخر زمانہ مین نہین مگر یہہ چار مذہب تفسیر احمدی مین لکہا ہے قد وقع الاجماع علی ان الاتباع انما یجوز

للائمة الاربعة وقال في الاشباه والنظاير تحت القاعدة الاولى
ما خالف للائمة الاربعة فهو مخالف للاجماع وان كان فيه خلاف
غيرهم فقد صرح في التحرير ان الاجماع فقد انعقد على عدم العمل
بمذهب مخالف للائمة الاربعة كذا في فتح المبين ترجمہ تحقیق کہ
اجماع واقع ہوا ہے کہ اتباع محض ائمہ اربعہ کی جایز ہے اور اشباہ مین ہے
تحت قاعدہ اولی کے کہا کہ جو مخالف چار اماموں کے ہو وہ مخالف اجماع ہے
اگرچہ اوسمین اونکے غیر کا خلاف ہووے پس تحقیق کہ کتاب تحریر مین تصریح
کیا ہے اسبات پر اجماع منعقد ہوا عدم عمل وس مذہب پر جو مخالف ان چار
اماموں کے ہے قاضی ثناء اللہ نے تفسیر مظہری مین لکھا ہے فان اھل
السنۃ قد افترق بعد القرون الثلثة والاربعة على اربعة مذاهب ولم
يبق مذهب في فروع المسائل سوى هذه المذاهب الاربعة فقد انعقد
الاجماع المركب على بطلان قول مخالف كلهم وقد قال رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم لا يجتمع امتى على الضلالة وقال
الله تعالى ومن يتبع غير سبيل المومنين نوله ما تولى ونصليه
جهنم وساءت مصيرا فتح المبين ترجمہ پس تحقیق کہ اہل سنت متفرق
ہوے بعد قرون ثلثہ اور اربعہ کے چار مذہبوں پر اور باقی نہین رہا فروع
مسائل مین سوا یہہ چار مذہبوں کے پس تحقیق منعقد ہوا اجماع مرکب باطل
ہونے پر اوس قول کے جو مخالف اون چار مذہبوں کے ہوا اور تحقیق
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میری امت گمراہی پر
جمع نہین ہوتی ہے اور حق تعالی نے فرمایا کہ جو شخص غیر راہ مومنین کے
اتباع کرے پہیر دینگے ہم اوسطرف جو اسنے پہیرا اور داخل کرینگے ہم

اوسکو دوزخمین اور بد ہے وہ دوزخ میں پھینکی جاوے ملا علی قاری لکھتے ہین
بل یجب علیہ ان یعین مذہبا من ہذہ المذاہب اما مذہب
الشافعی فی جمیع الوقایع والفروع واما مذہب مالک واما
مذہب ابی حنیفۃ وغیرہم ولیس لہ ان ینتقل من مذہب
الشافعی فی البعض مما یہواہ ومن مذہب غیرہ فی الباقی مما یہواہ
لانا لو جوزنا ذالک لادی الی الخبط والخروج عن الضبط وحاصلہ
یرجع الی نفی التکلیف لان مذہب الشافعی اذا اقتضا تحریم
شئ ومذہب غیرہ اباحۃ ذالک الشئ بعینہ او علی العکس
بہوات شاء مال الی الحلال وان شاء مال الی الحرام فلا یتحقق
الحل والحرمۃ وذالک باطل بالاجماع لان حفظ الدین واجب
وذالک ما یحصل الا بہ فیکون واجبا لان مقدمۃ الواجب
واجب بالاجماع فثبت ان تقلید المذہب الواحد واجب
بالاجماع ترجمہ یعنے ایک مذہب کی تقلید کا اختیار کرنا واجب ہے
مذاہب اربعہ سے مثلاً تقلید شافعی کی جمیع مسایل مین وعلی ہذا القیاس
تقلید حنفی کی اور یہہ کسیکو جایز نہین کہ بعض مسایل مین شافعی کے تقلید
اپنی خواہش نفس کے موافق اختیار کرے اور بعض مسائل مین حنفی کے
تقلید اپنے مرضی کے موافق کرے اسواسطے کہ اگر یہہ امر جایز ہوتا تو تکلیف
شرعی اوٹھ جاتی مثلا مذہب شافعی مین ایک شئ حرام ہے اور وہی شئ
مذہب حنفی مین حلال ہے یا بالعکس اوسکے سوغیر مقید بمذہب کبھی اوسکو
حلال کہتے ہین اور کبھی حرام پس حلت وحرمت متحقق نہوئی اور یہہ بالاجماع
باطل اور مردود ہے اسواسطے کہ حفاظت اور نگرانی دین کی واجب ہے

اور یہ بات بغیر تعین مذہب واحد کے حاصل نہین ہوتی پس تعین مذہب واحد کی واجب ہو گئی کہ مقدمہ واجب کا بہی واجب ہوتا ہے پس ثابت ہوا کہ تقلید مذہب واحد کی واجب ہے اور یہی مدعا ہے اور فتوی علماء مدینہ طیبہ کا جو متعلق کتاب **فتح المبین** ہے اوسمین یہہ تحریر ہے وقد انعقد الاجماع خلف عن سلف علی وجوب تقلید واحد منهم لان المجتهد مفقود بعد المائة الرابعة كما فی اذكار النووی حیث لم یوجد بعد هذا التاریخ من تكمل فیه شروط الاجتهاد ترجمہ یہ تحقیق کہ اجماع منعقد ہوا خلفا عن سلف واجب ہونے پر تقلید ایک کے اون ائمہ مجتہدین سے اسواسطے کہ مجتہد مفقود ہین بعد چار سو ہجری کے جیسا کہ اذکار امام نووی مین لکہا ہے اسواسطے کہ نہین پایا گیا بعد اس تاریخ کے وہ شخص کہ کامل طور سے پائے جاوین اوس شخص مین شرائط اجتہاد کے مولوی احمد رضا خانصاحب تقریر و تقریظ متعلق کتاب **فتح المبین** مین لکہا ہے کہ سیدنا سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ کہ اجلہ ائمہ محدثین اور شیوخ بخاری و مسلم ہین ارشاد فرماتے ہین الحدیث مضلة الا للفقهاء یعنی حدیث گمراہ کر دینے والی ہے مگر فقہاء مجتہدین کو سمجہ ہے کہ علماء مجتہدین اور ائمہ متقین حدیث کے مالہ و ماعلیہ کو سمجہتے ہین اور اسرار شریعت اور دقائق احکام الٰہی سے وہی لوگ کما حقہ واقف ہین اونہین کو عمل بالحدیث سزاوار اور لائق ہے نہ مثل قوم ہابیہ نجدیہ کے ایک دو کتابین حدیث کے سرسری طور پڑہتے ہین ہنوز عبارت عربی پڑہنے کا اور سمجہنے کا تو شعور بخوبی پیدا نہین ہوا تحریر عربی عبارت کی تو جو صلہ کہان تہا دعوی عمل بالحدیث کا کرنے لگجاتے ہین اور

فتووٰن مین احادیث سے جواب دیتے ہین اور ذرا بھی خیال نہین کرتے
کہ یہہ حدیث کس مقام اور محل پر وارد ہے اور اس حدیث مین کیا
نکات اور اسرار مندرج اور مندمج ہین پس اس روش سے اونکے یہی
قرآن اور حدیث نے اونکو گمراہ کیا اور وہ لوگ مورد آیہ یضل بہٖ کثیرًا
کے ہوے آج کل کے غیر مقلدین اور فرقہ وہابیہ کا تو کیا ذکر ہے جو استاد
اونکے ابن تیمیہ اور داود ظاہری اور عبدالوہاب نجدی ہین کہ یہہ لوگ
اونکے تابع ہین اور شمہ علم بھی اونکا یہہ لوگونکو حاصل نہین دیکھو جب انہون
نے ائمہ مجتہدین کی تقلید کو چھوڑکر عمل بالحدیث اختیار کیا کس گمراہی مین
پڑگئے اور عمل بالحدیث اونکا مضحکۃ الاطفال ہوگیا چنانچہ ابن تیمیہ نے
حدیث لاتشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد سے یہہ مضمون نکالا
کہ زیارت نبوی کے واسطے سفر کرنا حرام ہے اور عبدالوہاب نجدی
نے دعوی عمل بالحدیث اور عمل بالقرآن کا کیا روضہ منورہ نبویہ کو صنم اکبر
کہا اور قتل بہت مسلمین خصوصًا قتل سادات اور اہل حرمین شریفین
کا مباح کیا اور داؤد ظاہری نے حدیث لایبولن احدکم فی الماء
الراکد سے یہہ مسائل استنباط کیا کہ اگر کوئی شخص ایک ظرف مین پیشاب
کرکے کھڑے ہوے پانی مین ڈالے یا الگ جاے پیشاب کرے مگر وہ پیشاب
بہکر پانی مین آجاوے یا اگر کوئی شخص پاخانہ پانی مین کردے تو کچھ مضائقہ
نہین اوس پانی سے وضو جایز ہے اسواسطے کہ حدیث مین پیشاب
کرنا کھڑے ہوے پانی مین منع ہے اور یہہ سب صورتین جو اوسکے
سوا ہین جایز ہین پس ایسا عمل بالحدیث مضحکہ اطفال اور مصداق آیہ اللہ
یستہزئ بہم کا ہوا ع گر تو قرآن بدین نمط خوانی ۔ ببری رونق مسلمانی را

پھر اونکے تابعین عامل بالحدیث جو فخلف من بعدہم خلف پیدا ہوے بدعوی
عمل بالحدیث طعام فاتحہ اور اعراس بزرگان دین کو حرام کہنے لگے جہان موقع
پاے اوس طعام کو مطلقا حرام کہے اور اوسکو مشابہت دئیے اون جانورون
سے جو بتون کے نام سے مشرکین بت پرست ذبح کرتے ہین اور جہان موقع
نہ پاے وہان در پردہ گفت وگو کئے کہ طعام فاتحہ بزرگان دین اغنیا پر حرام
ہے اور بدعوی عمل بالحدیث فتوی مین بلا تحاشا احادیث ہانکنے لگے اور
استدلال بالحدیث فرمانا شروع کئے کہ جسکا سرنہ پیر جیساکہ اس شہر مین قبل
ایک زمانہ کے ایک صاحب اوسی گروہ کے مسجد مین وعظ بیان فرما رہے
تھے اثناء وعظ مین جو اونکو اپنے علم کا غلو اور جوش ہوا اور دعوی
انا خیر کا اونکے دماغ مین سمایا ارشاد فرمائے کہ مجھے اللہ تعالی ایسا
علم وفضل عنایت فرمایا ہے کہ جس چیز کو چاہون حرام کردون اور جسکو
چاہون حلال کردون ایک اہل مجلس نے اونکی خدمت مین عرض کئے
کہ حضرت کا ارشاد دیا برکات سچ ہے کہ حق تعالی نے آپکو اسیقدر منبع
علم سرفراز کیا کہ آپ جسکو چاہین حلال کرین اور جس چیز کو چاہین حرام
فرماوین مگر اہل مجلس آپکے علم وفضل سے جیسا چاہئے واقف نہین
مگر اسوقت مین کہ آپ آیہ حرمت علیکم امہاتکم کے پہلے ماتے
کو حلال فرماوینگے تو سب اہل مجلس محظوظ ہووینگے اور آپکے علم
وفضل کا بخوبی اقرار واعتراف کرینگے پس واعظ صاحب کو جو بادعائے ہمہ دانی
دعوی ہمہ دانی اونکے سر مین سمایا تہا یکسر فرو ہوا بالاخر سوائے نگونی
ساری اور شرمندگی کے کچھہ ثمرہ اونکو حاصل نہوا خیال کیا چاہئے کہ
یہہ لوگ جو دعوی عمل بالحدیث کا کرتے ہین اور صحاح ستہ کا دم بہرتے

ہین سو اونکو علم حدیث کہان حاصل ہوا اصحاب صحاح نے سب ائمہ مجتہدین سے علم حدیث اخذ کئے اور ائمہ مجتہدین اصحاب صحاح ستہ کے اوستاد ہین خصوصًا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب صحاح مین سے کوئی ایسا نہین کہ بواسطہ یا بلا واسطہ شاگرد نہو وین چنانچہ فتح المبین مین لکہا ہے مرقات شرح مشکوٰۃ مین ہے قال ابن حجر وتلمذ لہ کبار من الائمۃ المجتہدین والعلماء الراسخین عبد اللہ بن المبارک واللیث ابن سعد والامام مالک بن انس انتہی ومنہم داؤد الطائی وابراہیم بن ادہم وفضیل بن عیاض وغیرہم من اکابر السادات الصوفیۃ رضی اللہ عنہم اجمعین یعنے کہا ابن حجر نے کہ شاگرد ہوے امام ابو حنیفہ کے بڑے بڑے ائمہ مجتہدین اور علماء راسخین مثل عبد اللہ بن المبارک اور لیث بن سعد اور امام مالک انتہی اور اونہین سے داؤد طائی اور ابراہیم ادہم اور فضیل بن عیاض وغیرہم اکابر صوفیہ سے انتہی ان تحریرات سے معلوم ہوا کہ امام مالک امام صاحب کے شاگرد ہین اور امام شافعی امام مالک اور امام محمد کے شاگرد ہین اور امام احمد امام شافعی کے شاگرد ہین اور امام احمد کے امام بخاری اور امام مسلم اور ابو داؤد شاگرد ہین اور امام بخاری کے امام ترمذی اور امام نسائی شاگرد ہین سو امام اعظم کے شاگرد و نکے ہین شاگرد بہی ارشد بخاری شافعی مسلم نسائی ترمذی احمد یا غرض کوئی محدث الاماشاء اللہ ایسا نہین جسکو امام ابو حنیفہ سے بلا واسطہ یا با واسطہ تلمذ حاصل نہو اسطرح عبد اللہ بن مبارک اور وکیع بن جراح کے واسطے سے بہی کہ یہہ دونو بہی امام

امام صاحب کے شاگرد ہین امام بخاری اور مسلم وغیرہما امام صاحب کے باواسطہ تلمید رشید ہین اسیطرح امام ابو یوسف کے امام احمد اور امام محمد اور یحیی بن معین وغیرہ شاگرد ہین انتہی عبارت فتح المبین مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے اپنی کتاب الانصاف فی بیان سبب الاختلاف مین لکہا ہے ومن ھذا القبیل محمد بن اسمعیل البخاری فانہ معدود فی طبقات الشافعیۃ الشیخ تاج الدین السبکی وقال انہ تفقہ بالحمیدی والحمیدی تفقہ واستدل لشیخنا العلامۃ علی ادخال البخاری فی الشافعیۃ بذکرہ فی طبقاتھم وکلام النووی الذی ذکرنا شاھد لہ انتہی یعنے جسطرح ابو جعفر بن جریر طبری شافعی المذہب ہین اسیطرح امام محمد بن اسماعیل بخاری بہی مقلدین شافعیہ مین شمار کئے گئے اور جس شخص نے اونکو طبقات شافعیہ مین ذکر کیا ہے وہ امام تاج الدین سبکی ہین اور اونہون نے فرمایا کہ امام بخاری نے علم فقہ سیکہا ہے امام حمیدی سے اور حمیدی نے شافعی سے اور دلیل لاے ہمارے شیخ علامہ امام بخاری کے داخل ہونے پر شافعیہ مین ساتھ مذکور ہونے اونکے طبقات شافعیہ مین اور کلام نووی کا جو ذکر کیا ہم نے اوسکو گواہی دے رہا ہے اسبات کی کہ امام بخاری شافعی المذہب ہین انتہی پس جب ایسی بڑی امام المحدثین نے بدون تقلید کے دین مین چارہ نہین دیکہا تا چار مذہب شافعی اختیار کیا تو اب لامذہبونکو بہ تقلید امام بخاری علیہ الرحمہ کے ضرور چاہئے کہ کسی مذہب کو اختیار کرین اور اپنی لامذہبی پر ہزار بار لعنت بہیجین اور

پیشکار کرین کذا فی فتح المبین شاہ ولی اللہ کتاب الانصاف مین لکھا ہے
اما ہذہ الطبقۃ الذین ہم اہل الحدیث والاصرفان الاکثر
منہم انما کدہم فی الروایات وجمعہم الطرق وطلب الغریب
والشاذ من الحدیث الذی اکثرہ موضوع او مقلوب ولا یراعون المتون ولا یفہمون المعانی ولا یستنبطون لسرہا ولا
یستخرجون رکازہا وفقہہا وربما عابوا الفقہاء وتناولوہم
بالطعن وادعو علیہم مخالفۃ السنن ولا یعلموا انہم من
مبلغ ما اوتوہ من العلم قاصرون وبسوء القول فیہم آثمون
یعنی لیکن یہہ طبقہ جو اہل حدیث کا ہے سو بیشک اکثر اونکے سعی
کرتے ہین روایات مین اور طرق حدیث کے جمع کرتے ہین اور طلب
کرتے ہین غریب اور شاذ کی اوس حدیث سے کہ جسکا اکثر موضوع یا
مقلوب ہے اور نہین رعایت کرتے وہ لوگ متن کی اور نہین سمجھتے معنون
کو اور نہین استنباط کرتے اونکے اسرار کا اور نہین نکالتے اونکے خزانہ
اور فقاہت اور ربسا اوقات فقہا پر عیب کرتے ہین اور طعن مارتے
ہین اور اوپر مخالفت حدیث کا دعوی کرتے ہین اور نہین جانتے یہہ امر
کہ فقہا کو یہہ مسئلہ کس مبلغ سے دیا گیا علم سے وہ لوگ قاصر ہین اور
فقہا کے حق مین برے الفاظ کہنے ہین گنہ گار ہوتے ہین انتہی کذا فی
فتح المبین اور علامہ ابن حجر مکی شافعی نے خیرات الحسان کے فصل سی
وششم مین لکھے ہین من یطلب الحدیث ولا یتفقہ یکمن یجمع الادویۃ
ولا یدری منافعہا حتی یجی طبیب یکان المحدث لا یعرف
وجہ حدیثہ حتی یجی الفقیہ انتہی ترجمہ جو شخص کہ جو حدیث کو

طلب کرتا ہے اور فقاہت نہین رکہتا مانند اوس شخص کے ہے کہ جو فوائد انہین
جمع کرتا ہے اور اوسکے فواید نہین جانتا یہان تک کہ طبیب آوے جبکہ جیسا
محدث وجہ حدیث کو نہین جانتا یہان تک کہ فقیہ آوے کذا فی فتح المبین
یہہ بات بہت راست اور درست ہے کہ معانی حدیث کے قول و فعل صحابا
اور علماء راسخین ہی سے معلوم ہوتے ہین جیسا کہ فتح المبین مین مذکور ہے
امام زیلعی نے تبیین الحقایق مین لکہا ہے واذا اتفق الناس علی
ترک العمل بالحدیث المرفوع لا یجوز العمل بہ لانہ دلیل ضعفہ فما
ظنک لفعل بعض الصحابۃ ترجمہ اور جسوقت متفق ہووین لوگ اوپر
چہوڑنے عمل کے حدیث مرفوع پر نہین جایز ہے عمل اوس حدیث مرفوع
پر اسواسطے کہ دلیل ہے اوسکے ضعف کی پس کیا گمان ہے تیرا فعل
بعض صحابا سے انتہی اور فتح المبین کے جواب سوال دوم مین تحریر ہے
طحاوی[۱] نے حاشیہ درمختار کے کتاب الذبایح مین فرمایا ہے وہذہ الطائفۃ
الناجیۃ قد اجتمعت الیوم فی المذاہب الاربعۃ وہم الحنفیون
والمالکیون والشافعیون ومن کان خارجا من ہذہ المذاہب
الاربعۃ فی ذالک الزمان فہو من اہل البدعۃ والنار یعنے یہہ
گروہ نجات پانیوالا جمع ہین آجکے روز چارون مذہب مین اور وہ لوگ حنفی اور
شافعی اور مالکی اور حنبلی ہین اور جو شخص ان چارون مذہب سے اس
زمانہ مین خارج ہو وہ بدعتی اور دوزخی ہے انتہی اب یہان سے جو استفتا
اون گروہ کے بارہ مین مرتب ہوا اور علماء نے بالاتفاق اوسکا جواب
دیا ہے اور کتاب فتح المبین مین تحریر ہے اختصاراً نقل کیا جاتا ہے
معلوم کیا چاہیے کہ استفتا تین سوالونمین مرتب ہوا بسم اللہ الرحمن الرحیم

[۱] ...وی سہو کاتب معلوم ہوتی ... تا ہے یہ لکہنا چا... ...ن تو یسی کیا گیا منہ ۱۲

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم سوال اول علماء اہل سنت وجماعت اس مسایل
مین کیا فرماتے ہین کہ یہ گروہ وہابیین یعنے فرقہ غیر مقلدین داخل ہے
اہل سنت وجماعت مین یا خارج ہے اونسے مثل اور فرقون ضالہ کے سوال
دوم اور ہم غیر مقلدین کو اونکے ساتھ مخالطت اور مجالست کرنا اور اونکو
رہنے مساجد مین باوجود خوف فساد کے آنے دینا درست ہے یا نہیں
سوال سوم اور اونکے پیچھے نماز پڑہنا کیسا ہے بینوا بالتفصیل توجروا بالاجر
الجزیل جواب سوال اول وہابیہ غیر مقلدین کہ قطع نظر عقاید کے جنکے علامات
ظاہری اس ملک مین ائمہ اربعہ مین سے کسیکی تقلید نکرنا اور فقہہ کو مخالف
حدیث کے کہنا اور مقلدون کا نام مشرک اور بدعتی رکہنا اور اپنے تئین
موحد اور مجتہد ظاہر کرنا اور تقلید سے چڑنا اور انعقاد مجلس میلاد
خیر العباد اور فاتحہ خوانی وعرس اولیاء اللہ کو شرک و بدعت کہنا اور
بغیر کسی امام کی تقلید کے آمین نماز مین پکار کے کہنا اور وقت رکوع کے
اور قومہ کے رفع یدین کرنا اور ناف سے اوپر بلکہ سینہ پر ہاتہ باندہنا
اور امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑہنا اور جو ایسا نکرے اوسکو برا کہنا
مثل دیگر فرقون ضالہ رافضی و خارجی وغیرہما کے اہل سنت وجماعت
سے خارج ہین چنانچہ بموجب تحریر اونہین کے کتابونکے چند عقاید اور
مسائل بقید نام وہندسہ صفحہ کے بطور نمونہ بیان کئے جاتے ہین تا پہر
کسی منکر کو اوسکے ثبوت مین گنجایش انکار اور شبہہ کی باقی نرہے
انتہی پہر صاحب کتاب فتح المبین نے بقید نام کتب وہابیہ کے اور واضح
ہندسہ صفحہ اوسکے اوتیس مسایل اعتقادیہ اور اٹہتر مسائل عملیہ ونکے
بہ نقل عبارت اونکے کتابونکے ثابت کیا اور اونکے رد اور جوابات

احادیث اور آیات قرآنی سے بخوبی کیا حق تعالی جزا خیر دیوے مگر چونکہ
یہہ مختصر اون سب مسائل کو مع اجوبہ اونکی نقل کرنیکی گنجایش نہین رکھتا
کرا وسمین بسط کلام اور طوالت متصور ہے مگر چند مسائل اونمین سے
واسطے مذاق ناظرین کے اختصاراً بیان کئی جاتے ہین مالا یدرک
کلہ لا یترک کلہ مسائل اعتقادیہ مین سے اول یہہ خدا ے پاک کا جھوٹ
بولنا جایز ہے دوم انکار خاتم النبیین ہونا حضرت کا سوم انبیاء علیہم
السلام سے احکام دین بھول چوک ہونا چہارم احادیث احاد سے
معجزات حضرتکے ثابت نہونا پنجم قیاس مجتہد کا شریعت مین قابل اعتبار
نہونا ششم چارون اماموںکے اور چارون طریقونکے متبع یعنے حنفی
شافعی مالکی حنبلی اور چشتیہ قادریہ نقشبندیہ مجددیہ سب لوگ مشرک ہین
اور کافر ہفتم ارواح انبیاء کرام اور اولیاء عظام خلق پر کسطرحکا فیض
نہین مجررا وراق عرض کرتا ہے اسی باعث سے جو اونکے دلونمین
ایسی خباثت ممکن ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیاء کرام
کے اعراس کے حضوری سے محروم رہتے ہین اور دعوت اعراس
کو بلطائف الحیل رد کر دیتے ہین ہشتم اہل قبور سے استمداد کرنا خلاف
شرع بلکہ موجب کفر ہے نہم کسی نبی یا ولی کی زیارت کو دور سے جانا
ناجایز نہین ہے دہم تاثیر اور اعمال سلب امراض اور افادہ توجہ عاصی
وتصرف خیال وآگاہی نسبت اہل اللہ واطلاع خطرات قلبیہ وکشف وقایع
آیندہ ودیگر تصرفات اولیاء اللہ وکشف ارواح وتعویزات وطریق دفع بلیات
وغیرہ من اعمال المشایخ الصوفیہ اور طریق پیری مریدی کا شرک ہے یازدہم
درود مستغاث دلائل الخیرات دوازدہم بیس رکعت تراویح کو بدعت

اور ضلالت کہتے ہین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مخترع بدعت اور خاطی عمر کہتے ہین سیزدہم الہام کو صرف خیال دل سمجھنا خواہ خدا کے طرف یا شیطان کے جانب سے اور الہام ہر ایک مکھی سے لیکر انسان تک اور کافر سے لیکر مسلمان تک ہوتا ہے اوسکو خاصہ اولیا ء اللہ کا سمجھنا خطا ہے چہاردہم سب افعال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محمود اور شرعی نہ جاننا اور عصمت مطلقہ آپکے واسطے ثابت نکرنا پانزدہم اقتباس آیات قرآنی کو کفر اور ممنوع سمجھنا اور شیخ سعدی اور حضرت جامی اور حافظ ایسے بزرگواروں کو جو کہ اپنے کلام مین اقتباس آیات قرآنی کئے ہین اونکو کافر کہنا باقی مسائل علی ہذا القیاس اب عملیات اونکے بیان کئے جاتے ہین اول یہہ کہ اگرچہ قلیل پانی ہو اوسمین نجاست گرنے سے پانی نجس نہین ہوتا جب تک کہ اوسکے اوصاف ثلثہ تغیر نہو دوم یہہ کہ پیشاب سب جانورون کا گو سور کا ہووے اور شراب اور خون اور منی یہہ سب پاک ہے سوم مرد پر خواہ وہ مولوی یا واعظ یا مفتی یا قاضی یا پیر ہو چاندی کے بالیان کرہ کے چہڑے کنگن وغیرہ زیور درست ہے یعنے محض سونا مرد پر حرام ہے چہارم حرام سمجھنا زکواۃ کا بنی ہاشم اور اونکے غلامون پر اور آسودہ اور تندرست کہائو پر انتہی صاحب کتاب فتح المبین لکھتے ہین کہ اوسکا یہہ مطلب ہوا کہ مصرف زکواۃ کے واسطے بیماری لازم ہے یہہ اگر فقیر تندرست ہوگا تو اوسکو زکواۃ لینی حرام ہوگی حال یہہ کہ غلط محض ہے پنجم سوتیلی خالہ سے نکاح جائز ہونا ششم اکثر شب یا تہائی شب سے زیادہ عبادت کرنا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام اور اولیاء عظام مثل غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے اونکے نزدیک

گناہ ہے معاذ اللہ باقی مسائل علیٰ ہذا القیاس جواب سوال دوم ایسے غیر مقلدوں سے جو عقاید و عملیات مذکورہ کے قائل ہیں مخالطت اور مجالست کرنا اور اونکو مساجد مین آنے دینا شرعًا ممنوع اور باعث خوف فتنہ دین ہے اس امر کو صاحب کتاب فتح المبین نے احادیث اور اقوال سلف سے ثابت کئے کہ یہان بخوف اطالت ذکر نہین ہوا جواب سوال سوم اگرچہ درصورت مراعات مذہب مقتدی کے بشرطیکہ امام کسی مفسد و مبطل صلوۃ کا مرتکب ہو اقتدا کرنا جائز ہے لیکن یہ معلوم ہوا کہ اونکے پیچھے نماز درست نہین ہے کیونکہ مسائل مذکورہ اور عقاید مسطورہ بعض موجب کفر ہے اور بعض مفسد نماز ہین اور سوا اوسکے جبکہ شافعی المذہب متعصب کے پیچھے اقتدا جائز نہین جیسا کہ فتاوی عالمگیری و جامع الرموز مین مرقوم ہے اما الاقتداء بالشافعی فلا باس به اذا لم یتعصب ای لم یبغض للحنفی یعنے شافعی کے پیچھے اقتدا کرنا مضایقہ نہین بشرطیکہ متعصب ہو یعنے حنفیو نسے بغض و عداوت نہ رکہتا ہو اون غیر مقلدین لامذہب کے پیچھے بطریق اولا جائز نہوگی کہ یہ تو حنفیو نکے نام سے جلتے ہین اور مقلدین کو علانیہ برا کہتے ہین بلکہ مشرک اور بدعتی سمجھتے ہین اور اس سے بڑکر ایک بات اون لامذہبو نکے حق مین محدث شامی علامہ شامی نے حاشیہ درالمختار مین لکھی ہے زمانہین وہابی نجدیکے پیرو اور تابع مثل خارجیو نکے ہین جنہون نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مخالفت کر کے اونکے لشکر سے خروج کیا تہا پس جب لامذہب مثل خارجیو نکے ٹہرے اور خارجی مثل باغیو نکے ہوے تو جو حکم باغیو نکا ہے وہی حکم

لانہ ہونگا شہیر الکما فی البدایع ولا یصلی علے بغات بل یکفنون ویدفنون یعنے باغیونکے جنازہ کی نماز نہ پڑہی جاسے صرف انکو کفن دیکے دفن کرین وحکم خروج عند جمہور الفقہاء والمحدثین حکم البغاۃ وذہب بعض المحدثین الی کفرہم یعنے حکم خارجیونکا نزدیک جمہور علماء محدثین اور فقہا کے حکم باغیونکا ہے اور محدثین تو انکے کفر کے قائل ہوے شامی صفحہ ۳۰۹ جلد ۳ مطبوعہ مصر انتہی عبارت فتح المبین ہین اس فتوے پر ایک سو چودہ مہر ہے فہرست اجمالی انکی تحریر کیئے جاتی ہے مواہیر علماء حرمین شریفین مواہیر علماء فرنگی محل ولکہنؤ علماء کانپور

۱۶ اسم ۲۰ اسم ۱۵ اسم

علماء بریلی وبداؤن علماء دیوبند وسہارنپور ومنگلور علماء لاہور وامرتسر

۱۹ اسم ۱۷ اسم ۱۶ اسم

علماء ہوگلی وکلکتہ علماء حیدرآباد ومدراس علماء مصطفی آباد ورامپور

۱۹ اسم ۱۵ اسم ۳۱ اسم

علماء شہراندور علماء مقام لودہیانہ ودیوبند علماء دہلی وکانپور اور

۶ اسم ۱۱ اسم ۴۹ اسم

ہر ہر شخص علماء مین سے بقدر اپنے وسعت علم وفضل کے بخوبی تصحیح فتوی اور توصیف کتاب فرماکر اپنے مہرین یا دستخط ثبت کئے پس اس فتوی پر حسب اجماع امت ہوا یہہ فتوی مثل نص قطعی کے شہیر احق تعالی صاحب کتاب کو جزاء خیر دیوے کہ انکی سعی اور کوشش بلیغ سے مسائل اجماعیہ امت محمدیہ سے سب مومنین امت محمدیہ مستفید اور فیضیاب ہوے پس جو شخص خلاف مین ان مسائل اجماعیہ کے عمل کرے

وہ مخالف اجماع امت سے اور جو لوگ اپنے تئین عامل بالسنۃ و قرآن قرار دیکر لوگونکو دہوکا دیتے ہین اونکی غلطی کہل گئی جاننا چاہئے کہ عادت اون لوگونکی یہہ ہے کہ اپنے عقاید فاسدہ کو کسی سے ایک موقت مین ایکدم ظاہر نہین کرتے بلکہ رفتہ رفتہ ایک حسب موقع اوسکا اظہار کرتے ہین اور اوسمین یہہ حکمت سمجھتے ہین کہ اگر ایکوقت مین ایک بار اپنے عقاید فاسدہ سے اطلاع کرین تو لوگونکو وحشت اور تنفر حاصل ہو جاویگی اسواسطے اگر کوئی اونکا ہم صحبت ہو تو اوسکو اول مثلاً ایک عقیدہ اپنا سمجہاتے ہین جبکہ وہ عقیدہ اوسکے خوب ذہن نشین ہوا اور اوسپر وہ استوار ہوا تو پہر دوسرا عقیدہ اپنا اوسکے ذہن مین جماتے ہین علی ہذا القیاس پہر اگر ایک بہی عقیدہ ان عقاید مین سے اگر کسی مین تو سمجھ لینا چاہئے کہ سب عقاید فاسدہ اوسمین موجود ہین ایک مجموعہ فتاوی شاہ عبد العزیز صاحب اور احوال مولوی اسمعیل اور مولوی عبد الحی کا مطالعہ مین آیا کہ اوسمین مناظرہ اور مباحثہ جو مولوی اسمعیل اور مولوی عبد الحی اور مولوی رشید الدین خان صاحب سے درپیش ہوا وہ بہی مندرج تہا اور صدر خاتمہ اس کتاب مین اشارۃً اور اجمالاً جانشینی مولوی عبد الحی کی بجاے مولوی اسمعیل کے تحریر کئے گئے تہے اب مولوی عبد الحی کے باب مین جو فتوی علماء حرمین شریفین کا جو مجموعہ مذکورہ مین مندرج تہا مع عنوان فتوی بعینہ تحریر کیا جاتا ہے فتوی اربعہ از مفتیان مذاہب اربع کہ در مکہ معظمہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً کہ در حق مولوی محمد عبد الحی کہ یکے از ہمراہیان حضرت سید صاحب کہ کلمہ توہین نسبت مذاہب اربعہ گفتہ بود لعبد صدور

فتوی مفتیان ممدوح بر استغفار راه قرار در پیش گرفت و جان بسلامت برد

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی حبیبه سید الانبیاء والمرسلین
علی آله واصحابه اجمعین اما بعد فماذا یقولون ایها القضاة اولی الفهوم
فی الشریعة الغراء الحنفیه والعلماء الراسخون فی الملة السمحة
المحمدیه علی صاحبها افضل الصلوة وازکی التحیه فی رجل مسلم
ظاهرا یدعی ان مقلد المذاهب الاربعة ایمانهم غیر صحیح
وکلهم فی النار وان الحنفی والشافعی کلهم کفار وان الهدایه
وشرح الوقایه لصدر الشریعة فیها ضلالة وبطالة ینبغی ان
یحرق فی النار وقد اثبت هذا الدعاوی قبل اربع سنة
فی المکة المعظمة فاخذ وحبس ثم استتیب فتاب وتخلص
ومن دابه ان یتوب لسانا لا قلبا کما یقول اذا خاف رجل علی
نفسه وماله یجب ان یتوب عن مذهبه لسانا دون القلب
کما فی حالت الاکراه وعلی قوله هذا ایضا شهود لکن ثبت
لهم فی الحال ترکه المدعی بینوا حکمه توجروا وفقکم الله بما یحب
ویرضی واثابکم بما عنده الحسنی الجواب سبحانک
لا علم لنا الا ما علمتنا الظاهر ان القائل بان ایمان المقلد
غیر صحیح وکلهم فی النار یصیر ضالا مضلا وساعیا فی الارض
بالفساد وقد نقل الاجماع علی عدم الخروج عن المذاهب
الاربع لان المجتهد مفقود بعد الائمة الاربعة کما فی اذکار النووی
وقوله ان الحنفی والشافعی کلهم فی النار وکفار یدل علی
انه خارج من جماعت اهل الاسلام وقد ورد فی

في الحديث الشريف اتبعوا السواد الاعظم فمن شذ شذ
في النار ومقوله في حق الهداية هي الهداية الى احكام الاسلام
وفي شرح الوقاية صدر اولي الاعلام فهذه هفوة تقشعر منه
نعوذ بالله منها وقد تقرر ان اهانة العلم والعلماء كفر ففي
نظم الوهباني ولكن من يستحب كفر كذلك لفظ الفقيه تصغير
قال في الحاوي لقد وسمي من استخف بالنبي او نبي
من الانبياء يكفر وكذا من استخف بالعلماء العاملين ائمة
الدين والشريعة وان من قال لفقيه فقيه بتصغير
على وجه التصغير يكفر في الواجب على الامام ان يحبس
هذا الشخص الخارج عن الاسلام حبسا مديدا حتى يتوب
او يموت وان رأى مصلحة في تعزيره اولا بان يشهر و
يركبه على الحمار ويديره في الاسواق ويضربه ضربا وجيعا
حتى يظهر صلاحه والكلام في ذلك مطول وفيما اوردناه
كفاية والله الهادي كتبه الفقير الى الله عز شانه السيد
ابوبكر داغستاني المفتي بالمدينة المنورة جواب دوم از
مفتي شافعيان اللهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل
باطلا وارزقنا اجتنابه آمين يجب على ولاة الامر اعزهم الله
بهم الدين قمع بعض المفسدين المشتبهة هذا الرجل عما يعمل
من الضلالات المؤدية الى العار والنار بئس القرار فان لفظ المذكورة
موصل بها الى الكفر فانه يلزم على قوله الحكم بتكفير الامة وتضليلها
التي حكم الصادق المصدوق بانها لا تجتمع على الضلالات

فان تاب قبل منه والا عزر التعزير البليغ اللائق باغتنا لم بما يراه
اولی الامر ومنع الناس من الاجتماع معہ لئلا یوقع الناس
فی الضلالۃ التی ھو مرتکبھا واللہ اعلم سبحانہ کتبہ الفقیر
الی اللہ سبحانہ محمد صالح بن الرئیس ابراھیم المفتی الشافعی
بمکۃ المکرمۃ۔ جواب سوم از مفتی مالکیان الحمد للہ وما
توفیقی الا باللہ یجب علی ولاۃ الانام اعز اللہ بھم دین الاسلام
وقطع بسیف سطوتھم دابر اھل الزیغ والبھتان ان یذیق
الرجل المذکور العذاب بالضرب واطالۃ السجن باغلال حتی
یوجد منہ الرجوع الی المتاب وما اخالہ الا من الزنادقۃ الذین
اظھروا الاسلام واخفوا الکفر فی الطویۃ لان المقالۃ المذکورۃ
الشنیعۃ لا یصدر من مسلم سرا وعلانیۃ لاشتمالھا منابذۃ
قول خاتم النبوۃ والرسالۃ لن یجمع امتی علی الضلالۃ ونسئل اللہ
عز وجل ان یحشرنا زمرۃ الاربعۃ الائمۃ الذین اجمعوا علی السنۃ
والحق ان مقلدھم من المصلحین کتبہ الفقیر الی من لیس لہ
ثانی محمد بن محمد عربی النسبالی مفتی المالکیۃ بالساحات المکیۃ عفا اللہ
عنہ ووفقہ بما یحب ویرضی فی کل کلیۃ وجزئیۃ جواب چہارم از مفتی
حنبلیان الحمد للہ رب العالمین اللھم اھد نا للحق والصواب
ان کان الامر کذالک فیجب علی ولاۃ الامور وفقھا وایاھم بما یحب
ویرضی ان یزجر ھذا الرجل زجرا البلیغ ویضرب الشنیع ویطیل
سجنہ ویشھر حتی یموت لان لا یضل غیرہ لانہ ضال مضل زندیق
واللہ اعلم سبحانہ کتبہ الفقیر الی اللہ سبحانہ وتعالی محمد بن یحیی

مفتی الحنابلہ بمکہ المکرمہ عفا اللہ عنہما ترجمہ چار فتوی چار ہو مذہب کے
مفتیوں نے مکہ معظمہ سے حق مین مولوی عبد الحی کے کہ وہ ایک ہمراہیو نسے
حضرت سید صاحب کے تھے کہ انہوں نے کلمہ اہانت کا نسبت مذاہب
اربعہ کے کہا تہا بعد صدور ہونے فتوی کے استفتا بہاگ گئے اور اپنی
جان کو بچا لئے ترجمہ استفتا الحمد للہ رب العالمین والصلوات
والسلام علی حبیبہ سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد
اے قاضیان ومفتیان شریعت اور اے علماے راسخین کیا فرماتے
ہو ایک شخص کے باب مین کہ وہ بظاہر مسلمان ہے اور دعوی اور
مقولہ اوسکا یہہ ہے کہ متبع مذاہب اربعہ کا ایمان صحیح نہین ہے
اور سب کے سب جہنمی ہین اور حنفی اور شافعی وغیرہما سبکے سب کافر
ہین اور ہدایہ اور شرح وقایہ مین گمراہی اور بطالت ہے کہ وہ آگ
مین جلانیکے قابل ہین اور یہہ اپنے کلام کو قبل چار سال کے مکہ معظمہ
مین ظاہر کیا تہا اور وہان وہ شخص گرفتار اور قید ہوا پہر اوس سے توبہ
ان اقوال سے چاہے گئی اور اپنے اقوال سے تائب ہوا اور قید
سے خلاصی پایا اور اوسکے طریقہ سے یہہ بات ہے کہ توبہ زبان
سے کرنا دلسے نکرنا جیسا کہ کوئی شخص اپنے نفس پر یا مال پر کچھہ
نقصانکا خوف کرے اور اوسپر واجب ہے کہ اپنے مذہب سے
توبہ کرے دل سے نکرے جیسا کہ حالت اکراہ مین اور اس قول
پر بہی اوسکے گواہ ہین لیکن اونکو ثابت ہوا کہ فی الحال اوس
دعوے کو اپنے چھوڑ دیا ہے پس ایسے شخص کا حکم اے علما
اور قضاۃ بیان کرو کہ حق تعالی تمکو ثواب دیوے اور توفیق اوس

چیز کی دیوے کہ جس سے خوش ہے اور ہمکو نیکی پہنچاوے جواب
سید ابوبکر داغستانی مفتی مدینہ منورہ کا سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا
ظاہر یہہ ہے کہ جو شخص کہے کہ ایمان مقلد ائمہ مجتہدین کا صحیح نہین
اور وہ لوگ سبکے سب دوزخی ہین گمراہ ہے اور لوگونکو گمراہ کرنیوالا
ہے اور زمین مین فساد ڈالتا ہے اور اجماع منعقد ہوا اس امر پر
کہ چار مذہب سے باہر نہ نکلنا اسواسطے کہ مجتہد بعد چارسو ہجری
کے مفقود ہے جیسا کہ کتاب اذکار نووی مین تحریر ہے اوسکا
قول جو یہہ ہے کہ حنفی اور شافعی سب جہنمی اور کفار ہین دلالت
کرتا ہے کہ وہ شخص خارج ہے جماعت اہل اسلام سے اور یہہ تحقیق
کہ وارد ہوا ہے حدیث مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے
فرمایا کہ تم بڑی جماعت کی اتباع کرو پس جو شخص کہ جماعت سے
الگ ہوا وہ دوزخ مین گیا اور حق مین کتاب ہدایہ کے کہا گیا ہے
کہ وہ کتاب ہدایت ہے احکام اسلام کے طرف اور حق مین شرح وقایہ
کے کہا گیا کہ وہ صدر ہے صاحبان علم کا پس یہہ کلام اوس شخص کا
یعنے اون کتابونکو آگ مین جلانا دلالت اور اشارہ کرتا ہے اوس
شخص کے زندیق ہونیکے جانب نعوذ باللہ منہا اور مقرر ہے یہہ
بات کہ اہانت علم اور علما کی کفر ہے نظم و سبانی مین لکھا ہے
کہ جو شخص کفر کو دوست رکھے یا فقیہ کو بصیغہ تصغیر کہے وہ شخص
کافر ہے اور حاوی القدوسی مین کہا کہ جو حضرت کی خدمت مین
یا اور کسی نبی کی خدمت مین بے ادبی کرے وہ شخص کافر ہے
ایسا ہی جو شخص علماء ائمہ دین کو خفیف جانے اور فقیہ کو بصیغہ تصغیر

نقصیر یا تحقیر سے کہے کافر ہوتا ہے پس واجب ہے حاکم پر کہ اوس شخص کو
جو خارج اسلام سے ہے دیر تک قید رکھے یہانتک کہ وہ مرے یا توبہ
کرے اور اگر مصلحت دیکھے تو اول اوسکو تعزیر دیوے اس طور پر
کہ سواری حمار اسکو بازار بازار گردش دیوے اور اوسکو خوب
سخت مار مارے یہانتک کہ صلاحیت اوسکی ظاہر ہووے اور کلام
اس باب میں طویل ہے اور جو کہ ہمنے لاے ہین اور لکھے ہین کافی ہے
اور حق تعالی ہدایت دینے والا ہے انتہی ترجمہ جواب دوم محمد صالح
مفتی شافعیان مکہ معظمہ کا اللہم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل
باطلا وارزقنا اجتنابہ آمین واجب ہے حکام وقت پر کہ ایسے شخص سے
ایسے اقوال گمراہی سے اوسکے توبہ طلب کرین اسواسطے کہ یہہ کلام
اوسکا کفر کو پہونچا ہے کیونکہ اوسکے قول سے لازم آتا ہے کہ امت
محمدیہ کافر یا گمراہ ہو کہ جس امت کے باب مین حضرت صلی اللہ علیہ والہ
وسلم نے فرمایا کہ میری امت گمراہی پر جمع نہووے گی پھر اگر وہ توبہ کرے
تو توبہ اوسکی قبول کیجاوے وگرنہ اوسکو سخت تعزیر دیجاوے
جو تعزیر کہ اوسکے امثال کے لایق ہے وہ تعزیر جو حاکم اوسکو مناسب
سمجھے اور آدمیونکو اوسکے ساتھ ہمنشینی سے منع کرے تاکہ اونکو وہ
گمراہی مین نہ ڈالے جو وہ خود اوسکا مرتکب ہے انتہی جواب سوم
محمد بن محمد عربی النبالی مفتی مالکیہ مکہ معظمہ کا الحمد للہ وما توفیقی الا باللہ
حکام پر واجب ہے کہ اوس شخص کو عذاب کرین مارنیکے ساتھ اور
ڈرانے قید طوق و زنجیر سے یہانتک وہ رجوع مذہب ثواب کے
طرف کرین اور نہین خیال کرتا ہون مگر وہ شخص اون زندیقونسے

ہے کہ بظاہر مسلمان اور بہ باطن کافر ہین اسواسطے کہ ایسا کلام شنیع مسلمان سے خواہ سرا ہو خواہ علانیہ ہو صادر نہین ہوتا کیونکہ اس کلام سے چھوڑنا کلام خاتم النبوۃ اور رسالت کا لازم آتا ہے جو حضرت نے فرمایا کہ میری امت ہرگز گمراہی پر جمع نہوگی اور ہم حق تعالی سے دعا کرتے ہین کہ ہمکو اون گروہ مین حشر کرے کہ وہ لوگ سنت نبوی پر اجماع ہین اور حق یہی ہے کہ مقلد اور تابعین اونکے حق پر ہین جواب چہارم محمد بن یحیی مفتی حنبلیان مکہ معظمہ اللھم اہدنا للحق الصواب واجب ہے حکام پر کہ تنبیہ شدید اور ضرب شنیع ایسے شخص کو کرین اور بمدت دراز قید رکھین اور شہر گردی کراوین یہانتک کہ مرجاوے تاکہ دوسرونکو گمراہ نکرے کیونکہ وہ شخص خود گمراہ اور دوسرونکو کرنیوالا ہے واللہ اعلم سبحانہ انتہی اب کچھ تہوڑے سے فضایل امام ہمام امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کے ذکر پر ختم کتاب کیا جاتا ہے کیا خوب فرمایا امام شافعی علیہ الرحمہ نے ۔ اعد ذکر نعمان لنا ان ذکرہ ؛ ہو المسک ماکررتہ یتضوع ؛ یعنی تو ذکر کو امام ابو حنیفہ نعمانکے بار بار پلٹہا تا جا کہ ذکر امام موصوف کا مانند مشک کے ہے جیسا اوسکو پلٹہاوے خوشبوئی اوس سے نکلتی ہے امام محی الدین نووی نے کتاب تہذیب الاسماء مین لکہا ہے کہا ابو نعیم نے کہ امام ابو حنیفہ اچہی صورت والے عمدہ لباس والے عمدہ خوشبو والے نیک مجلس کثیر الکرم خوب مدارات کرنے والے اپنے بہائی مسلمانون پر تہے اور کہا امام ابو حنیفہ نے مین نے ابو جعفر امیر المومنین کے پاس گیا پس کہا انہون نے آپ کس سے علم حاصل کیا کہا مین نے حماد بن ابی سلیمان سے انہون نے ابراہیم نخعی سے اونہون نے عمر بن الخطاب اور علی ابن ابیطالب

اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے
پس کہا ابو جعفر نے خوب علم واثق حاصل کیا اور ایک دن ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ منصور کے پاس گئے پس منصور نے کہا کہ یہ
شخص اسوقت مین تمام دنیا کا عالم ہے اور سفیان بن عیینہ نے
کہا کہ میری آنکھ نے مثل ابو حنیفہ کے نہین دیکھا اور عبد اللہ
بن مبارک سے روایت ہے کہ انہون نے کہا کہ امام ابو حنیفہ
بڑے صاحب وقار تھے ایکدن ہم جامع مسجد مین تھے پس ایک
سانپ اونکے گود مین گرا پھر سوا اونکے اور سب آدمی بھاگ
گئے اور اوہون نے سانپ کو چھوڑ دیا اور کچھہ نکیا اور اپنی جا
پر بیٹھے رہے اور بن عبادہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے
ہین کہ مین ۱۵۰ھ ہجری سن ایک سو پچاس ہجری مین ابن جریج کے
پاس گیا پس خبر انتقال ابو حنیفہ کی اونکو پہنچی پس انا للہ وانا الیہ
راجعون کہا اور نہایت غمگین ہوے اور فرمایا کہ کیسا بڑا عالم
اوٹھ گیا اور امام ابو یوسف سے روایت ہے کہ مین اپنے
والدین سے پہلے امام ابو حنیفہ کیواسطے دعا مانگتا ہون اور
تحقیق مین نے اونسے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ مین حماد کے
واسطے اپنے والدین کے ساتھ دعا مانگتا ہون اور عبد اللہ
بن مبارک سے روایت ہے کہ انہون نے کہا مینے مسعر بن کدام کو
امام ابو حنیفہ کے حلقہ مین دیکھا کہ سامنے اونکے بیٹھے ہوے
اونسے سوال کرتے تھے اور فایدہ اوٹھاتے تھے اور نہین دیکھا
مین نے کسیکو کبھی کہ اونسے فقہ مین امام ابو حنیفہ سے عمدہ کلام

کیا ہو اور وکیع سے روایت ہے کہ نہین ملا مین زیادہ فقیہ سے بنسبت
ابو حنیفہ کے اور نہ اوس سے اچھی نماز پڑہنے والے ایسے اور نضر بن
شمیل سے روایت ہے کہ لوگ فقیہ سے بیخبر تہے یہان تک کہ ہوشیار
کر دیا اونکو امام ابو حنیفہ نے ساتھ اوس شی کے جو نہ پہنچا ذہن اونکا اور
ملخص کیا اوسکو اور بیان کر دیا اوسکو اور امام شافعی سے روایت
ہے کہ تمام آدمی فقہ مین امام ابو حنیفہ کے طفیلی ہین اور جعفر بن ربیع سے
روایت ہے کہ مین ابو حنیفہ کے پاس پانچ برس رہا پس کیسکو اونسے
زیادہ خاموش نہین پایا مگر جب کوئی بات فقہ کی سوال کیجاتی تو مثل
دریا کے بہتے اور سفیان بن عیینہ سے روایت ہے کہ ہمارے وقت
مین کوئی شخص امام ابو حنیفہ سے زیادہ نماز پڑہنے والا نظر مین نہین آیا
اور زافر بن سلیمان سے روایت ہے امام ابو حنیفہ ایک رکعت مین
رات گذارتے اوسمین قرآن ختم کرتے اور اسد ابن عمر سے روایت
ہے کہ امام ابو حنیفہ نے فجر کی نماز عشا کے وضو سے چالیس برس پڑہے
اور اکثر رات کو ایک رکعت مین قرآن ختم کرتے اور اونکے رونیکی آواز
سنائی دیتی تہی یہان تک کہ ہمسایہ اونکے اون پر رحم کرتے اور شمار
کیا گیا کہ اونہون نے قرآن کو جس جگہ وفات پائے ساتھ ہزار بار پڑہا
ہے اور مسعر بن کدام سے روایت ہے کہ مین نے ایک رات مسجد
مین گیا پس دیکہا مین نے ایک شخص کو نماز پڑہتے ہوے پس اچھی معلوم
ہوی مجھکو قرأت اوسکی پس پڑہی ایک منزل مینے کہا کہ اب رکوع
کریگا پہر تہائی قرآن پڑہا پہر نصف پڑہا پہر ایسا ہی وہ شخص پڑہتا رہا یہان
تک کہ ایک رکعت مین کل قرآن ختم کر دیا پس دیکہا مین نے تو وہ

امام ابو حنیفہ ہین اور زائدہ سے روایت ہے کہ مینے امام ابو حنیفہ
کے ساتھ مسجد مین عشا کی نماز پڑہی اور لوگ چلے گئے اور مجھکو انہون
نے نہین جانا کہ مسجد مین ہے اور مینے ارادہ کیا کہ ایک مسئلہ اونسے
دریافت کرونگا پس کہڑے ہوے اور نماز شروع کئے یہانتک کہ
اوس آیت تک پہنچے فمن اللہ علینا ووقنا عذاب السموم
پس اسی آیت کو دوہراتے رہے یہان تک کہ موذن نے صبح کی اذان
کہدی اور مین انتظار ہی مین رہا اور قاسم بن معن سے روایت
ہے کہ امام ابو حنیفہ نے تمام رات اسی آیت مین قیام کیا بل الساعۃ
موعدہم والساعۃ ادہی وامر پس بار بار اوسیکو پڑہتے تہے
اور گریہ وزاری کرتے تہے اور وکیع سے روایت ہے کہ امام ابو حنیفہ
جب اپنی عیال کو نفقہ دیتے اوسیقدر خیرات کرتے اور جسوقت نیا کپڑا
پہنتے اوسی قیمت کا کپڑا اپنے اساتذہ کو پہناتے اور جب اونکے سامنے
کہانا رکہا جاتا اپنے سے دوچند لیکر کسی محتاج کو دیتے اور وکیع سے
یہ روایت ہے کہ امام ابو حنیفہ بڑے امانت دار تہے اور ہر شے پر
اللہ کی رضا مقدم کرتے تہے اور اگر خدا کی راہ مین تلوارین اونپر پڑین
برداشت کرتے تہے اور قیس بن ربیع سے روایت ہے کہ امام ابو حنیفہ
متقی فقیہ بہت احسان اور صلہ کرنے والے تہے ہر شخص جو اونکے پاس
التجا لیجاتا اور نہایت بخشش کرنیوالے تہے اپنے بہایون پر اور بغداد
کیطرف مال روانہ کرتے کہ اوسکا کپڑا خریدا جاتا اور کوفہ مین لایا جاتا
اور ہر سال نفع جمع کرتے اوس سے اپنے مشایخ محدثین کے حوایج
اور قوت اور لباس خرید کرتے پہر باقی اشرفیان جو رہ جاتے

پھر اونہین کو دیتے اور کہتے کہ تم اپنے حوایج مین صرف کرو اور نہ تعریف کرو مگر اللہ تعالیٰ کی اسواسطے کہ مینے تمکو اپنے مال سے کچھہ نہین دیا ہے اللہ تعالیٰ تمہاریواسطے میرے ہاتھہ پر نفع بخشتا ہے پس رزق اللہ مین کسی غیر کو قوت نہین اور ابو یوسف سے روایت ہے کہا اونہون نے امام ابو حنیفہ سے کسی حاجت سے سوال نہین کئے جاتے مگر اوسکو وہ پورا کراتے اور عبد اللہ بن مبارک سے روایت ہے کہا انہون نے کہ مین نے سفیان ثوری سے کہا کہ امام ابو حنیفہ غیبت سے بہت بعید رہتے ہین مینے اونکو نہین سنا کہ کبھی کسی دشمن کی اپنے غیبت کرتے ہون کہا واللہ وہ بڑے عقیل ہین اپنے نیکیون پر اوس شی پر مسلط نہین کرتے جو انکو لیجاوے اور علی بن عاصم سے روایت ہے کہا انہون نے اگر عقل امام ابو حنیفہ کی نصف اہل ارض کی عقل سے وزن کیجاتی اونکی عقل پر غالب آتی اور اسماعیل پوتے امام صاحب کے روایت کرتے ہین کہ ہمارے یہان ایک آٹا پیسنے والا رافضی تہا اوسکے دو خچر تھے ایک کا نام اوسنے ابوبکر اور دوسریکا نام عمر رکہا تہا پس ایک نے اوسکو پیر سے روندکر مار ڈالا پس امام ابو حنیفہ کو خبر دیے گئی فرمایا دیکھو جسنے اوسکو مارا ہے اوسکا نام عمر ہوگا پس دیکھا تو جیسا اونہون نے کہا تہا ویسا ہی پایا اور اسماعیل بن سالم بغدادی سے روایت ہے کہا انہون نے امام ابو حنیفہ قاضی ہونے پر جبر کئے گئے مگر اوسکو قبول نہین فرمایا اور امام احمد بن حنبل جب اوسکو ذکر کرتے رو یا کرتے اور اونکو ترحم آتا خیرات الحسان مین تحریر ہے کہ جب امام شافعی بغداد مین داخل ہوے اور امام ابو حنیفہ کی زیارت کو گئے

اور دو رکعت نماز پڑھتے ہے اوسمین رفع یدین نکیا اور ایک روایت مین آیا کہ دو رکعتین صبح کے نہین اوسمین قنوت نہ پڑھا پس کہا گیا اونسے فرمایا بسبب ادب اس امام کے یہہ کہ نہ ظاہر کرون مین مخالفت اوسکے روبرو اونکی اور شاگردی اختیار کیا اونسے بڑے مشایخ ائمہ مجتہدین اور علماء راسخین مثل جلیل عبد اللہ بن مبارک کہ جنکی جلالت اور علم اور تقدم اور زہد پر اجماع ہے اور مثل امام لیث بن سعد کے اور امام مالک کے اور مثل امام مسعود بن کرام اور زفر اور ابو یوسف اور محمد وغیرہم کے اور جب عبد اللہ بن مبارک کے پاس امام ابو حنیفہ کا ذکر ہوا انہون نے کہا کیا اوس شخص کا تم ذکر کرتے ہو جسپر دنیا تمام پیش کی گئی اوسنے اعراض کیا جب منصور خلیفہ عباسی نے دس ہزار درہم حسن بن قحطبہ کے ہاتھ سے امام ابو حنیفہ کے پاس بہیجا تو امام اوسکو رد نہین کرسکے اپنے فرزند حماد کو وصیت کیا کہ بعد انتقال میرے اونکو واپس کردینا پس اوہنون نے ویسا ہی کیا حسن نے کہا کہ رحمت خدا کی تمہارے والد پر کہ وہ اپنے دین پر بڑے مضبوط تہے اور نہین مشغول ہوے امام ابو حنیفہ اپنے مذہب کیطرف دعوت کرنے مگر بسبب اشارہ کرنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے خواب مین کہ دعوت کرو لوگون کو اپنے مذہب کے جانب پس جبکہ اونکو اذن ہوا تقسیم کیا خزائن خدا کو اوسکے مستحقین پر اور جانا کہ یہہ امر مجہپر واجب ہے اور دعوت کیا آدمیون کو طرف مذہب اپنے یہانتک کہ ظاہر ہوا مذہب اوسکا اور پہیل گیا اور بہت ہوے تابعین اور مقلدین اوسکے اور رسوا ہوے حاسدین اوسکے اور نفع بخشا حق تعالی نے مشرق اور مغرب اور عرب اور عجم کو اور نصیب کیا بہرہ وافی اونکے مقلدین مین پس مستعد

ہوے وہ ساتھ لکھنے فروع اور اصول مذہب کے اور نظر کرنے
منقول اور معقول مذہب سے یہان تک کہ مجتہد ہوگیا مذہب اونکا
محکم قواعد اور ارکان قوائد مین اور تائید کرتا ہے اس بابت کو بیان
کرنا بعض اصحاب مناقب امام مین کہ ثابت والد امام کے صغر سنی
مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت مین لائے پس حضرت علی رضی اللہ
عنہ نے اونکے اور اونکی اولاد کے حق مین برکت کی دعا کئے پس
امام ابو حنیفہ جو کچھہ دئیے گئے اسی دعا کی برکت سے دئیے گئے اور
اونکے کمال تقوی سے یہہ امر ہے کہ انہون نے جبکہ سنا کہ ایک بکری کوفہ
مین گم ہوی ہے بکری کا گوشت کہانا مطلقا ترک کیا یہان تک کہ اوسکی
موت کا اعلام ہوا اور جو شخص کہ اونکے مناقب مین بیان کیا گیا اوس سے
حصر مناقب اونکا نہین بلکہ یہہ بیان ایک قطرہ ہے اوس دریا کا کہ
جسکے ساحل کا پتا نہین اونہو عشا کے وضو سے چالیس برس نماز صبح
ادا فرمایا پس کہا گیا اونسے کہ کس شی نے آپکو اس عبادت پر قوی
کیا اونہون نے کہا کہ مینے اسماء الہی کے ساتھ دعا مانگی تہی جبکا
مجموع دو آیتون مین ہے اول محمد الرسول اللہ آخر سورہ فتح تک اور
دوسرے ثم انزل علیکم من بعد الغم سے آخر تک سورہ
عمران کے اگر تو نجات کا آخرت مین ارادہ کرے تو یہہ اعتقاد رکہنا
چاہئے کہ ہر ایک ائمہ مجتہدین اور علماء عاملین ہدایت اور رضاے الہے
پر ہین اور ماجور ہین روایت کی ہے بیہقی نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ جو حکم ہمکو کتاب اللہ سے دئیے جاتے تو اوسپر
عمل کرو کسیکو اوسکے ترک کرنے مین عذر نہین پہنچتا اگر کتاب اللہ مین نہو

تو سنت رسول اللہ اختیار کرو اگر سنت نہو تو جو میرے اصحاب کہین اوسکی پیروی کروگے ہدایت پاوگے امام ابو یوسف نے کہا کہ مین نے نہین دیکہا کسیکو زیادہ جاننے والا علم تفسیر اور حدیث کا امام ابو حنیفہ سے کہ وہ مجہہ سے زیادہ تہے علم حدیث مین اور امام ابو حنیفہ نے وہ کام کیا کہ دوسرے اوس سے عاجز تہے اور باوجود او سکے کہ حاسدین اونکے بہت تہے اور یہہ سنت اللہ کی ہے کہ اپنی مخلوق مین ولن تجد لسنت اللہ تبدیلا اور بسبب دقت قیاسات مذہب ونکے مزنی شاگرد امام شافعی کے امام ابو حنیفہ کے کلام کو دیکہا کرتے یہان تک کہ اونکے بہانجے امام طحاوی کو اس بات نے برانگیختہ کی کہ مذہب شافعی سے انتقال کرکے مذہب حنفی اختیار کیا وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین خصوصا علی ولدہ الشریف غوث الاعظم وبارک وسلم تمت الکتاب فی ثالث عشر شہر ربیع الثانی سنہ الف وثلثمائہ سنہ ۱۳۰۵ وخمس من ہجرۃ نبینا علی صاحبہا افضل الصلوات

تمت